M,
1. Majid Shah
2. Mustaq Ahmad
3. Ab. Rashid

70

اسیر اں جشن کے عید ہے میرا شباب
کیا تھا میرا بچپن ہر باجو کے مجھے

بخیل کی دولت



ملنے کا پتہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

دھمکی

بے جرم قتل ہوتے ہیں بے آب ودانہ کیوں
ہے کوئے یار یا یہ زمیں کربلا کی ہے

ایک فوجداری عدالت کے کمرے میں جبکہ جیوری کے لوگ ایک مقدمہ میں آخری حکم (فیصلہ) کا مشورہ کرنے کے لئے چلے گئے تھے تو حاضرین میں باہمی گفت وشنید سے شور ہونے لگا چپراسی اونکو خاموش رہنے کا حکم دے رہے تھے۔
یہ ایک اقدام قتل کا مقدمہ تھا جو ایک نوجوان کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔ یہ درمیانی عمر کا مضبوط شخص تھا جو اس وقت عدالتی کمرہ کے کٹہرہ میں ایک طرف اضطراب کی حالت میں کھڑا تھا۔
تھوڑی دیر کے بعد جج پھر اپنی جگہ پر نمودار ہوا اور پیش کار نے اس کا حکم پاکر اعلان کیا کہ مجرم قصوروار ہے۔
اس حکم پر پھر عدالت میں کچھ شور ہوا لیکن ایک بڈھے نے جو جیوری بکس کے قریب بیٹھا تھا اطمینان ظاہر کیا اور ایک نظر اٹھا کر مجرم کو دیکھا اور پھر اپنی پرانی لکڑی پر سہارا دے کر خاموش ہوگیا اور جج کے اس فیصلہ کو سننے لگا جو مجرم کو سنایا جا رہا تھا۔
جیمس لینی گن! جیوری نے ہر طرح تمکو مجرم قرار دیا اور اس مقدمہ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ تمہارا جرم سنگین ہے مقدمہ میں یہ بات کہ گواہ

یلوکزم نے اُس وقت تم کو روکا ضرور غور طلب ہے مگر یہ کہ تم اس وقت اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ تھے غیر مشتبہ ہے۔ تمنے اپنے جرم کا ارتکاب بکامل طور پر کیا۔ تم قتل کے ارادے سے اُس مکان میں گئے۔ تم نے پہلا فیر کیا جو خالی گیا۔ پھر دوسرے فیر سے تم نے مدعی کو زخمی کیا اور تیسرا فیر کرنے والے تھے کہ مسماۃ یلوکزم نے تم کو روکا۔ تم نہایت خوفناک شخص ہو اور ایسی حالت میں سخت سزا کے مستوجب۔ اور وہ سزا یہ ہے کہ تم بیس۲۰ سال کے لئے قید کئے جاتے ہو۔" جب یہ حکم سنایا جارہا تھا مجرم خاموش نیچے گردن کئے سُن رہا تھا مگر میعاد قید سُنکر اُس کا چہرہ زرد پڑگیا اور اُس نے گھبرائی ہوئی نظر سے حاضرین کو دیکھا اور پھر کٹہرہ پر سر رکھ کر کھڑا ہوگیا۔ لیکن یکایک اُس کے خون میں جوش پیدا ہوا اور وہ دیوانگی کی حالت میں چلدیا +

"بلا کسی جرم کے بیس۲۰ برس۔ بیس۲۰ برس۔"

چپراسیوں نے خاموش رہنے کا حکم دیا۔ محافظ لوگ کٹہرے کی طرف دوڑ آئے اور اُس کو لیجانے لگے مگر اُس نے دیوانہ وار ایک ہاتھ سے کٹہرہ کو مضبوط پکڑکر دوسرے ہاتھ سے اُس بڈھے اور عورت کی طرف جو چھوٹی بکس کے قریب بیٹھا تھا اشارہ کر کے کہا:۔

"میں بے قصور ہوں۔ انھیں لوگوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ ایخدا بیس۲۰ برس۔ میرا کیا قصور ہے۔ سیمن ہوڈلی! (بڈھے کا نام) تم سن رکھو کہ اس کی عوض تمہاری جان لوں گا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ جب میں قید سے چھوٹونگا اور اگر اس وقت تم زندہ ہوئے تو میں ضرور تمہاری جان لوں گا۔"

یہ سُن کر بڈھا خوف سے کانپنے لگا۔ کانسٹبل نے اُس کو پکڑلیا اور لے چلے مگر وہ برابر دھمکیاں اور گالیاں دیتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایک کوٹھری میں لیجاکر بند کر دیا گیا۔

بڈھا اپنے خیالات میں ایسا مستغرق ہوگیا کہ عدالت خالی ہوگئی اور

اُس کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک کہ ایک چپراسی نے آکر کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جانے کے لئے کہا تاکہ وہ دروازے بند کرے۔

بڈھے نے خوف سے پوچھا "کیا اُسکو اچھی طرح بند کر دیا ہے؟"

چپراسی (ہنسکر) "ہاں وہ خوب محفوظ ہے اور اب بیس برس تک تم اُس کو نہ دیکھو گے"

بڈھا "خدا کا شکر ہے" یہ کہکر وہ کمرہ سے باہر چلا گیا۔

باب دوم

آزادی کی کوشش

شکست و فتح تو قسمت سے تھی ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

ایک مقام پر چند محافظ لوگ جن کے سپردگی میں کچھ قیدی تھے چلا رہے تھے۔

"مطیع ہو جاؤ۔ ایک دم مطیع ہو جاؤ"۔

قیدی کچھ رُکے مگر ایک دو نے اس حکم کی تعمیل میں تامل کیا۔ دھند پھیلتا جاتا تھا اور محافظ پریشانی میں ادھر اودھر دوڑتے ہوئے قیدیوں کو مطیع کر رہے تھے۔

ایک جگہ کچھ قیدی جمع ہو کر آپس میں آہستہ آہستہ مشورہ کر رہے تھے کہ اُن میں سے ایک جو لمبا مضبوط تھا چلا آیا "بچو! آزادی کون چاہتا ہے؟ اگر ہم برسوں بھی انتظار کریں تو اس سے بہتر موقعہ نہیں مل سکتا۔ کہو کون میرے پیچھے آتا ہے؟"

ایک "میں" دوسرا "اور میں"۔ "اور ہم" دوسرے بھی چلا اُٹھے۔

محافظوں کے افسر نے اپنی بندوق کاندھے پر لاکر باغیوں کے سرگروہ کو

حکم دیا۔

"خاموش کھڑے ہو جاؤ۔ پیچھے ہٹو۔ ورنہ میں بندوق چلاتا ہوں۔"

سرگروہ "بچو آگے بڑھو" اور جیسے ہی یہ لوگ آگے بڑھے افسر نے بندوق سرکی مگر نشانہ خالی گیا۔ پھر کیا تھا سب ایکدم حملآور ہوئے اور تھوڑی دیر میں افسر کی بندوق چھین لی اور اُس کو زمین پر گرا دیا۔ اس کامیابی پر قیدیوں کے حوصلے بڑھ گئے اور اب اُنھوں نے دوسرے محافظوں پر حملہ کر دیا جو تھوڑی دور پر بندوقیں سیدھی کئے کھڑے تھے۔

سرگروہ "ہاں ہمت کرو۔ ایک دم سب چلو۔ ہم ان کو ابھی زیر کئے لیتے ہیں"

ایک قیدی "اس سے کیا فائدہ ہے۔ ہم نکل کے جا نہیں سکتے۔ کوشش بیکار ہے"

سرگروہ "یہ کون دغا باز ہے۔ یہ کون جیلر کا غلام ہے۔ پہلے اس جاسوس کی خبر لو"

وہی "میں ہوں۔ میں جاسوس یا دغا باز نہیں۔ مگر تمہاری طرح بے وقوف بھی نہیں"

کئی قیدی "پھاوڑوں سے اس کی کھوپڑی پاش پاش کر دو۔ مارو"

اس گفتگو میں کچھ دیر رُکے مگر ایک لمحہ کے بعد وہ آگے بڑھے اور سخت لڑائی ہونے لگی۔

دو تین قیدی اُس گرے ہوئے افسر پر پل پڑے مگر وہی شخص جس نے اُن کو منع کیا تھا اُس کی مدد کو لپکا "تم کو شرم آنا چاہیئے" یہ کہکر اُس نے ایک سے بندوق چھین کر گرے ہوئے شخص کے پاس کھڑے ہو کر ہلانا شروع کیا "شرم۔ شرم۔ کیا تم اُس شخص کو مارنا چاہتے ہو جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا"

ایک بدمعاش چلایا "اس جگہ سے ہٹ جاؤ ورنہ ہم تمکو مار ڈالیں گے"

یہ کہکر اپنے پھاوڑے سے اُس پر حملہ کیا مگر اس شخص نے خالی دے کر بندوق کا کندہ اس زور سے مارا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ یہ دیکھ کر ایک گروہ نے اُس پر حملہ کر دیا۔ اُس نے دلاوری سے مقابلہ کیا اور دو تین کو

زخمی کیا۔لیکن وہ بہت تھے اور قریب تھا کہ وہ مغلوب ہو جاوے کہ باقی محافظ لوگ مدد کو دوڑ پڑے۔ اس عرصہ میں کسی کا پھاوڑا اوس کے لگا اور وہ بھی اُسی افسر کے قریب بے ہوش ہوکر گر پڑا۔

اس حملہ کی خبر قید خانہ پہونچ گئی اور وہاں سے اور محافظ مدد کو آئے اور قیدی مغلوب ہو گئے۔

ایک محافظ۔" (اُس قیدی کے سر کے زخم کو دیکھ کر جو افسر کے بچانے میں زخمی ہوا تھا) "یہ کون ہے کیا یہ مر گیا"؟

دوسرا۔" نہیں۔ وہ سر کے زخم کی وجہ سے بے ہوش ہے اس کا نمبر ۴۸۶ ہے"

محافظ۔ (جس نے اس حملہ کی تمام کارروائی خود دیکھی تھی) "بہر حال یہ بہادر ہے کہ اتنے شیطانوں کے مقابلہ پر جما رہا۔

دوسرا۔" یہ اس لائق ہے کہ اس کو آزادی دیجاوے۔ اور اگر وہ بچ گیا تو میں اسکی کوشش کروں گا"

پھر انھوں نے قیدیوں کو اپنے حلقے میں لیا اور زخمیوں کو اٹھا کر قید خانہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قیدی نمبر ۴۸۶ وہی جیمس لینی گن تھا جس نے پانچ سال اپنی قید سے گذارے تھے۔

باب تیسرا

نمبر ۵۰ کلرجی اسٹریٹ کلرکن ویل

کب لگاتا ہے کوئی اس دل بیجان کا مول
سب گھٹا دیتے ہیں مفلس کی غرض مال کا مول

" اب آپ بتلائیے کہ آپ ان کو خرید سکتے ہیں یا نہیں۔ میں تمام دام یہاں

نہیں ٹھہر سکتا"

"میں نے کہا نہ کہ وہ میرے کام کے نہیں ہیں۔ آخری مرتبہ جو میں نے تم سے جواہرات خریدے تھے اون میلے بڑی مشکل سے پیچھا چھوڑایا۔ مگر جو شخص ان کو تراشتا تھا وہ اب مرگیا ہے۔ تم کو یہ کہاں سے ملے؟"

بڈھے سیمن ہوڈلی نے اپنی تیز آنکھیں اپنے ساتھی پر جمادیں جو کہ جواہرات فروخت کے لئے لایا تھا۔ اُس نے ہنسکر جواب دیا "اس سے تم کو کیا مطلب۔ کیا تم سب باتوں سے واقف ہونا چاہتے ہو۔ مجھے یہ ملے ہیں۔ تم ان کو معقول قیمت پر خرید سکتے ہو یا نہیں۔ کیا یہ اچھے نہیں۔ حماقتانہ سوالات نہ پوچھو"

یہ دونوں شخص سیمن ہوڈلی کے کمرہ میں جو اُس کا دفتر کہلاتا تھا اور نمبر ۵ کلرجی اسٹریٹ کلرکن ویل میں واقع تھا بیٹھے تھے۔ یہ گلی خراب تھی اور خراب لوگوں کی رہائش سے بدنام۔

ان دونوں شخصوں کے درمیان میز پر کچھ ہیرے۔ الماس۔ لعل وغیرہ جواہرات پھیلے تھے جن کی خرید فروخت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی:

بڈھا "ان میں صرف ایک پتھر ہے جس کی کچھ قیمت ہو سکتی ہے"

دوسرا "یہ غلط ہے۔ تم خوب جانتے ہو کہ یہ سب اچھے ہیں۔ اور ہر کوئی شخص ایک ہزار پاونڈ ان کی قیمت دے سکتا ہے"

بڈھا ان الفاظ پر چمک پڑا اور سب جواہرات اس کی طرف سرکا کر جواب دیا۔ "اُٹھاؤ۔ اُٹھاؤ۔ ان کو بیوقوفوں کے پاس لیجاؤ۔ جو بیوقوفوں کے قصوں پر اعتبار کرتے ہوں"

دوسرا۔ (ہوڈلے کے اس جوش پر ہنسکر) "میں نے تو یہ نہیں کہا کہ میں ہزار پاونڈ لوں گا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ اس قیمت تک کے ہیں"

بڈھا "تم نے کہا تھا کہ ان کی ایک ہزار پاؤنڈ قیمت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو لیجاؤ۔ میں ان سب کی بیس۲ پاؤنڈ سے زیادہ قیمت نہیں دے سکتا۔ صرف ایک پتھر

اس ہیں اچھا ہے "
دوسرا۔ (ہوڈلی کے الفاظ پر کسی قدر غصّہ ہو کر) " ان میں صرف یہی ایک ہیرا پانسو پاونڈ کا ہے "
بڈھا " بیوقوف۔ یہ پانچ پاونڈ کا بھی نہیں۔ اچھا اس کا امتحان کرو "
یہ کہکر اوس نے میز کے خانہ سے ایک چھوٹی ٹین کی پیالی نکالی جس میں اُس نے بوتل سے کچھ سیال چیز ڈالی اور پھر اسپرٹ لیمپ جلا کر اُس پیالی کو ایک دو منٹ اُس پر رکھا۔ پھر اُس ہیرے کو پیالی میں سے نکال کر خوردبین سے اُس کو دیکھ کر اپنے ساتھی کو دکھایا کہ وہ دو ٹکڑے ہے اور جوڑے گئے ہیں۔ اور کوئی بیوقوف اس سے دہوکہ کھا سکتا ہے "
دوسرا۔ (قسم کھاکر) " عجیب بات ہے۔ خیر تم سو پاونڈ قیمت دے سکتے ہو "
بڈھا " ان کو لیجاؤ۔ میں نے کہدیا کہ یہ میرے کام کے نہیں ہیں "
دوسرا " خیر جی اس جھگڑے کو چھوڑو۔ تم کیا قیمت دیتے ہو؟ "
بڈھا " بیس پاؤنڈ۔ اور یہ بھی صرف اسلئے کہ تم ناامید نہ ہو۔ کیونکہ پہلے جو میں نے تم سے خریدے تھے اُن سے کچھ فائدہ اُٹھایا ہے "
دوسرا " اچھا میں پچاس میں سب دیدوں گا "
پھر کچھ عرصہ تک دونوں میں حجت رہی آخرش ہوڈلی نے ۲۴ پاونڈ دس شلنگ میں معاملہ طے کیا اور ایک صندوق میں سے پرانا کیش بکس لاکر اس میں سے ۲۳ پاونڈ ۱۰ شلنگ نکالے اور قسم کھائی کہ اب اس سے زیادہ اُس کے پاس نہیں ہیں۔ اس پر دوسرے نے کچھ بُرے الفاظ کہکر قبول کئے۔ مگر ہوڈلی نے ان الفاظ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور جب وہ جانے لگا تو اُس نے کہا۔
" بیس برس میں یہ کام مجھ سے نقصان کا ہوا۔ مجھے ۱۰ پاونڈ یا ۱۲۔ اس میں نقصان رہے گا "
لیکن جب وہ مکان سے باہر ہو گیا تو وہ اپنی اس خرید پر خوش تھا۔ اُس کی

بشاشت سے صورت بدل گئی اور یہ ہرگز ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ اُس نے کسی قسم کا دھوکہ کھایا ہو۔ اُس نے ٹین کی پیالی اور سیال چیز کو غیرہ پھر خانہ میں رکھدی اور خود کہنے لگا "کیسا بیوقوف ہے کہ اپنے جواہرات خود نہ پہچان سکا"

یہ کہکر اُس نے اُن جواہرات کو جو ابھی خرید کئے تھے میز پر اپنے سامنے ڈال لئے انہیں میں وہ دو ٹکڑے والا ہیرا بھی تھا۔ ہر شخص فرق معلوم کرسکتا ہے۔ مگر عجیب بیوقوف تھا۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ کسی طرح کا داغ دھبہ نہیں۔ وہ سچ کہتا تھا کہ اس کی قیمت پانسو پاؤنڈ سے کم نہیں۔ اور اُسنے مجھ کو بدلتے نہیں دیکھا"

یہ کہکر اُس نے اپنا ٹوٹا ہوا ہیرا پھر خانہ میں رکھدیا۔ ھوڈلی نے اُس شخص کو دھوکہ دیا تھا جب وہ پیالی وغیرہ نکالنے جھکا تھا تو اُس نے ہیرا بدل دیا تھا اور اپنا ٹوٹا ہوا ہیرا بتلاکر اُس شخص کو یقین دلایا کہ اُس کا ہیرا خراب ہے۔ اور یہ پہلا ہی موقعہ نہ تھا۔ اس تیس برس کے لین دین میں اُس نے سینکڑوں سے ایسی ہی دغابازی کی تھی۔ اُس نے پھر تمام جواہرات کو نکال کر اچھی طرح جانچا۔ چھوٹے ٹکڑوں کو اُس نے فروخت کے واسطے علیحدہ کیا اور عمدہ بڑے جواہرات کو اُس نے محفوظ رکھا۔ پھر اُس نے کمرہ کے گرد نظر دوڑائی کہ کہاں رکھے؛

یہ کمرہ خراب حالت میں ہو رہا تھا اس میں جو سامان تھا وہ بھی پرانا اور شکستہ تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ برسوں سے اسکے صاف کرنے کی نوبت نہیں آئی ہے۔ کمرہ کے وسط میں جو قالین تھا وہ بھی دریدہ اور پرانا جس کی اُون تک جھڑ گئی تھی۔ ایک میز تھی جس کے خانوں کے لٹو یا تو ٹوٹ گئے تھے یا لگے ہی نہ تھے۔ ایسے ہی تمام مکان اور سامان کی حالت تھی بجز ایک دیواری صندوق کے جو صاف اور چمک رہا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہر وقت استعمال میں رہتا ہے۔ خود سیمن ہوڈلی نہائت خراب و خستہ حالت میں رہتا تھا۔ اُس کا کوٹ چکنا اور پرانا ہو رہا تھا۔ کالر اور کف پھٹ گئے تھے۔ پاجامہ میں جگہ جگہ پیوند لگے تھے۔ اُس کے بوٹوں کی ایڑیاں ندارد تھیں اور اُن میں اس قدر پیوند لگے تھے کہ یہ پہچاننا مشکل تھا

کہ یہ کیسے چمڑے کے بنے ہوئے تھے۔ اُس کی ٹوپی کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس نے کہیں پڑی ہوئی پائی تھی۔ جو کسی نے بیکار سمجھ کر پھینکدی ہوگی۔ وہ اس قدر ڈھیلی تھی کہ کبھی تو اس کی پچھل کھوپری پر آجاتی تھی اور کبھی کان پر۔ لیکن اُس کے بدلنے یا دوسرے کپڑے خریدنے کا اُسکو خیال تک نہ تھا۔ اُسکی دُھن یہ تھی کہ روپیہ کمایا جاوے اور اس نے تیس برس کے عرصہ میں ہر ممکن ذریعہ سے روپیہ کمایا۔ لوگوں سے دغابازی کی۔ دھوکہ دیا۔ چرایا اور جھوٹ بولا اور تیس برس ایسی تنگی سے گذارے اور ایسی معمولی غذا پر زندگی بسر کی کہ اب بخیل اسکی طبیعت ثانیہ ہوگیا تھا۔ اوسکو بہ نسبت روپیہ کے جواہرات سے زیادہ محبت تھی اور (؟) صہ میں اُس نے ہزاروں پاؤنڈ کے جواہرات جمع کئے تھے۔ وہ اُنکی قدر و قیمت سے بخوبی واقف تھا اور اس لین دین میں اُس نے کبھی غلطی نہیں کی۔ کوئی بھی فروخت کرنے کو آئے وہ کبھی یہ نہیں پوچھتا تھا کہ اُس کو کہاں سے ملے ہا اگر چوری کے بھی ہوں تو وہ اس ذمہ داری کو اپنے سرلے لیتا تھا اور اُن کو نہائیت پوشیدہ مقاموں میں چھپا کر رکھتا تھا۔ اور ہر وقت تنہائی میں اُس کا یہ کھیل تھا۔ وہ ان کو اِدھر اُدھر سے نکالکر دیکھا کرتا۔ ان کو سر اور آنکھوں پر رکھتا۔ پیار کرتا گویا کہ وہ زندہ چیز ہیں۔ غرضکہ وہ اُن کی پرستش کرتا تھا جیسا کہ کافر اپنے بتوں کی کرتے ہیں۔

وہ ابھی نئے خرید کردہ جواہرات کا اپنے پرانے جواہرات سے مقابلہ کر رہا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ لیکن اس بخیل نے نہ سنا جبتک کہ دوبارہ آواز ہوئی تو اس تیز آواز سے جواب دیا۔

"کون ہے چلے جاؤ۔ مجھکو پریشان نہ کرو۔ میں سونا چاہتا ہوں"۔

ایک عورت کی آواز "میں تمہارا کھانا لائی ہوں۔ تم اسکو کھا کر اچھی طرح سو جاؤگے"

یہ سنکر اُس نے جواہرات کو آہستہ آہستہ سمیٹ کر ان کی پوشیدہ مقامات پر چوری چوری جا کر رکھدئے۔ اور پھر آکر دروازہ کھولا۔ ایک مضبوط لمبی عورت نے کہا:۔

"کیا کر رہے تھے"؟

ہوڈلی۔ (اپنے معمولی بخل کی آواز میں) کیا بتاؤں۔ میں لُٹ گیا۔ دھوکہ کھا گیا

میرے پاس صرف ۲۴ پاؤنڈ تھے ایک بدمعاش آیا اور مجھ سے لے گیا اور اُس کی عوض میں ایسی چیز دی جو نصف قیمت کی بھی نہیں۔ افسوس میں بیوقوف بن گیا۔ حیف صد حیف"۔

یہ کہ کر اُس نے ٹوپی زمین پر دے ماری اور نہائیت افسوس کی حالت میں اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر جھک گیا۔

عورت۔ (مذاقیہ انداز سے) "آہ تم اپنی عمدہ ٹوپی خراب کرتے ہو۔ (ٹوپی اُٹھا کر) ہاں تو تم کو دھوکہ دیا گیا۔ کیوں سیمن (ہنسکر) ہا ہا ہا۔ غریب بڈھے بیوقوف تمکو دھوکہ دیا گیا۔ ہا ہا ہا۔ تمہارے پاس صرف ۲۴ پاؤنڈ تھے۔ کیوں۔ مگر صبح تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہارے پاس صرف دو شلنگ اور آدھا پینی ہے۔ کیا تم سکّے بناتے ہو۔ او۔ ہوڈلی تم کتنے جھوٹے آدمی ہو"۔

ہوڈلی۔ (اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر) "بلوکزم تم سے میں کبھی جھوٹ نہ بولونگا تم میری مدت کی پرانی رفیق ہو تم سے جھوٹ نہ بولونگا۔ تم کتنی مدت سے میرا ساتھ دے رہی ہو۔ لیکن بلوکزم تم خوش قسمت ہو۔ اور جب میں مرجاؤنگا تو یہ مکان تمہاری ملک ہوگا۔ تم بیشک خوش قسمت ہو۔ اور یہ ۲۴ پاؤنڈ بھی اگر چرائے نہ جاتے تو تمہارے ہوتے"۔

عورت۔ "میں خوش قسمت ہوں صرف اس لئے کہ تمہارے واسطے روز کھانا لاتی ہوں۔ مکان کی نگہداشت کرتی ہوں اُسکو صاف رکھتی ہوں اور اُس کے چھت کے نیچے پڑ رہتی ہوں۔ یہی میری خوش قسمتی ہے۔ قسمت تمہارے لئے ہے اور میرے لئے صرف کام ہے"۔

ہوڈلی۔ "بلوکزم یہ سب تمہارے لئے ہے۔ اور جلد۔ اس لئے کہ میں غموں سے پامال ہوگیا۔ اور آجکے صدمہ نے تو گویا میری پانچ برس کی زندگی کم کر دی۔ او بدمعاش ناہنجار خدا تجھے تباہ کر دے۔ مگر بلوکزم وہ دن کیسا اچھا ہوگا۔ جب تم اپنی ذاتی مکان میں رہتی ہوگی اور دنیا تم پر حسد کریگی"۔

عورت۔ (جاتے ہوئے) جب وہ وقت آئیگا تو میں اُنکے حسد کا انتظام کرونگی۔
ہوڈلی۔ (اُس کے جانے کے بعد دروازہ بند کرکے) ہاں ہاں تم سب کچھ کروگی۔
بڈھی خام پارہ مار تھا بلو کرزم۔ قبل اس کے کہ مکان تمہارا ہو تم ناامیدی کی موت
مرجاؤگی۔ اے شیطان کی خالا کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ چند روٹی کے ٹکڑوں کی عوض میں
یہ مکان تمکو دے دوں گا۔"

اس بڈھے نے اُس عورت کو اس شرط پر مکان رہنے کو دیا تھا کہ وہ
اُس کو روزانہ خوراک کا بندوبست رکھے خواہ وہ کہیں سے کسی طرح لائے اور
اُس کو ایک جھوٹی تحریر لکھدی تھی کہ اُس کے مرنیکے بعد یہ مکان اور اس میں جو کچھ
سامان ہے اُس کی مِلک ہوگا۔ مگر یہ صرف اُس کا ایک دھوکہ تھا۔

وہ میز پر بیٹھ کر ٹھنڈا گوشت اور روٹی کھانے لگا۔ لیکن اس حالت میں اُس
نے چند جواہرات کے ریزے نکال لئے تھے اور اُن کی چمک دمک اور جوہر کو
جانچ رہا تھا۔ کیونکہ یہ اُس کی معمولی بات تھی۔ کھانے میں اُس نے وہ اخبار کا
پرچہ اُٹھالیا جس میں گوشت لپٹکر آیا تھا۔ وہ پڑھتا رہا۔ یکایک چیخ اُس کے
منہ سے نکل گئی کاغذ ہاتھ سے چھُٹ گیا۔ اور اُس نے جواہرات کو مضبوط
مٹھی میں دبالیا۔ اور پریشان بدحواس اٹھ کر کمرے میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگا
پھر اُس نے جواہرات کو اُن کی پوشیدہ جگہ رکھ دیا اور میز کے قریب آکر اپنے
کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اُس اخبار کو اُٹھایا۔ اور اُس مضمون کو پھر غور سے
پڑھنے لگا جس نے اُس کو ایسا پریشان کر دیا تھا۔

وہ جیمس لینی گن کے قید سے آزادی کا اعلان تھا۔ یہ پڑھ کر بڈھے
کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔

باب چوتھا

موت کا خوف

خواہش دولت نے کھویا دین و دنیا سے انہیں
ہے بخیلوں کو زیادہ مال جاں سے بھی عزیز

پانچ برس کا پچھلا واقعہ جبکہ جیمس لینی گن کو سزا ہوئی تھی اس وقت بڈھے کے پیش نظر تھا اور اُس کے یہ الفاظ اُس کے کان میں گونج رہے تھے۔

تیمن ہوڈلی۔ میں تمہاری جان لونگا۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ جب میں قید سے چھوٹوں گا۔ اور تم اس وقت زندہ ہوئے۔ میں ضرور تمہاری جان لونگا۔"

بڈھا۔ (رنج وغم اور فکر میں بڑبڑاتے ہوئے) "وہ ضرور ایسا کریگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ میری دولت لے جاوے گا۔ اُن پر لعنت۔ ان کو کیا حق تھا کہ جج کے فیصلہ کے خلاف اس کو رہا کرتے۔ اس کی سزا ۲۰ برس کی تھی اور ابھی بمشکل پانچ برس گذرے ہیں۔ یہ کس شیطان کا کام تھا۔ وہ قاتل ہے۔ جج نے فیصلہ دیتے وقت کہا تھا کہ تم گھر میں گھسے اور تمہارا ارادہ قتل کا تھا۔ گو اُس وقت اُس نے مجھ کو قتل نہیں کیا مگر اس نے کئی بار اسکی کوشش کی۔ جج نے اس کی صورت دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور بیس برس کی سزا دے دی۔ مگر ان بیوقوف قانون شکن لوگوں نے اُس کو رہا کر دیا کہ وہ ہم پر گھات لگائے گا۔ وہ کہتا تھا میں تمہاری جان لونگا۔ وہ بیشک قاتل ہے۔ اور اقراری قاتل اور پھر اُس کو چھوڑ دیا۔ اب میری جان ایک لمحہ بھی سلامت نہیں۔ میرے جواہرات بھی محفوظ نہیں۔ اے خدا میں کچھ انتظام نہیں کر سکتا۔"

اب اُس کا غم و غصہ حد سے بڑھ گیا۔ اُس نے اپنا سر جھکا لیا۔ دانت کٹکٹانے لگا اور تھوڑی دیر بعد بولا۔ "میں کیا کر سکتا ہوں۔ مجھ کو کچھ کرنا چاہیئے (کرسی سے اُٹھ کر) وہ اگر دوبارہ اس گھر میں آئے تو کیا پا سکتا ہے کچھ نہیں۔ میں نے

اپنی عزیز اشیا کے مقام تبدیل کر دئے ہیں۔ وہ ان کو نہیں پا سکتا اور اگر وہ اس راز کے دریافت کرنے کے لئے مجھ کو مار بھی ڈالے۔ تو میں نہیں بتاؤنگا وہ شیطان ہے۔ وہ بھوت ہے۔ اگر مجھ کو اب مار ڈالے گا۔ تو خود بھی پھانسی پائے گا۔ مگر میرے جواہرات نہیں لے سکتا وہ میرین کے لئے ہیں پھر تھوڑی دیر سوچنے کے بعد۔

"مگر میرین بھی اُن کو کیوں کر پا سکتی ہے۔ اگر میں کہیں باہر ہوا اور وہ شیطان گھر میں گھسا۔ تو پھر سب کچھ لے جائے گا۔ آہ میں کیا کروں۔ کیا میرین سے کہہ دوں"

پھر وہ ٹہلتا اور سوچتا رہا۔ آخرش کرسی پر بیٹھ کر اُس نے کہا۔

"اب میرا مطلب حاصل ہو گیا۔ اس کو بجز میرے کوئی نہیں جان سکتا اور جبتک میں زندہ ہوں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ جیمس لینی گن۔ تم ایک حبہ بھی نہیں پا سکتے۔ میں اگرچہ مر جاؤں گا۔ مگر تم کو کامل دھوکہ دوں گا اچھا اب مجھ کو اس پر غور کرنا چاہئے۔"

یہ کہکر وہ بڈھا اپنے خیال کو پختہ کرنے کے لئے پھر ٹہلنے لگا اور جو بات ذہن میں جم جاتی تھی اُس کو نوٹ کرتا جاتا تھا۔

باب پانچواں

"میرینا۔ میری زبان سے کبھی تمنے لینی گن کا نام سنا ہے"

بھلا ان کی خاطر نہ لیا کیا کرینگے

اگر بات وہ دل کی مانا کرینگے

رالف! مجھے افسوس ہے کہ میں دیر میں آئی۔ دفتر میں ایک خاص کام تھا جس کی وجہ سے مجھے رکنا پڑا۔ کیا تم دیر سے منتظر ہو؟"

"نہیں میرین! چند منٹ۔ ابھی صرف سات بجکر بیس منٹ ہوئے ہیں۔"

میرین۔ "مگر میں وقت سے ایک منٹ کی تاخیر بھی مناسب نہیں سمجھتی"۔
رالف۔ "مگر میں اس مسرت میں کہ آپکے ساتھ گھر تک چلا کروں۔ بیس منٹ سے زیادہ عرصہ تک بھی انتظار کر سکتا ہوں۔ کیا آپ اسکو سمجھتی ہیں؟"
میرین۔ "ہاں میں جانتی ہوں۔ (اور اسپنے عاشق کے الفاظ سے اس کا خوبصورت چہرہ روشن ہوگیا۔) علاوہ ازیں ایک خوشخبری ہے۔ جو غالباً تمہارے لئے بھی دلچسپ ہوگی"۔
رالف۔ "ضرور پیاری۔ وہ کیا ہے"۔
میرین۔ "میں نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک ٹائپ رائٹر میرا اپنا خریدا ہوا ہے ایک اور میں خرید سکتی ہوں میری تلاش میں ایک لڑکی ہے جو اس کام میں بہت ہوشیار ہے۔ جو اس وقت ایک پاؤنڈ فی ہفتہ پر کام کر سکتی ہے۔ اور ایک کمرہ بھی دفتر کے لئے موجود ہے جو چند شلنگ فی ہفتہ پر کرایہ سے مل سکتا ہے غرضیکہ تمام اخراجات ملا کر تیس شلنگ فی ہفتہ پر یہ کام جداگانہ شروع ہو سکتا ہے
رالف۔ (سُنکر) مگر یہ خیال تم کو کیوں پیدا ہوا؟
میرین۔ "میں بیان کرتی ہوں۔ ہماری مینجر مسز گنسبھری نے ہمارے ایک بڑے خریدار مسٹر کوپلسٹن سے جو بہت کام بھیجا کرتا تھا جھگڑا پیدا کر لیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اُس کا کام زیادہ تر میں انجام دیتی ہوں۔ بس اس نے مجھے کہا کہ وہ اسی اجرت پر تمام کام مجھکو دے گا۔ اور اپنے دوستوں میں بھی سفارش کر دے گا۔ اُس کے کام کا اوسط پچاس شلنگ فی ہفتہ ہے۔ اب بتاؤ کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟"
رالف (مُسکر) "پیاری تم عجیب دماغ رکھتی ہو"۔
میرین۔ (بھوؤں پر شکن ڈالکر گویا یہ جواب اُس کو پسند نہیں) "نہیں تم معاملہ کی بات کو نہ چھوڑو"۔
رالف "میں فوراً اس کا کیا جواب دے سکتا ہوں۔ مگر میرے خیال

میں اس مسٹر کو پلسٹن پر بھروسہ کرکے اس دکان سے قطع تعلق کر لینا میرے خیال میں ٹھیک نہیں۔ غرض کرو کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا یا جس قدر وہ کہتا ہے۔ اُتنا کام نہ بھیجا تو پھر کیا صورت ہوگی؟

میرین:"آہ مجھے امید ہے کہ میں پھر اُس دوکان سے تعلق پیدا کر لوں گی کیوں کہ میں دفتر بھر میں سب سے زیادہ تیز کام کرنیوالی ہوں اور دفتر کے سب لوگوں پر میرا اثر ہے۔"

رالف:"ایسی بات ہے"؟

میرین:"میں مبالغہ نہیں کرتی۔ اگر موقعہ ہوا تو تم خود دیکھ لوگے مگر اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔"

رالف:"لیکن تمہارے والد کیا کہینگے"؟

میرین۔ (استقلال کے لہجہ میں) "میرے والد کیا کہ سکتے ہیں۔ میں اپنی مختار خود ہوں کہ جسطرح چاہوں ترقی آمدنی کی کوشش کروں۔ اس میں اُن کو کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔"

تھوڑی دیر تک اسکے عاشق نے کچھ جواب نہ دیا۔ لڑکی نے دو تین بار اُسکے چہرہ پر بھی نظر ڈالی مگر اندھیرے کی وجہ سے اپنے الفاظ کے اثرات کو معلوم نہ کرسکی۔

رالف "مگر پیاری یہ تو بتلاؤ کہ اس نئے کام سے ہم اپنے حصول مطلب کے قریب ہو جاوینگے یا ہم کو کچھ عرصہ تک اور انتظار کرنا پڑیگا"؟

میرین "رالف! میں اس کے متعلق کیا جواب دوں۔ مجھے اپنے والد کا خیال ہے وہ ہر مہینہ زیادہ کمزور ہوتے جاتے ہیں اور اُن کی مجبوری کی وجہ سے میں کام کرنے کے لئے زیادہ آزاد ہوتی جاتی ہوں۔ اور مجھے خواہش ہے کہ میں زیادہ کما سکوں۔"

رالف۔ (کسیقدر ناراضی سے) "اس کو تم آزادی کہتی ہو۔ اس صورت میں

تم کو اپنے والد کی زیادہ خبر گیری کرنا پڑیگی۔ انہوں نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ جو اُن کی مرضی کو دوسروں کی مرضی پر مقدم سمجھتی ہو"

میرین:۔ "میں اسکے سوا اور کیا جواب دوں کہ وہ میرے باپ ہیں اور بس

رالف:۔ میں جانتی ہوں کہ تم دونوں آپس میں دوست ہو۔ تم میرے والد کی حالت کو نہیں سمجھتے ہو ورنہ کبھی ایسا نہ کہتے"۔

رالف:۔ "پیاری تم سوچو تو سہی کہ یہ کیسی سخت بات ہے کہ جب تم بچہ تھیں تو انہوں نے پرورش خانہ میں تم کو بھیجدیا اور تمہاری خبر گیری نہ کی۔ اور اب جبکہ تم کمانے کے قابل ہوئیں۔ تو انہوں نے تمکو بلالیا کہ تم سخت محنت کر کے روپیہ کماؤ۔ وہ مجھ سے خوش نہیں رہ سکتے اسلیئے کہ شادی ہونے سے یہ تمام انتظام درہم برہم ہو جائیگا"۔

میرین:۔ "رالف ایسی باتیں نہ کرو۔ اس سے مجھکو رنج ہوتا ہے۔ میں کسی کی نسبت بھی تمہاری زبان سے ایسے سخت الفاظ سننا پسند نہیں کرسکتی اور خاصکر میرے والد کی نسبت۔ تم یہ تو سمجھو کہ میرے والد بہت ضعیف ہیں اب اُن کے کمانے دن گذر گئے۔ میری ذات پر اب ان کی گذران ہے پھر اگر میں بھی اُن کو چھوڑ دوں تو وہ یقیناً خیرات خانہ چلے جاوینگے تو کیا تم یا میں اس امر کو پسند کرینگے؟"

رالف۔ (عاشقانہ بے صبری کے ساتھ) "تو پھر ہم کو اُن کی موت تک انتظار کرنا پڑیگا بائی کو خزانہ اُنکے لیئے چھوڑ مرے"۔

میرین:۔ "بیشک لیکن اگر میرا کام ترقی کر گیا تو اس کی ضرورت نہیں۔ ہم برس دو برس اور انتظار کرسکتے ہیں علاوہ ازیں ابھی میری عمر ۱۸ برس کی بھی نہیں میں چار برس تک لندن میں جد و جہد کرتی رہی ہوں۔ پھر اگر مجھکو کوئی اچھا کام مل جاوے تو اس میں کیا برائی ہے؟ کیا اس میں تم کو کچھ خوف ہے کیا اس سے تمہاری نظروں میں میری وقعت کچھ گھٹ جاویگی؟"

رالف۔ "نہیں میرین میری نظروں اور میرے دل میں تمہاری کوئی وقعت نہیں گھٹا سکتا۔ تم خود مختارانہ طریقہ اختیار کرنے کے لیئے پیدا کی گئی ہو مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہارے والد کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے اب میں صبر سے کام لونگا"۔

میرین۔ "رالف میں شکریہ ادا کرتی ہوں مجھے افسوس ہے کہ تم میں اور میرے والد میں مخالفت ہے۔ وہ نہائیت مجبور ہیں۔ اور اُن کی یہ مجبوری ناگوار امور بھی انہیں برداشت کراتی ہے۔ اور میں اسی خیال سے خاموش ہوجاتی ہوں۔ مگر دفتر میں مَیں اور ہی طبیعت کی لڑکیاں دیکھتی ہوں۔ بہر حال خدا نے مجھکو کام کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور میں کر رہی ہوں"۔

رالف۔ (خشکی سے) "درحقیقت ایسا ہی ہے"۔

میرین "ہاں اور یہ میرے لئے بہتر ہے۔ لو ہم۔ مورس پلیس آ گئے۔ کیا تم شب میں آؤ گے؟"

رالف۔ "نہیں میں نہیں آسکتا۔ کل حسب معمول ملینگے"۔

میرین۔ "اچھا رالف شب بخیر" پھر دونوں آپس میں بوسے لیکر رخصت ہوئے۔ میرین کی محبت رالف کے ساتھ سچی تھی۔ کیونکہ وہ بہادر صاف باطن خوبصورت اور راستباز تھا۔ اور وہ اُس پر فخر کرتی تھی۔ کہ اُس کو ایسا چاہنے والا ملا۔ وہ کچھ دیر تک دروازہ پر کھڑی ہوئی اُس کو دیکھتی رہی پھر اندر داخل ہوئی۔

میرین۔ (باپ کو کمرہ میں دیکھکر) "او والد آج آپ مجھ سے پہلے آ گئے۔ کیا آپ کو آتے ہوئے بہت دیر ہوگئی۔ آپکو چاء کی ضرورت ہوگی۔ میں اپنی ٹوپی اور جاکٹ اونار کر ابھی لاتی ہوں"۔

بڈھے نے پہلے اُس کو سر تا پا دیکھا پھر دیر میں آنے کا سبب پوچھا۔

میرین۔ "آج دفتر میں کام زیادہ تھا۔ اور اس سے مجھ کو کچھ دیر

ٹھیرنا پڑا۔"

بڈھا۔ (حریصانہ آواز میں) کیا زیادہ کام کا انہوں نے زیادہ معاوضہ دیا؟

میرین۔" ہاں بیشک وہ دینگے۔ اور اگر نہ بھی دیں۔ تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کبھی گھنٹہ دو گھنٹہ زیادہ کام ہو گیا تو کیا مضائقہ ہے۔"

بڈھا۔" تم خود کو اتنا ارزان نہ کرو۔ تم نے کتنا زیادہ کام کیا؟"

میرین۔" ایک دو شلنگ کا۔ میں الفاظ شمار کرنیکے لئے نہیں ٹھیری۔ بہر حال وہ کتنا ہی کم ہو ایک قسم کی مدد ضرور ہے۔ کیوں والد" وہ باتیں کرتی جاتی تھی۔ اور چا ر تیار کر رہی تھی۔

بڈھا۔" کیا وہ لفظوں کے گننے میں تم کو دھوکہ تو نہ دینگے۔"

میرین۔" نہیں ایسا نہ ہوگا۔ میں اپنے ہاتھ کی تیزی اور کام کی رفتار سے خود سمجھ سکتی ہوں کہ میں نے کتنا کام کیا۔ نیز میں اتنی شکی نہیں جتنے کہ آپ ہیں۔"

بڈھا۔" ہاں۔ مگر جیسی تمہاری عقل اور عمر بڑھتی جائیگی۔ تم بھی شکی ہوتی جاؤگی۔"

میرین۔" جب کوئی تمہارے بھروسہ پر کام چھوڑ دے۔ تو تم اُسکو دھوکہ کیوں دو۔"

بڈھا۔ ہاں میں دونگا۔ جہاں ایک صاف دل ہوتا ہے۔ وہاں سو بد طینت بھی ہوتے ہیں۔ جب میں کام کرتا تھا۔ تو یہی میرا خیال تھا۔ مگر اب میں بیکار بڈھا۔ مجبور ہو گیا ہوں۔ اور مجھے امید نہیں کہ کوئی مجھے کام دے۔ آہ پیاری اتنا کہ کر اُس نے ٹھنڈی سانس لی اور مجبوری کے طریقہ پر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے۔

میرین۔ خیر یہ بہتر ہے کہ اب آپ لوگوں کو دھوکہ نہیں دے سکے مگر آپکی منطق میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میرا یقین ہے کہ ایمانداری کے کام میں نفع

ہے۔ جو جھوٹ دغا اور فریب میں نہیں۔ اگر بغیر دھوکہ بازی کے تم اپنا کام نہیں چلا سکتے۔ تو یہ بہتر ہے کہ تم اپنے کام بند کر دو۔ اور جہانتک مجھ میں تندرستی اور قوت ہے۔ میں مثل سچے عیسائی کے۔ وہ ہنر بازی کا طریقہ نہ چھوڑونگی۔ مگر آئیے اب چاء پئیں۔ (میز کے قریب بیٹھ کر) مگر یہ تو بتلایئے آپ دن بھر کیا کرتے رہے؟

بڈھا۔" (رکابی سے ٹوسٹ اُٹھاکر) میں کیا کرتا رہا۔ آہ پیاری مجھ جیسا بڈھا کیا کر سکتا ہے۔ میں تمام دن اسی کوشش میں رہا۔ کہ اُس بڈھے ایزرا جین سے ایک آدھ شلنگ کما سکوں۔ مگر ممکن نہ ہوا۔ آہ بیٹی میں تم پر ایک بڑا بار ہوں (افسوس کے ساتھ) مگر افسوس یہ میرا قصور نہیں۔ میں نے ایزرا سے کہا۔ کہ وہ مجھ کو کچھ کام دے۔ مگر اُس نے جواب دیا۔ پرانے دوست سیمون میں ایک مدت سے تمکو جانتا ہوں کہ تم ایماندار سخت محنت کرنے والے وفادار ہو۔ مگر بد قسمت۔ تاہم جو کچھ میرے امکان میں ہے تمہارے واسطے کوشش کرونگا۔ چنانچہ اپنی دوکان سے وہ ایک چیز میرے لئے لایا اور کہا کہ اسکے فروخت کرنیکی کوشش کرو۔ یہ ایک سونے کا زیور تھا۔ میں نے لندن بھر میں اُس کے فروخت کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ آخر تھک کر لاچار ہو کر بیٹھ رہا۔ دیکھو وہ یہ ہے اور ایک عجیب چیز ہے۔"

وہ ایک چھوٹی سونے کی مُہر عجیب نمونہ کی بنی تھی۔ ایک بچہ کے جسم سے ایک سانپ لپٹا ہوا بنایا تھا۔ بچّہ سونے کا تھا اور سانپ ہاتھی دانت کا اس میں نہایت باریک سونے کے تار لگائے تھے۔ سانپ کی آنکھیں لعل کی تھیں۔ اور اُس کی زبان پر نہایت باریک ہیرے جڑے تھے۔ نیز سانپ کے جسم پر جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے جواہرات تھے۔ میرین اُس کو لیکر دیر تک نازک کام کی تعریف کرتی رہی۔ پھر اُس نے مہر کے حروف کو پڑھا جو

ایس ۔ جے ۔ لکھے تھے۔

بڈھا۔ "کیوں میرین یہ خوبصورت نہیں۔ یہ ہندوستانی طریقہ پر بنی ہے"

میرین۔ "یہ اتنی خوبصورت نہیں جیسی کہ عجیب ہے۔ یہ ایسی چیز ہے کہ میں کبھی بھول نہیں سکتی۔ لیکن آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ ایزرا اپنی دوکان پر کب ملینگے۔"

اُس نے اپنے باپ سے کہا کہ وہ اس کو بیچ لادیگی۔ مگر اُس کے باپ نے ایزرا کا پتہ نہ بتلایا۔

بڈھا۔ "خیر اس معاملہ پر پھر غور کرینگے۔ کیا تم کو وہ مچھلی یاد ہے۔ جو اس سے پہلے اُس نے فروخت کرنیکو دی تھی؟"

میرین۔ "ہاں مجھے خوب یاد ہے۔ میں نے اپنے نام کے حروف اوسپر نقش کر دئے تھے۔ دیکھئے وہ یہ ہیں۔" جب اُس کے باپ نے وہ نکالکر بتلائی تو اُس نے پہچانکر اپنے نقش کردہ حروف بتلائے۔

یہ ایک مچھلی کی شکل کا پنسل کا خانہ تھا۔ مچھلی کے کھرپے سیپ کے بنے ہوئے تھے۔ اور اُن پر چھوٹے چھوٹے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اُسکے ہر اور دم سونے کے تھے اور دم پر میرین نے نہایت باریک حروف اپنے نام کے کندہ کر دئے تھے۔

بڈھا۔ "ایسے ہی حروف اس مُہر پر بنا دو۔ کہ جب کبھی تم ان دونوں چیزوں کو دیکھو تو پہچان سکو۔"

میرین۔ "مگر مسٹر ایزرا کو اس کا اعتراض تو نہ ہوگا؟"

بڈھا۔ "نہیں نہیں۔ میں نے اس کو تمہارے حروف۔ ایم۔ جے۔ بتلائے تھے۔ وہ ہنستا تھا۔"

میرین نے اُس مُہر پر بھی اپنے حروف کندہ کر دئے۔

بڈھا۔ "بس ٹھیک ہے۔ اب یقین ہے کہ تم ان دونوں چیزوں کو یاد رکھو گی۔"

میرین۔ "لیکن والد اب میں دوبارہ ان کو کیوں دیکھنے لگی۔ جبتک کہ۔ ایزرا

یہ تم کو دے ۔ ۔ دیں ۔ کیا وہ تم پر بھروسہ رکھتے ہیں؟"
بڈھا ۔ "(اشیاء کو اپنے جیب میں رکھتے ہوئے) ہاں وہ مجھ پر بھروسہ رکھتا ہے
یہ کہ کر خاموش وہ آگ کے پاس جا بیٹھا ۔ اور پھر بڑی دیر کے بعد بولا
اب میرین بھی میز صاف کر کے اُس کے پاس آ بیٹھی تھی ۔
بڈھا ۔ "میرین کبھی تم نے میری زبان سے لینی گن ۔ جمیس لینی گن کا نام سُنا ہے"؟
(اور باوجود بڑے ضبط کے اُس نے اپنے دانت کٹکٹائے ۔)
میرین "نہیں والد مجھے خیال نہیں ہوتا ۔ جمیس لینی گن کون ہے"؟
بڈھا ۔ "(جوش میں)" میرین وہ بڑا خوفناک شخص ہے ۔ جسنے مجھ کو بڑا نقصان پہنچانا چاہا ہے ۔ اور جو میرا اور تمہارا دشمن ہے ۔ اس شخص سے خود کو بچانا اور محفوظ رکھنا چاہئے ۔ ایک بدمعاش ۔ ایک قاتل ۔ ہاں اپنے خیال اور ارادہ کا قاتل"
میرین (اُس کے اس جوش پر تر سناتہ آواز میں) ۔ "والد"!
بڈھا ۔ (اسی جوش میں) "میں بھول جاتا ہوں ۔ مجھے جب اُس کا خیال آتا ہے تو میں سب کچھ بھول جاتا ہوں ۔ لیکن اگر کوئی واقعہ تم پر گذرے تو سمجھ لینا کہ یہ اُسی شخص کا کام ہے ۔ اور اُسکو تلاش کرنا ۔ کیوں میرین تم ایسا کرو گی"؟
میرین ۔ "والد میں آپ کے الفاظ کا مطلب اچھی طرح نہیں سمجھی"۔
بڈھا ۔ "اس کے سمجھنے کی ضرورت نہیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے (یہ کہ کر اُس نے اپنا ہاتھ لڑکی کے کاندھے پر رکھ اس کو زور سے ہلا دیا اور اُس کی آنکھوں سے غصہ کی آگ نکل رہی تھی) وہ دشمن ہے ۔ ایک قاتل دشمن اور ہر امن دوست کو اُس کے نام پر تھوکنا چاہیئے"۔
میرین ۔ "مگر تم نے اس کا کیا بگاڑا ہے ۔ کہ وہ ہمارا دشمن ہو گیا"؟
بڈھا ۔ "کچھ نہیں ۔ کچھ نہیں ۔ ایک مدت ہوئی جب میں نے اُس کی مدد کرنی چاہی تھی جس کی عوض میں وہ اب مجھ کو حقارت سے دیکھتا ہے ۔ اسکے متعلق زیادہ سوال نہ کرو مگر یاد رکھو اور جیسی نفرت میں کرتا ہوں تم بھی اُس سے کرو ۔ اُسکو اپنا دشمن سمجھو

اُس کی موت کی آرزو کرو۔ مگر اس سے خوف نہ کرو۔ اُس کا مقابلہ کرو۔ اس کو کچل ڈالو۔ مار ڈالو۔ اُس پر لعنت کرو۔ اور اگر وہ ہمکو کسی قسم کی تکلیف پہونچائے تو اُسپر رحم ہرگز نہ کرو۔ اسکے نام کو کبھی نہ بھولو۔ اور کتے کی طرح اُسکو سولی پر لٹکائے جانیکی کوشش کرو۔"

بڈھا سیمون اسوقت بے حد غصہ میں تھا۔ جب اُس کا غصہ کسی قدر فرو ہوا تو میرین نے کھڑے ہوکر کہا۔"

میرین۔" والد تمہاری طبیعت آج بہت خراب ہے۔ تم بہت تھک گئے ہو۔ بہتر ہو کہ تم چلکر آرام کرو۔ تم اپنے آپ میں نہیں ہو۔"

یہ کہکر موم بتی لیکر وہ دوسرے کمرے میں گئی۔ اور یہ دیکھ کر کہ اُسکا بستر تیار ہے وہ واپس آئی اُس کا بوسہ لیا اور شب بخیر کہکر چلی گئی۔

وہ اپنے باپ کو اُسکے ضعف اور ناداری کی وجہ سے عزیز رکھتی تھی اور ہمیشہ اُس کے ضروریات کے پورا کرنیکی کوشش میں رہتی تھی۔ اُس کو یہ وہم وگمان بھی نہ تھا۔ کہ وہ اس کو دہوکہ دے رہا ہے۔ نیز اپنا نام بھی دوسرا رکھ چھوڑا ہے۔ اُس کو کبھی خیال بھی نہ ہوتا تھا۔ کہ وہی شخص جو ایک ایک کوڑی کو محتاج نظر آتا ہے گھنٹوں پڑا ہوا اپنے دولت کے خیال میں جاگتا رہتا۔ اور اُسکا شمار کرتا رہتا ہے۔

باب چھٹا

میرین کا باپ گھر واپس نہیں آیا

گئے وہ چھوڑکر غصہ میں تنہا دل کو ٹھکرا کر
پڑی ہے جاں پہ یارب میرے افتاد یہ کیسی

میرین کو اپنے باپ کے موجودہ حالات زندگی میں ذرا بھی شک نہ تھا اور

نہ کسی قسم کے دہوکہ کا گمان۔ جب وہ بچہ تھی تو اُس کو پرورش کے لئے ایک خیرات خانہ میں بھیجدیا گیا تھا۔ اور جب پندرہ برس پورے کرکے وہ اپنے باپ کے پاس واپس آئی۔ تو وہ۔ مس جیناوے کے نام سے رہنے لگی۔ کیونکہ اُس کے باپ نے اپنا نام سیمون جیناوے مشہور کر رکھتا تھا۔ اور یہ مکان جس میں وہ رہتے تھے یعنے مورس پلیس اگرچہ اس بڈھے کا ذاتی مکان تھا۔ مگر وہ کرایہ ہر ہفتہ جمع کرتا رہتا تھا۔ جبتک لڑکی کمانے کے لائق نہ تھی۔ تو اُسوقت تک بڈہا کھانا بہم پہونچاتا تھا۔ مگر جب یہ ملازم ہوکر کمانے لگی۔ اور اس میں ترقی ہوتی گئی بڈھے نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور صرف لڑکی کی کمائی پر بسر اوقات تھی۔

مکالمہ بالا کو ہفتہ عشرہ گذرا تھا کہ باپ نے بیٹی سے ایک روز کہا۔

بڈھا۔ "آج کرایہ اداکرنیکا دن ہے۔ کیا ہم اسکے لئے تیار ہیں؟"

میرین۔ "بیشک ہم تیار ہیں۔ مگر آپ ایجنٹ سے کہئے۔ کہ اگر اُس نے مکان کی مرمت نہ کرائی جیسا کہ ہفتہ دو ہفتہ پہلے اُسنے وعدہ کیا تھا تو خود کرا لینگے۔ اور اُس کی لاگت کرایہ میں محسوب کرینگے"۔

بڈہا۔ "بیٹی ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ ہمکو مکان سے نکال دے۔ کرایہ جو ہم دیتے ہیں وہ بہت کم ہے۔ پس ہمارا کچھ زور نہیں"۔

میرین۔ "آپ اسکو بہت کم کہتے ہیں۔ ڈہائی کمروں کا آٹھ شلنگ فی ہفتہ۔ کیونکہ آپ کا کمرہ آدہا ہے میں تو اس کو بہت زیادہ سمجھتی ہوں"۔

بڈھا۔ "نہیں نہیں بیٹی! تم اسکے متعلق کچھ نہیں جانتیں۔ یہ کمرے دس یا بارہ شلنگ فی ہفتہ کرایہ کے ہیں۔ اگر ہم اسکے متعلق کچھ شکایت کریں۔ تو وہ کرایہ بڑہا دیگا"۔

میرین۔ "خیر تو ہم اس مکان ہی کو چھوڑ دینگے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ تم بڈھے اور میں لڑکی ہوں۔ اسلئے جو سلوک وہ چاہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ کرتے ہیں

مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں میں چاہتی ہوں۔ کہ کوئی مکان دفتر کے قریب ہی ملجائے۔"

بڈھا۔" مکان بدل دین۔ یہ واہیات بات ہے۔ میں اسکو کبھی پسند نہ کرونگا میں ایک دو شلنگ زیادہ کرایہ دینا منظور کرونگا۔ مگر اس مکان کو نہ چھوڑونگا میں اسکا عادی ہوگیا ہوں۔ اسلئے کہ یہ ایک گوشہ میں ہے۔ اور میں اب زیادہ تمکو تکلیف نہ دونگا۔"

میرین۔" خیر میں اسکے متعلق اسوقت کچھ زیادہ نہیں کہتی۔ مگر میں نے ایک تجویز سوچی ہے جسکے پورا ہونے پر ہم کو اسٹرانڈ کے قریب رہنا ہوگا۔"

بڈھا۔" نہیں بیٹی تمکو ایسی تجاویز نہیں سوچنا چاہیے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب تم خود سر ہوتی جاتی ہو۔"

میرین۔" نہیں والد ایسی کوئی تجویز نہیں۔ مگر وہ ہمارے فائدہ کی بات ہے اور اگر میں انتظام کر سکی تو اس میں ہمارے کام کو ترقی ہوگی۔"

بڈھا۔" تم ہمیشہ کہتی ہو کہ میرے فائدہ کے لئے۔ اور پھر تم ایک بیہودہ قصہ رالف کا بیان کرتی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اُسکو چھوڑ دو۔ مگر سو پاؤنڈ کی خواہش ایک زبردست خواہش ہے۔ کیوں (غصہ سے) مگر میں چاہتا ہوں کہ تم نے جو نیا ارادہ کیا ہے اس کو چھوڑ دو۔" میرین اپنی جانے کی تیاری میں مصروف

بڈھا۔" تم نے سنا میرین میں نے کیا کہا؟"

میرین۔" ہاں میں نے سنا مگر میں اسوقت وہ بات کہنا نہیں چاہتی جس سے تمکو زیادہ غصہ آئے۔ تم رالف کی نسبت ایسے متعجب کیوں ہو؟"

بڈھا۔" اسلئے کہ وہ کم نسل ہے۔"

میرین۔" تو پھر آپ اُس کے خاندان سے واقف ہیں؟"

بڈھا۔" ہاں کیوں نہیں۔ ہر شخص جان سکتا ہے۔ اسکے لئے واقفیت کی ضرورت نہیں۔"

میرین: "کسی شخص کی نسبت محض اس کی صورت دیکھ کر رائے قائم کر لینا مناسب نہیں۔ رالف کو چھوڑ دینے کا میرے لئے یہ قوی سبب نہیں۔ اچھا تو اب مجھ کو جانا چاہیئے ورنہ دیر ہو جائیگی۔ کیا آپ کرایہ لینگی؟"

بڈھا: "ہاں بیشک کیا تم یہ چاہتی ہو۔ کہ ہم مکان سے نکال دئے جاویں؟"

اُس نے ہاتھ بڑھا کر روپیہ لیا اور اُنکو گنا۔

بڈھا۔ "اسمتھ یہ نہیں لیگا" یہ کہکر چھ پنس کا سکہ اُس نے میز پر رکھ دیا جو کسی قدر گھسا ہوا تھا۔ میرین (ہنسکر) تب اُسکو چھ پنس اس وقت کم ملینگے۔ اس لئے کہ اب میرے پاس دوسرا نہیں۔ بہرحال اُسوقت ہم کو یہ چلانیکی کوشش کرنا چاہیئے۔"

بڈھا۔ "آہ میرین اسوقت ہنسکر اس معاملہ کو ٹالدینا آسان ہے۔ مگر جب تم دیکھو کہ میں کن محنتوں سے کرایہ ادا کرتا ہوں۔ اور وہ کس طرح ہر سکہ کو پرکھتا ہے۔ اُسوقت غالباً تم نہ ہنسو۔"

میرین۔ "اچھا میں دوسرا دیکھتی ہوں نہیں نہیں اس معاملہ کو آپکے لئے تا ملائم بنانا نہیں چاہتی۔ ہاں یہ لیجئے یہ دوسرا نکل آیا۔ آپ کو تو کچھ اور رقم آجکے لئے چاہیئے (باپ کی پیشانی پر بوسہ لیکر اُس نے پوچھا)۔

بڈھا۔ (اُس کو بوسہ دیتے ہوئے) "نہیں بیٹی آج کچھ ضرورت نہیں خدا حافظ۔ مگر جلد واپس آنے کی کوشش کیا کرو۔ میں آجاتا ہوں۔ تو تنہائی سے پریشان ہوتا ہوں۔ لیکن ہاں اگر زیادہ کام ملجاوے تو مضائقہ نہیں ہو یہ پیکٹ۔"

میرین۔ "آہ یہ پُراسرار پکٹ۔ میں ہمیشہ اسکو بھول جاتی ہوں۔ اُس نے اپنے باپ سے وہ لفافہ لیا۔ جسپر کئی جگہ سرخ مہریں لگی ہوئی تھیں۔

بڈھا "میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اس مرتبہ تمنے ان مہروں کو پہچان لیا ہوگا"

میرین "ہاں یہ مہریں اُسی سانپ والی مہر کی ہیں۔ جو ایزرا آپنے تمکو دی تھی"

مگر اس لفافہ کو دیکھ کر آپ مجھ کو بڑی آزمائش میں ڈال دیتے ہیں۔ ہر صبح آپ دیتے ہیں۔ اور شام کو لے لیتے ہیں۔ پھر یہ تاکید ہے کہ اُس کو دیکھوں نہیں۔ تا وقتیکہ کوئی افتاد نہ پڑے۔ اور آپ یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ اس میں نہایت مفید باتیں درج ہیں۔ والدا گر میں دوسری لڑکیوں کی طرح ہوتی۔ تو جب تک دیکھ نہ لیتی۔ آرام نہ پاتی۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ میں ایسی نہیں۔"

بڈھا "اگر تم دوسری لڑکیوں کی طرح ہوتیں۔ تو یہ پیکٹ ہرگز تم کو نہ دیا جاتا۔ بہر حال تم اس کی اچھی طرح حفاظت کرو گویا کہ یہ ایک بڑی دولت ہے۔ اور جب کبھی میں گم ہو جاؤں۔ اور گھر نہ آؤں تو اس کھول کر ڈھونڈھنا اور پا در کھو۔ میں خوش ہوں کہ تم ٹائپ رائٹر کا کام جانتی ہو کیونکہ مشکل کے وقت۔ یہ تمکو بہت مدد دیگا۔"

میری ین۔ (مسکرا کر) ٹائپ کے کام سے اور اس پیکٹ سے کیا تعلّق ہے میں نہیں سمجھ سکتی۔"

بڈھا۔ "وہ اس پیکٹ کو چھوڑ و۔ مگر ضرورت کے وقت ٹائپ رائٹر کا کام تمکو بہت مدد دے گا۔"

میری ین۔" اچھا والد خدا حافظ۔ مجھکو جانا چاہیئے۔ ورنہ ٹرام نہ ملے گی۔ والد آپ ایسے مغموم نہ ہو جایا کرو۔ ورنہ آپ کو چھوڑ کر جانیکی ہمت نہیں ہوتی۔ اور مجھ کو جانا ضرور ہے۔"

یہ کہ کر اُس نے ٹھنڈی سانس لی۔ دوبارہ بوسہ لیا۔ اور زینہ سے نیچے اُتری۔ مگر ابھی اُس نے زینہ پورا نہ کیا تھا۔ کہ وہ پھر واپس ہوئی کیونکہ اُس کو خیال تھا۔ کہ اُس کا باپ آج بہت دل شکستہ ہو رہا ہے۔ اُس کو جا کر خوش کرے اُس نے دیکھا کہ غور و فکر کی حالت میں اُس کا باپ کمرہ میں ٹہل رہا ہے۔ اُس نے جا کر دونوں ہاتھ اُس کے کندھوں پر رکھ دیئے۔"

میرین۔" والد دل شکستہ نہ ہو (اُس کی طرف محبت سے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا) تیں ایک دو رُوز میں آپکو عمدہ خبر سناؤ ںگی۔"

بڈھا۔"عمدہ خبر کس بابت۔"

میرین۔" ہمارے لئے عمدہ خبر۔ روپیہ کی بابت عمدہ خبر۔ مجھے امید ہے کہ چند روز میں آپ سے کہہ سکونگی۔ کہ میں نے اپنی آمدنی کو دگنا کرلیا ہے۔ لیکن جب تک اُس کا کامل انتظام نہ ہوجائے میں تشریح بیان کرنا نہیں چاہتی۔ شائد دوسرے ہفتہ میری سالگرہ کے روز آپسے بیان کرسکوں۔ چونکہ آج آپ بہت رنجیدہ تھے۔ اس لئے میں نے آپ کو خوش کرنا مناسب سمجھا۔"

بڈھا۔" میرین تم اچھی اور مہربان بیٹی ہو۔ میں نے تمہاری ساتھ وہ سلوک نہیں کیا۔ جو مجھ کو کرنا چاہیئے تھا۔ مگر خیر چند روز میں سب معاملہ ٹھیک ہو جائیگا۔ بچی تم مجھ پر کسی بدسلوکی کا الزام نہ رکھنا۔"

میرین۔" بدسلوکی۔ نہیں والد ہرگز نہیں۔ مگر اب مجھکو جانا چاہیئے۔ ورنہ پابندیٔ وقت ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ جو کاروبار میں ایک ضروری بات ہے۔ اچھا خدا حافظ۔ میں نے تھوڑا بہت آپکو خوش کردیا ہے۔ اور چار پانچ روز کے بعد آپکو تمام عمر کوئی کام کرنے کی حاجت نہ رہیگی۔ یہی میری تجویز ہے۔ خدا حافظ۔"

جب وہ چلی گئی۔ تو بڈھا اُس کی محبت اور تقریر سے بہت متاثر ہوا اور دل میں کہنے لگا۔

"کیا میں اُس سے کہدوں۔ وہ کیا کہیگی۔ کیا میں اُس پر بھروسہ کردں۔ یا یہ بھی دوسری عورتوں کی طرح خرچ کرنے پر کمر باندھیگی۔ یہاں تک کہ ایک شلنگ ہی نہ بچے (کمرہ میں ٹہلتے ہوئے) نہیں وہ مجھ معاف نہ کریگی۔ اور میں یہ پسند نہ کرونگا۔ کہ وہ دولت جو میں نے برسوں میں جمع کی ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے ضائع ہوجائے۔ اگرچہ وہ اپنی ماں کی طرح نیک دل لڑکی ہے

تاہم ابھی اُس سے کہنا مناسب نہیں۔ کم از کم ابھی نہیں۔ ابھی نہیں"۔ پھر اس نے اپنی ٹوپی پہنی پرانی لکڑی ہاتھ میں لی۔ اور کلرجی اسٹریٹ روانہ ہُوا۔

اُس روز شام کو دفتر سے اٹھنے کے بعد میرین اپنے وقت مقررہ پر مقام آنگٹن۔ سرراہ اپنے عاشق رالف کے انتظار میں جا پہونچی۔ جہاں یہ دونوں ھالوسے۔ تک ساتھ جاکر اپنے اپنے مقام کو چلے جاتے تھے۔ مگر اس کا عاشق حسب معمول اسوقت تک نہیں آیا تھا۔ اس پر اُسکو بہت خیال ہُوا۔ وہ اپنے کاروبار کے خیال میں مستغرق رالف کے انتظار میں ٹہلنے لگی۔ سوا سات بجے پھر ساڑھے سات پھر پونے آٹھ پھر آٹھ لیکن رالف نہ آیا۔

اب اُس نے خیال کیا کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے وہ رُک گیا اُسنے اپنے والد کے خیال سے زیادہ انتظار فضول سمجھ کر ایک ٹرام میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تھا۔ کہ اُسی وقت رالف ڈورتا ہوا آپہنچا۔

رالف "میرین مجھے افسوس ہے کہ میں دیر میں آیا۔ دفتر میں ایک شخص نے مجھے روک لیا تھا۔ اور مجھے خوف تھا۔ کہ میں اب تم سے نہ مل سکونگا"۔

میرین "میں نے تمکو آتے دیکھا درانحالیکہ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سٹی روڈ کی طرف دیکھ رہی تھی"۔

رالف "نہیں میں اس راستے آیا ہوں (اُس نے سینٹ جان اسٹریٹ کی طرف اشارہ کیا) ایک معاملہ پر بحث میں اتنا وقت گذر گیا۔ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ اور وہ پریشان نظر آتا تھا۔

میرین۔ "رالف تم بالکل بے دم ہوگئے ہو کیا تم دفتر سے یہانتک دوڑتے ہوئے آرہے ہو۔ تم کو ایسا دوڑنا نہیں چاہئے"۔

رالف (گھبرائے ہوئے) "نہیں میں دفتر سے نہیں آیا۔ مجھے ایک شخص

سے کلرک میں ملا تھا۔ (یہ کہکر اس نے کلرکن ویل کی طرف اشارہ کیا) اور تم جانتی ہو یہ زیادہ قریب کا راستہ ہے۔"

میرین۔ (ہنسکر) "خوب تم نے تو ابھی کہا تھا کہ تم کو دفتر میں ایک شخص نے روک لیا تھا (مذاق سے) صاحب۔ میرے سامنے آپکو اس سے بہتر بات بتانا چاہئے۔ ورنہ میں گرفت کر لونگی۔"

رالف۔ (زیادہ گھبرا کر) "کیا میں نے ایسا کہا تھا۔ آہ ہر پانچ لفظ کے بعد اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہئے۔"

میرین۔ (متعجب ہوکر) "تم کو زبان قابو میں رکھنے کی ضرورت نہیں۔ تم کو پہلے سوچکر بات کرنا چاہئے۔ کہ کونسی بات مجھے پوشیدہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ ہمارے لئے ایک بڑی غمگین بات ہے۔ تم اس پر کچھ خیال نہ کرو کہ میں نے تم سے کیا کہا؟"

رالف۔ (اُس کے آخری الفاظ پر متعجب ہوکر اُس کی صورت دیکھتے ہوئے) "میرین مجھے افسوس ہے۔ تم معاف کرنا۔ میں خود پر اور اُس شخص پر جسنے مجھے روکا سخت متاسف تھا اور کوئی بات نہ تھی۔"

میرین "رالف میں تم سے یہ پوچھنا نہیں چاہتی۔ کہ تم کہاں تھے۔ تمہارے بیان کے تخالف کا ظاہر کرنا صرف ایک مذاق تھا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ تم کو اس سے رنج ہوا۔"

رالف "نہیں پیاری اس سے مجھ کو مطلق رنج نہیں۔ میری زبان سے بیساختہ وہ الفاظ نکل گئے۔" مگر اس واقعہ نے دونوں کے دلوں پر افسردگی پیدا کر دی۔ اور راستہ پر انہوں نے بہت کم بات کی اور جبکہ۔ میرین مورس ولیس پہونچی تو کسی قدر غمزدہ تھی۔

اُس کا باپ اب تک واپس نہ آیا تھا۔ لہذا وہ چاء تیار کرکے اُس انتظار کرنے لگی۔

اپنے کاروبار کے تجاویز اور واقعہ مذکورہ کے خیال نے اُس کو مشغول

رکھا۔ مگر جب پاس کے گھنٹے نے دس بجائے تو وہ بہت متردد ہوئی۔ اُس کا والد زیادہ سے زیادہ ساڑھے نو بجے تک ضرور واپس آجاتا تھا۔ اور اگر کہیں زیادہ ٹھہرنے کی ضرورت ہوتی تو اُس کی اطلاع پہلے دے دیا کرتا تھا۔

گیارہ بجے وہ نہایت متفکر تھی کہ کوئی حادثہ اُس پر گذرا اور وہ ہر قدموں کی آواز پر کان لگاتی تھی۔ اور ہمہ تن اس کے آنے کی منتظر تھی اُس کے والد کی چند روزہ پریشانیوں نے اُس کے بُرے خیالات میں اور اضافہ کر دیا۔

تمام رات وہ خوف اور پریشانی کے سبب سو نہ سکی صبح کے وقت تھکاوٹ سے نیند نے اُس پر غلبہ کیا اور وہ سو گئی۔ مگر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد ہی وہ بدخوابی سے جاگ اُٹھی۔ جو اُس کے بُرے خیالات نے خواب کی صورت میں پیدا کر دئے تھے۔

اُس کا والد اب تک نہیں آیا تھا۔ پھر وہ دوسرے خیالات میں مستغرق ہو گئی کہ صورت موجودہ میں اس کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ اُسکی کیفیت سے آگاہی ہو۔

دن نکل آیا مگر ابھی تک اُس کے باپ کی کوئی خبر اُس کو نہ ملی۔

باب ساتواں

میرین کو اصل حال سے آگاہی ہوتی ہے

ہو گیا آج دل زار کا پورا مطلب
کہ چلے ہیں جو وہ آزردگی دل کا سبب

میرین کو دفتر جانا ضرور تھا۔ کیونکہ وہاں ایک محرر لڑکی غیر حاضر تھی

اور کام بہت تھا۔ یہ اُس کے استقلال طبع کی ایک کافی دلیل تھی کہ باوجود اس پریشانی اور اور بے آرامی کے اس جدید واقعہ پر بغیر کسی خاص انتظام کے وہ دفتر کو روانہ ہوگئی۔ اُس نے اپنی خانگی ضروریات بتلاکر دفتر سے جلد واپس آنے کا انتظام کیا۔ اور اس امید میں جلد مورس کیس پہونچی کہ غالباً اُس کا باپ اب واپس آگیا ہوگا۔ مگر وہ واپس نہ آیا تھا نہ اُس کی کچھ خبر معلوم ہوئی تھی۔

اب یہ ضروری معلوم ہوا کہ اُس کی تلاش کی جاوے۔ اس لئے کہ وہ خوب جانتا تھا۔ کہ اُس کی غیر حاضری پریشانی پیدا کریگی۔ پس اگر ارادتاً وہ کہیں ٹھیرتا تو اطمینان کے لئے خبر بھیجدیتا۔ اسلئے وہ مجبور ہوگیا ہے اور اس کی تلاش لازمی ہے۔ مگر وہ اس کام کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے یہ اُس کے لئے ایک مشکل سوال تھا۔ اُس کا پہلا خیال رالف کی طرف گیا۔ کہ اس سے ملکر مشورہ لینا چاہیئے۔ اس خیال کے آتے ہی وہ اُس کے گھر کی طرف فوراً روانہ ہوئی۔ جو بہت دور نہ تھا۔ مگر وہاں پہونچکر اُسے معلوم ہوا کہ وہ دفتر سے ابھی واپس نہیں آیا۔ تو وہ مسز گیٹنگ (اس کی والدہ) کو یہ پیغام دیکر کہ جب وہ آوے۔ اُسکو میرے پاس بھیجدینا۔ واپس ہوئی۔ اگرچہ اُس نے اُسکی پریشانی اور گھبراہٹ کا حال دریافت کیا۔ مگر میرین نے اظہار حال مناسب نہ سمجھا۔ راستہ میں اُس کو خیال گذرا کہ وہ رالف کو تار ہی دیدے۔ کہ وہ ضرور اُس سے جلد ملے۔ چنانچہ بلا اظہار واقعہ اُس نے ایک تار دیا۔ کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے اُس سے فوراً ملنا چاہتی ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد تار کا جواب اُس کو ملا۔ وہ سمجھی کہ اُس کے باپ کا ہوگا۔ مگر یہ سمجھ کر کہ وہ کبھی اس صرفہ کو برداشت نہیں کرسکتا اُس نے شک اور اضطراب کی حالت میں کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اُس کو کھولا۔ وہ رالف کا تھا۔ اور اس میں تحریر تھا۔ کہ وہ دفتر میں ایک

کام سے روک لیا گیا ہے۔ اور تقریباً ۹ بجے تک وہ اُس سے ملیگا۔ اُس نے تار کو میز پر پھینکدیا۔ اس وقت پانچ بجے تھے۔ اگر رالف ۹ بجے دفتر سے فارغ ہوا تو ساڑھے نو بجے تک یہاں پہونچیگا۔ چار گھنٹے بیکاری میں گذرینگے اور غالباً کام کرنے کے لئے بڑی تاخیر ہوگی۔ اب اُس نے خود کام کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نے سوچا کہ پولیس میں اطلاع کرنا ضروری ہے۔ گو وہ اُس کو ناپسند کرتی تھی۔ مگر بجز اسکے چارہ کار نہ تھا۔ پس اُس نے ارادہ کیا کہ اگر ½ ۶ بجے تک بھی۔ اُسکے والد کی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی۔ تو وہ فوراً کام شروع کردیگی۔ تمام دن اُس نے کچھ کھایا نہ تھا۔ اور اور یہ لازمی بات تھی۔ کہ کام کرنے کے لئے طاقت چاہیے۔ جو بغیر کھائے حاصل نہیں ہوسکتی۔ خدا جانے کیا اتفاقات پیش آئیں۔ اس لئے اُس نے معمولی سادہ کھانا تیار کرکے کھایا۔ اور جب ساڑھے چھ بجے تو پولیس اسٹیشن جانے کے لئے اُس نے ٹوپی اور کوٹ پہنا کہ یکا یک اُس کو عجیب لفافہ یاد آیا جو اُسکے باپ نے اُس کو دیا تھا۔ اُس نے لفافہ کو دیکھا یہ ایک کھردرے کاغذ کا بڑا لمبا لفافہ تھا۔ جو باپ اور بیٹی کے جیبوں میں رہنے سے میلا ہوگیا تھا۔ اور اُس پر پانچ سانپ والی مہریں لاکھ سے لگی ہوئی تھیں۔ جن میں دو ٹوٹ گئی تھیں۔ مگر تین اصلی حالت میں تھیں۔ اب اُس نے پھر سوچا کہ اس لفافہ کو ابھی کھولے یا اور انتظار کرے۔ مگر اُس کے باپ کے آخری الفاظ اُس کو یاد آگئے۔ کہ جب کبھی میں گم ہوجاؤں تو اس لفافہ کو کھولنا۔

علاوہ ازیں ہدایت باین الفاظ لفافہ پر درج تھی:۔

اس لفافہ کو صرف میری بن جینا وے اُس وقت کھولیں جبکہ میں کسی وقت۔ مورس پلیس واپس نہ آؤں"۔ اس لئے اُس نے لفافہ کو کاٹکر اُس کے اندر کا کاغذ احتیاط سے نکالا۔ اور اُس میں سے جو تحریر نکلی اُس کو پڑھکر اُس پر ایک عجیب حیرت طاری ہوئی۔ جو حسب ذیل تھی:۔

"میرین! اگر تم نے میرے حکم کی تعمیل کی ہے۔ اور میرے گم ہونے کے وقت تم نے لفافہ نہیں کھولا ہے۔ تو میں تم سے عجیب قصّہ کہنے والا ہوں ایسا جو تم کو حیرت میں ڈال دے گا۔ میں نے تم کو دھوکہ دیا۔ اور برسوں سے دھوکہ دے رہا ہوں۔ میں اس کے اظہار کے لئے اس واقعہ کا منتظر تھا۔ جو مجھ کو خیال تھا کہ جلد واقع ہوگا۔ یعنے میری موت۔ میں دوہری زندگی دو ناموں کے ساتھ گذار رہا تھا۔ تمہارے لئے میں تمہارا غریب مجبور۔ لاچار۔ بیکار باپ سیموں جینا دے تھا۔ مگر دوسرے مجھ کو میرے اصلی نام سیمن ہوڈلی ساکن ۵۰ کلرجی اسٹریٹ کلرکن ویل کے نام سے جانتے تھے۔ اور یہی وہ جگہ ہے۔ کہ میرے گم ہونے کے واقعات سے تم کو اطلاع ہوئی۔ دنیا میں صرف ایک شخص جانتا ہے۔ کہ میں غریب نہیں ہوں۔ جیسا کہ تم مجھ کو سمجھتی تھیں۔ یہ شخص عرصہ سے جانتا ہے۔ کہ میں دولت مند ہوں۔ اور وہ میرا جانی دشمن ہے۔ پانچ برس ہوئے کہ اُس نے میرے قتل کی کوشش کی تھی۔ اور بیس برس کے لئے قید کیا گیا تھا۔ اُس وقت اُس نے قسم کھائی تھی کہ جب وہ قید سے چھوٹے گا۔ ضرور مجھ کو قتل کرے گا۔ اب وہ آزاد ہوگیا ہے۔ اور مجھے قتل کر سکتا ہے۔ اُس کو مجھ سے نفرت۔ اور میری دولت کی خواہش میرین! تم سمجھیں۔ میری دولت کی۔ میں دولت مند ہوں۔ ایک وہ شخص جو تمہاری نظروں میں ایک ایک پیسہ کو محتاج تھا۔ جو کھانے اور رہنے کے لئے تمہاری کمائی کا محتاج تھا۔ جو پیتھر سے اگائے دکان دکان پھرتا تھا۔ اور اگر ایک آنہ کہیں سے ملجاتا تھا۔ تو تم سے فخریہ کہتا تھا۔ وہی شخص۔ تمہارے خواب وخیال سے زیادہ ہے۔ پس اگر میں مرجاؤں تو اُس میرے دشمن کو میرا قاتل سمجھو۔ اُس کا نام میں نے ایک مرتبہ تم کو بتلایا تھا۔ وہ جمیس لینی گن ہے۔ اس کو ہرگز نہ بھولو۔ پولیس اس شخص

کرہانتی ہے۔ وہاں اطلاع دو کہ اس شخص نے مجھ کو مارا ہے۔ اور اُس کو وہ دھمکیاں یاد دلاؤ۔ جب قید ہوتے وقت اس شخص نے دی تھیں:

اچھا۔ اب سنو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ اُس کی مالک تم ہو۔ ہر چیز کی مگر ایک شرط کے ساتھ۔ کہ میرے خون کا بدلہ لو۔ بغیر کسی رحم کے میرے قاتل کو تلاش کر کے موت کے منہ میں پہونچاؤ۔ یہ شرط میں تم پر عائد کرتا ہوں اُس نے ایک غریب لاچار شخص کو اپنی دانست میں قتل کیا ہے۔ جس کا کوئی عوض لینے والا نہیں۔ اب یہ تمہارا کام۔ تمہارا مذہبی فرض ہے۔ کہ تم اُس کا عوض لو۔ اور یہ ثابت کرو۔ کہ میں بغیر یار و مددگار نہ تھا اور اُس کو انصاف کے ہاتھوں تک پہونچاؤ۔ میں نے اپنی دولت کو ایسی جگہ رکھا ہے۔ کہ وہ کبھی اُس کو نہیں مل سکتی۔ اور وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہے گا۔ اور وہ دولت تم کو ملے گی۔ تم کلرکن ویل کے بنک میں جاؤ جہاں میں تم کو ایک مرتبہ اس بہانہ سے لے گیا تھا۔ کہ ٹائپ کا کچھ کام تم کو دلوا دوں۔ وہاں کے مینجر کو یہ تحریر دینا۔ وہ تم سے کل کیفیت بیان کریگا اور وہ کاغذات حوالے کرے گا۔ جو میں نے اُس کے پاس امانت رکھے ہیں۔ یہ کاغذات جو تم کو بنک سے ملیں گے۔ یہ تمہارے حق میں میری وصیت ہے۔ اور اس میں میری تمام جائداد کی ایک فہرست ہے۔ اور کلرجی اسٹریٹ والے مکان اور مورس پلیس کے قبالجات ہیں۔ یہ دونوں مکان میرے ذاتی ہیں:

اچھا اب یہ خاص نصیحت گوش دل سے سنو۔ ان دونوں مکانوں کی ایک لکڑی یا ایک پتھر بھی اُس وقت تک نہ فروخت کرنا۔ جب تک کہ تم اُن کاغذات کو پورے طور پر نہ پڑھ لو جو بنک سے تم کو ملینگے۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ اُن کاغذات کو پڑھو۔ سیکھو جب تک کہ تم اُسکے مطالب پورے طور پر سمجھ لو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تم اُس کو سمجھ سکو گی

اگر تم اسی کوشش میں کسی طرح ناکام رہو تو یاد رکھو کہ ٹامٹپ رائسٹر ہی تم کو اس میں مدد دے گا۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔ تم ہمیشہ نیک وفادار بیٹی رہی ہو۔ میرا عوض لینے میں اپنی محبت کا ثبوت دو۔ میں اپنی تمام جائیداد اس شرط پر تم کو دے رہا ہوں۔ کہ میرے قاتل جیمس لینی گن کو تلاش کرو سیمن ہوڈلی جس کو سیمن جینا دے کے نام سے تم جانتی ہو۔"

اس کے پڑھتے ہی میرین پر ایک عجیب اثر پڑا وہ خوفزدہ اور پریشان ہو گئی۔ اور اگر وہ مثل معمولی عورتوں کے ہوتی۔ تو اس فوری انقلاب سے بے ہوش ہو جاتی۔ مگر اُس نے اپنے حواسوں پر قابو پاکر کام کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اُس نے تحریر کو پھر غور سے پڑھا۔ اور ہر ایک فقرہ کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی۔ جب وہ ختم کر چکی تو اُس نے سمجھ لیا کہ اُس کا باپ یقیناً مر چکا ہے۔ باپ کے اس سلوک پر جو اُس نے اب تک اُس کے ساتھ کیا تھا۔ میرین کو کچھ خیال نہ تھا۔ باپ کا سایہ اٹھ جانے کا اثر اس سلوک پر غالب تھا اور جنہوں نے اُس کو قتل کیا تھا۔ اُن پر دانت پیستی تھی۔ وہ کمرہ میں ٹہل رہی تھی۔ اور اپنے نیک دل باپ کی تمام بھلائیوں پر خیال دوڑا رہی تھی۔ او دل میں کہتی تھی۔ کہ اگر اُس نے اپنے عادات اور افعال سے اس کو دھوکہ دیا اس میں کوئی بُرائی اُسکے لئے مضر نہ تھی۔ بلکہ اُسکی بہتری کے لئے اُس سے یہ افعال سرزد ہوئے۔ جو فرض اُس نے اپنی اسی تحریر میں عائد کیا ہے وہ اُس کی پابند ہے لہذا جو جائداد بھی اُس نے چھوڑی ہے۔ خواہ وہ کسی مقدار میں ہو اس ادائی فرض میں صرف کر دیگی۔ اور اس بدمعاش کو جس نے اُسکے باپ کو قتل کیا ہے۔ ضرور انصاف کے ہاتھوں تک پہونچائیگی اب اُس نے کام کرنے پر مستقل ارادہ کر لیا۔ وہ سوچنے لگی۔ کہ پہلے اُس کو کیا کرنا چاہئے۔ بکر جی اسٹریٹ جاوے یا پولیس میں۔ آخر بکر جی اسٹریٹ جانے کی ٹھان لی۔ کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا۔ تو رات اندھیری تھی

گہر گزر رہا تھا۔ اُس نے کاغذات اپنے جیب میں رکھے۔ اور روانہ ہوئی جب وہ ٹرام گاڑی میں بیٹھی۔ تو اُس کو پہلا خیال یہ ہوا۔ کہ جب اُس کے باپ کا نام ہوڈلے تھا۔ تو وہ بھی میرین ہوڈلے ہے۔ مگر یہ نام اُسکو پسند نہ آیا۔ اس لئے اُس کی تبدیلی کی ضرورت نہ سمجھی۔ علاوہ ازیں اُس کے واقف کاروں میں وہ میرین جینا ڈسے کے نام سے مشہور تھی۔ اور جس کام کو اُس نے ہاتھ میں لیا تھا۔ وہ حتی الامکان بغیر امداد پولیس انجام دینا چاہتی تھی۔ تو اسی نام کے ساتھ وہ کامیابی سمجھی تبدیلی نقصان وہ معلوم ہوئی

جب وہ انجل پہونچی تو پانی گر رہا تھا۔ اُس نے اپنا واٹر پروف اچھی طرح اوڑھ لیا اور گاڑی میں سے اُتری۔ اور جب ایک کانسٹیبل سے کلرجی اسٹریٹ کا دریافت کیا تو سپاہی اُس کی طرف تعجب سے دیکھکر بولا

"مس وہ بدمعاشوں کی گلی ہے۔ اُس میں اچھے لوگ نہیں رہتے۔ اس گلی میں دن میں جانا مناسب ہے۔"

اُس نے اس اطلاع پر سپاہی کا شکریہ ادا کیا اور اپنے راستہ ہوئی۔ یہ ایک تنگ گلی تھی جس کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے مکانات بنے تھے۔ اُس کو راستہ میں ٹھیر کر سوچنے کا موقع نہ تھا۔ اور اُس کو یہ بھی خیال تھا کہ شائد اُس کا باپ کسی خطرہ میں مبتلا ہوا اور اس وقت مدد کی ضرورت ہو اس لئے وہ بلا توقف اُس گلی میں داخل ہو گئی۔

باب آٹھواں

اس کمرہ میں موت واقع ہوئی ہے

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

میرین بڑے دل والی لڑکی تھی مگر تاہم جب وہ اُس گلی میں چل رہی تھی تو اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ دو چار آدمی جو اُس گلی میں یا مکانوں کے دروازوں پر دکھائی دئیے۔ اُن کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ مگر بڑھتی گئی گویا وہ اُس گلی سے اچھی طرح واقف ہے۔ اب وہ اس تلاش میں تھی کہ اُس کے باپ کا مکان نمبرہ کونسا ہے۔ سب مکان قریب قریب ایک ہی شکل کے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ پر نمبر ایسے چھوٹے حروف میں لگے تھے کہ وہ اُن کو پڑھ نہ سکی۔

تقریباً ۳ یا ۴ گز چل کر وہ ایک لمپ کے قریب پہونچی جسکی روشنی دو مکانوں کے دروازوں پر پڑ رہی تھی انکو میرین نے پڑھا وہ نمبر ۱۵ اور ۱۷ تھے اس سے میرین سمجھی کہ وہ غلط بازو پر چل رہی ہے۔ گلی کے دوسرے سمت کے مکان پر نظر ڈالنے سے اُس کو نمبر ۴ ۳ نظر آیا۔ پس اُستے خیال کیا کہ نمبر ۰۰ اُسے آٹھواں مکان ہوگا۔ اب وہ غور سے دیکھتی ہوئی بڑھی نمبر ۴ کے بعد اُستے دیکھا کہ مکانوں کی تعمیر بدل گئی۔ یہ کسی قدر بلند اور عمدہ ہیں۔ اگلا حصہ زیادہ چوڑا اور ہر ایک کے سامنے دو زینے بنے ہوئے ہیں۔ اُس نے دو تین مکانوں سے گانے۔ شور۔ اور لڑائی جھگڑوں کی آوازیں سنیں۔ اس کے ساتھ قہقہوں اور مغلظ قسموں کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ مگر نمبرہ کے بالمقابل جو مکان تھا۔ اس میں بالکل خاموشی تھی۔ میرین نے مکان پر پہونچ کر تھوڑی دیر تامل کیا۔ پھر گھنٹی کی ڈوری زور سے کھینچی اور جواب کی منتظر رہی۔ مگر سوائے گھنٹی کی گونج کے بالکل خاموشی تھی۔ اُس نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ دروازہ سے ہٹ کر اُس نے کھڑکیوں کو دبایا مگر وہ بند تھیں۔ اب بجز اس کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ پولیس کو اطلاع دے اس خیال سے لوٹی۔ ابھی چند قدم ہی چلی تھی کہ اُس کو معلوم ہؤا کہ کوئی شخص پیچھا کر رہا ہے۔ اُس نے اپنے قدم تیز کئے۔ مگر اُس معلوم ہوا کہ پیچھا کرنیوالا

دوڑ رہا ہے۔ اُس نے بھی چاہا کہ دوڑ کر گلی کے سرے پر پہنچ جاوے جو پچاس گز سے زیادہ دور نہ تھا۔ کہر اور دھند کی وجہ سے وہ اپنے پیچھا کرنے والے کو دیکھ نہ سکی۔ اب اُس نے اپنے پیچھے سیٹی کی آواز سنی جسکے جواب میں دو سیٹیوں کے آواز اُس کے سامنے دو طرف سے آئی۔ اور وہ گویا ان بدمعاشوں میں گِر گئی تھی۔ وہ گھبراہٹ میں ایک مکان کے سایہ میں ہو کر کھڑی ہو گئی۔ جب تین شخصوں نے آکر اُس کو گھیر لیا۔ یکایک گلی کے سرے پر دو سیٹیوں کی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سنکر تینوں شخص بھاگ کھڑے ہوئے اس تبدیلی پر وہ متحیر ہو کر بھاگی۔ اور جوں ہی وہ گلی کے سرے پر پہونچی اُسے دیکھا کہ دو پولیس مین کھڑے ہو گئے۔ وہ اُن کے پاس گئی اور اُس نے خواہش کی کہ جلد تر اُسکو قریب کے پولیس اسٹیشن پر پہونچا دیا جاوے جہاں وہ انسپکٹر سے مل سکے۔

پولیس مین نے شک کی نظر سے دیکھ کر اُس سے بہت سے سوالات کئے مگر اُس نے کسی کا جواب نہ دیکر اپنی پہلی خواہش پر قائم رہی۔ پھر ان میں سے ایک کچھ تامل کے بعد اُس کو لیکر چلا۔ اسٹیشن پر پہونچکر پولیس نے انسپکٹر سے رپوٹ کی وہ سن کر سامنے آیا اور میرین سے کہا۔

"تم مجھے ملنا چاہتی ہو۔ تمہاری کیا خواہش ہے۔ میں انسپکٹر مارٹن ہوں۔" یہ ایک بلند قامت خوبصورت نوجوان۔ اور مہربان نظر آتا تھا۔

میرین! "میں آپ سے علیحدگی میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔"

انسپکٹر۔ (اُس کو اپنے ساتھ لیکر) "آپ ادھر آئیں"۔ وہ اس کو اپنے پرائیویٹ کمرہ میں لے گیا۔ اور کرسی پر بٹھلایا۔ میرین اس وقت بڑی پریشان تھی کہ وہ کس طرح اپنا حال بیان کرے۔ اُس کی زبان سے صرف۔ یہ الفاظ نکلے "میں آپکے پاس اس لئے آئی ہوں کہ میں بڑی تکلیف میں ہوں۔ سخت تکلیف میں"۔ یہ سن کر انسپکٹر خم ہوا مگر زبان سے کچھ نہ کیا۔

میرین۔ میرا باپ جو بڈھا کمزور اور مجبور ہے (پھر اُس نے اپنے الفاظ پر غور کر کے) کم از کم بڈھا اور کمزور ہے۔ غائب ہو گیا ہے۔ اُس کو کل شام میرے پاس واپس آنا چاہیئے تھا۔ مگر میں کل رات بھر اور آج دن بھر اُس کی منتظر رہی۔ وہ نہیں آیا اور میں کئی وجوہ سے سمجھتی ہوں۔ کہ اُس کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے"۔

انسپکٹر "اوہو کیا آپ بتلا سکتی ہیں۔ کہ آپکا نام کیا ہے۔ اور آپ کہاں رہتی ہیں

میرین "میرا نام میرین جینا وے ہے اور میں نمبر ۸ اموریس بلیس ہالوے میں رہتی ہوں۔ میرے باپ کا عیسائی نام سمن ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ یہاں وہ کبھی دوسرے نام سے بھی مشہور تھا"

انسپکٹر "تم اُس کی بیٹی ہو۔ اور تمکو صرف یقین ہے کیا جانتی ہو کہ۔ دوسرا نام کیا ہے (یہاں انسپکٹر کو شک ہوا۔

میرین "سیمن ہوڈلے"۔

انسپکٹر۔ (تعجب سے) "کیا بڈھا سیمن ہوڈلے کلرجی اسٹریٹ کا؟"

میرین۔ (اُس کے چہرہ کی طرف دیکھکر) "تو آپ اُس کو جانتے ہیں" (اب نیا خوف اُس کے دل میں پیدا ہوا)

انسپکٹر "ہاں میں اُس کی شہرت سے اُس کو جانتا ہوں۔ تم کہتی ہو کہ تم اُس کی بیٹی ہو اور مجھے خیال ہے۔ کہ تم نے اپنا نام جینا وے بتلایا ہے"۔

میرین "ہاں۔ یہ مجھے کل معلوم ہوا۔ کہ اُس کا نام ہوڈلے تھا۔ اور مجھے یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ وہ کلرجی اسٹریٹ میں رہتا ہے"۔

انسپکٹر۔ (شک کے طور پر) "تمکو کیسے علم ہوا"

میرین "(تامل کے بعد) "میں اس وقت بیان نہیں کر سکتی۔ اگر ضرورت سمجھو نگی تو کسی اور وقت بیان کر دونگی۔ یہ بھی مجھے معلوم ہُوا کہ اُس کو ایک شخص کچھ عرصہ سے قتل کی دھمکی دے رہا تھا"

انسپکٹر۔ (متجسسانہ نظر ڈال کر) "کیا تم جانتی ہو کہ وہ کلرجی اسٹریٹ میں

کیا کام کرنا تھا۔"

میرین۔"نہیں۔ میں نے ایسے پہلے ہی کیا ہے۔ کہ مجھے علم بھی نہ تھا۔ کہ وہ وہاں رہتا ہے۔"

انسپکٹر۔"تو پھر تم جانتی ہو کہ وہ تمہاری پرورش کس طرح کرتا تھا۔ اور اُس کے ذرائع آمدنی کیا تھے۔"

میرین۔ (نرمی سے)"میرے ذرائع آمدنی سے اُس کی نگہداشت ہوتی تھی۔ میں مسز گنہتری کے ٹائپ رائٹنگ دفتر میں ملازم ہوں۔ جہاں مجھ کو چار برس ہوئے۔ اس سے پہلے میں ایک اسکول میں تھی۔ میں وہاں تعلیم پاتی تھی جسکے بعد ایک سال تک میں وہاں ایک درجہ کی سپرنٹنڈنٹ رہی۔ آپ اس کے متعلق دریافت کر سکتے ہیں۔"

انسپکٹر۔" مجھے اس میں شک نہیں۔ مگر تمہارا قصہ عجیب ہے۔ اب مجھے آپ سے کیا خواہش ہے۔"

میرین۔"میں چاہتی ہوں کہ کلرجی اسٹریٹ والا مکان فوراً کھلوایا جاوے مجھے خیال ہے۔ کہ وہاں کوئی واردات ہوئی ہے۔ میں آج رات اُس مکان پر خود گئی تھی۔ میں نے گھنٹی دی دروازہ کھٹکھٹایا۔ مگر کچھ جواب نہیں ملا۔"

انسپکٹر۔ (میرین کی طرف تعجب سے دیکھتے ہوئے۔)"تم آج رات اُس مکان پر خود گئی تھیں؟ تم جانتی ہو کہ وہ کس قسم کی گلی ہے۔ کیا تم! تنہا گئی تھی"

میرین۔"ہاں میں تنہا تھی۔ ایک کانسٹیبل نے جو گلی کے سرے پر مجھکو ملا تھا۔ متنبہ کیا تھا۔ مگر میں نے اُس کی پرواہ نہ کی کیونکہ مجھے خیال تھا۔ کہ شاید میرے والد کو مدد کی ضرورت ہو۔ مگر اب مجھے خیال ہوتا ہے۔ کہ میں نے اس کام میں جلدی کی۔ میرا پیچھا کیا گیا پیچھا کرنیوالے مجھے پکڑ لے جاتے اگر اُس وقت دو کانسٹیبل گلی میں نہ آجاتے۔"

انسپکٹر۔ (تعریف کے لہجہ میں)"مس جیبیاوے تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ میں

تمہاری خواہش پوری کروں گا۔ اور ابھی کسی کو کلرجی اسٹریٹ بھیجتا ہوں۔"
میرین۔" اگر آپ پسند کریں تو میں بھی ساتھ جانا چاہتی ہوں۔"
یہ سن کر انسپکٹر ایک منٹ کے لئے باہر چلا گیا۔ اور اپنے ساتھ ایک سرخ بالوں والے صاف حجامت کئے ہوئے شخص کو لایا۔ جو اس وقت اپنی وردی میں نہ تھا۔
یہ سراغرسان سرجنٹ موسٹن۔ انسپکٹر نے اس شخص کو اس کام کے لئے مقرر رکھا تھا اور اُس میرین کا سب کہ دیا تھا۔
سراغرسان۔" ہم کو ایک دم جانا چاہیئے۔ کیا میں کسی اور کو ساتھ لے جا سکتا ہوں"
انسپکٹر۔" ہاں آدم کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اور جب کوئی مفید معلومات ہو مجھے فوراً اطلاع دو۔"
سراغرسان۔" بہت بہتر۔ ان دونوں میں کچھ اشارے ہوئے جس کو میرین اُس وقت نہ سمجھ سکی کہ اُس کا باپ پولیس میں بدنام تھا۔"
سراغرسان اور میرین دونوں فوراً روانہ ہوئے۔ ایک اور شخص صاف کپڑوں والا اُن سے آملا اور سراغرسان موسٹن سے ہدایات پاکر وہ اُن سے آگے بڑھ گیا اور کہر اور دھند میں جلد غائب ہوگیا۔ جب یہ دونوں ساتھ ساتھ جا رہے تھے تو سراغرسان نے پوچھا۔
" اگر کچھ حرج نہ ہو تو بتلائیے۔ کہ آپ مس جینا وے ہیں یا مس ہوڈلے آپ اس سوال کے لئے مجھے معاف کرینگی۔ اس لئے کہ مسٹر مارٹن نے اسکے متعلق مجھے کوئی اطلاع نہیں دی۔"
میرین۔" میں مس جینا وے مشہور ہو۔"
سراغرسان۔" آپ کو کس بات سے شک ہوا کہ اُس مکان میں کوئی واردات ہوئی ہے؟"
میرین۔" اس لئے کہ میرے والد کو اُس کا خوف تھا۔"

اس کے بعد آپس میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ جب کہ وہ کلرجی اسٹریٹ کے قریب ایک سڑک کو قطع کر رہے تھے۔ تو میرین ٹھہر کر تعجب آمیز لہجے میں کہا۔

رالف۔ (یہ کہ کر وہ اُس آدمی کے قریب پہونچی جو اُس گلی کے ایک کونہ میں کھڑا تھا) رالف کیا تم ہو۔"

رالف۔ (حیرت سے دیکھ کر) "میرین تم یہاں کہاں۔ اور یہ کون ہے۔"

سرجنٹ موسٹن دونوں کو شک کی نظر سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ اُس کی عادت تھی کہ جب تک مفصّل کیفیت نہ کی جائے۔ اس کا شک رفع نہ ہوتا تھا۔ وہ خاموشی سے میرین کو دیکھتا رہا۔

میرین۔ (رالف سے) "یہ سراغرسان سرجنٹ موسٹن ہیں۔" پھر اُس نے واقعہ کی کسی قدر کیفیت نہ کی رالف میرین کو علیحدہ لے گیا۔

میرین۔ "میں نے تمہارا تار پالیا تھا۔ اس لئے میں سمجھی تھی۔ کہ تم جلد نہ آسکو گے"

رالف۔ "بیشک میں روک لیا گیا تھا۔ مگر تاہم میں نے جلد آنے کا انتظام کرلیا تھا۔ اور یہاں ایک شخص سے ملنے آیا تھا۔ اور ابھی مورس پلیس بھی آنے والا تھا۔ (یہ الفاظ اُس نے بعد میں بڑھائے مگر وہ پریشان تھا) تم اب کہاں جارہی ہو؟" (گویا جو میرین نے اُس سے کہا تھا۔ وہ اُس کو سمجھا نہیں)

میرین۔ "اپنے والد کے مکان واقع کلرجی اسٹریٹ میں۔ مجھے خوف ہے کہ اُن پر کچھ واردات گذری ہے۔"

رالف۔ (ٹھیر کر) "کیا تمہارا یہ مطلب تو نہیں کہ......

میرین۔ "ہاں! مجھے خوف ہے کہ کوئی سخت واردات اُن پر گذری۔ شاید کہ وہ گذشتہ قتل کر دئے گئے۔

رالف۔ "اے خدا۔ بڑی خوفناک بات ہے۔ تمکو کس پر شک ہے۔" اگرچہ لڑکی کی آنکھیں اُس پر جمی ہوئی تھیں۔ مگر وہ خود کو بہت سنبھالے اُس کے ساتھ

چل رہا تھا۔
سراغرساں ہوسٹن اور آدم مکان کے دروازے اور کھڑکیاں دیکھ بھال رہے تھے۔ کہ میرین اور رالف پہونچے۔
میرین (سراغرساں سے) "یہ مسٹر رالف گیتھنگ ہیں۔ ایک دوست میرے بہت بڑے دوست"
سراغرساں۔ (استفہامیہ لہجہ میں) "ہاں؟ اور تمہارے والد کے بھی دوست"
رالف۔ "مس جینیاوے سے میری شادی ٹھہری ہے"
سراغرساں اس جواب سے مطمئن ہوا اور اپنے ساتھی سے بولا۔
سراغرساں۔ "قبل اس کے کہ ہم گھنٹی بجائیں یا دروازہ کھٹکھٹائیں یہ بہتر ہوگا۔ کہ تم مکان کی پشت کی طرف جاؤ اور پچھلی محراب سے دیوار پر چڑھ کر پشت کے دروازوں کی اچھی جانچو اور پھر مجھکو اشارہ دو میں سن لوں گا"
وہ شخص فوراً چلا گیا۔ اور یہ تینوں خاموشی کے ساتھ اشارہ کے منتظر رہے اور جب اشارہ کی آواز آگئی تو سراغرساں نے سامنے کا دروازہ کھٹکھٹایا گھنٹی بجائی۔ پھر دوبارہ زور سے کھٹکھٹایا۔ مگر کوئی جواب اندر سے نہ آیا جس سے معلوم ہوا کہ مکان میں کوئی نہیں ہے۔
سراغرساں۔ "مکان میں کوئی نہیں۔ یا کم از کم کوئی زندہ نہیں۔ ہم اس کے اندر جانا چاہیے۔ کیا تمہارے پاس مکان کی کنجیاں ہیں"
میرین۔ "نہیں ایک بھی نہیں"
سراغرساں۔ "تو غالباً ہم پشت مکان سے آسانی سے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ اور شور وغیرہ بھی نہ ہوگا تم کو یہاں ٹھیرنے میں جب تک کہ میں اندر داخل ہوں۔ کچھ خوف تو نہیں؟"
میرین۔ "نہیں مرے خیال میں کچھ نہیں۔ آپ کو دیر تو نہیں لگے گی؟"
سراغرساں۔ "نہیں! چند منٹ سے زیادہ نہیں"
میرین۔ اور رالف مکان کے سایہ میں ہو کر کھڑے رہے۔ انہوں نے

بہت کم بات کی۔ انہوں نے ایک سے زیادہ اور مکانوں کی کھڑکیاں بند ہوتے سنیں اور کچھ آہستہ بات چیت کی آواز بھی آئی۔ فرش پر کسی کے چلنے کی آہٹ بھی ہوئی۔ مگر کسی کو دیکھا نہیں۔ اسی وقت ایک ہلکی آواز انہوں نے مکان کے اندر سنی۔ اور میرین نے خوف سے رالف کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور قریب ہو کر کھڑی ہوگئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی شخص رینگ کر سامنے والے دروازہ کی طرف آرہا ہے۔ یکایک سرجنٹ موسٹن نے دونوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور دونوں آہستگی سے اندر داخل ہوئے۔ اور دروازہ بند کر لیا گیا۔

سراغرسان "مہربانی کر کے ذرا بھی آواز نہ ہونے دینا" پھر اس نے میرین سے سوالات شروع کئے۔

سراغرسان "تمہارے والد کا کمرہ کونسا ہے؟"

میرین "میں نہیں جانتی"

رالف "یہی! میرے خیال میں (پریشانی کے ساتھ) یقیناً میرے خیال یہی ہے۔ یہ کمرہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

سراغرسان۔ (اسکی طرف زیادہ متوجہ نہ ہو کر) ہاں یہی میں سمجھتا ہوں"

لیکن میرین یہ نہ سمجھ سکی کہ رالف کو اسکی اطلاع کیونکر ہوئی۔

میرین "رالف تم یہ کس طرح کہتے ہو؟ یہی خیال سراغرسان کرنے والا تھا"

رالف۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں نے صرف قیاس سے کہا کہ یہی کمرہ ہوگا۔ کیونکہ یہ دفتر کے لائق ہے"

سراغرسان نے زیادہ خیال نہ کیا مگر میرین سوچنے لگی۔ کہ رالف کو اتنا علم ضرور ہے۔ کہ یہاں اس کے باپ کا کسی قسم کا دفتر بھی نہ تھا۔

سراغرسان "میرین میں یہ بہتر سمجھتا ہوں۔ کہ تم اس کمرہ میں داخل نہ ہو۔ آدم اور میں اس کی تلاشی لیتے ہیں"

میرین۔ "مسٹر موسٹن مجھے کچھ خوف نہیں اور میں آپکے ساتھ ہی چلنا چاہتی ہوں"۔
سراغرسان۔ آدم ہماری لالٹین یہاں لاؤ۔
آدم نے پھر لالٹین دروازہ پر بتلائی۔ دروازہ پر تالا لگا تھا۔ اور کنجی اب تک تالے میں موجود تھی۔ سراغرسان نے کنجی گھما کر تالا کھولا اور پھر سب کمرہ میں داخل ہوئے۔
قبل اس کہ میرین کمرہ میں پہونچے۔ سراغرسان کے منہ سے ایک آواز نکلی اور رہ گیا۔
سراغرسان۔ (میرین سے) مس جینا وے تم کو بڑی خبر کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس کمرہ میں موت واقع ہوئی ہے۔ آدم فوراً ڈاکٹر کے لئے جاؤ اور پھر دوڑتے ہوئے اسٹیشن جاکر انسپکٹر کو خبر دو"۔
یہ کہکر اُس نے لالٹین کی روشنی رالف کے چہرہ پر ڈالی گویا اتفاقیہ طور پر اُس کا چہرہ سفید اور خوفزدہ ہورہا تھا۔ اسی وقت میرین کمرہ میں دوڑتی ہوئی پہونچی۔ اور سراغرسان سے کہا کہ روشنی اُوپر لاؤ تاکہ وہ اپنے کو دیکھ سکے

باب نواں

بنک میں حیرت خیز واقعہ

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہوجائے

دوسرے دن صبح کو دس بجے سرجنٹ موسٹن مورس پلیس میرین سے ملنے گیا۔ اُس نے دیکھا کہ شب گذشتہ کے واقعہ سے وہ بہت مغموم اور

خستہ نظر آرہی ہے

گذشتہ شب وہ اپنے باپ کے نعش کو کلرجی اسیٹریٹ میں کس طرح چھوڑنے پر راضی نہیں ہوئی تھی۔ مگر ڈاکٹر اور انسپکٹر نے اُس کو سمجھایا کہ وہ اس قتل کا سراغ مخفی طور پر پولیس کی نگرانی میں چاہتے ہیں تو بادلِ ناخواستہ وہاں سے آئی اُس کو قاتل یا قاتلوں پر بے حد غصہ تھا۔ اور وہ اس پر کامل آمادہ تھی کہ جسطرح بھی ہو اور جو کچھ بھی ہو قاتل کا سراغ لگا جاوے۔

سراغرساں۔ شب گذشتہ مِس تم نے بڑی جرأت سے خود کو سنبھالے رکھا میں اس کی تعریف کروں گا۔"

میرین۔ صاحب میں بہت باتوں میں عورتوں کی طرح نہیں ہوں۔ مگر مہربانی فرماکر آپ بتلا دیں گے کہ آپ نے کچھ اور سراغ لگایا۔"

سراغرساں "ہم نے گذشتہ شب مکان کی تلاشی لی۔ اور آج بھی کریں گے۔"

میرین "ٹھیک ہے۔ تو آپ نے کیا دیکھا۔"

سراغرساں "بہت کم۔ لیکن ہم نے یہ معلوم کرلیا کہ اس قتل کا حاضر سبب کیا ہے۔"

میرین "ہاں۔ اور وہ کیا ہے؟"

سراغرساں "چوری۔ مکان میں کئی جگہ اسکی علامتیں ہیں۔ الماری کھولی گئی اور اُس میں سے قیمتی چیزیں چرائی گئیں۔ اور اُس میں کا ہر ایک صندوق کھولا گیا ہے۔ نیز مکان میں جہاں جہاں الماریاں۔ طاقچہ۔ میزیں وغیرہ ہیں سب کھولی گئی ہیں اور ہر ایک کاغذ الٹ پلٹ کیا گیا ہے۔ اور جو بھی چیز کسی قیمت کی ملی ہے۔ وہ چرالی گئی ہے۔ صرف بیکار چیزیں رہگئی ہیں۔ کیا اُس مکان میں کوئی قیمتی چیز تھی؟"

میرین۔ مجھے علم نہیں۔ میں یقین سے کوئی بات نہیں کہہ سکتی۔ شب گذشتہ سے پہلے میں کبھی اُس مکان میں نہیں گئی۔ اور بالکل ناواقف ہوں کہ وہاں کیا تھا اور

کیا نہیں"۔
سراغرساں۔"میں بھی یہی سمجھتا تھا۔ مگر میں نے اس لئے پوچھا کہ شاید قیاس سے آپ کوئی بات سکیں"۔
میرین۔"کئی وجوہ سے میں کہہ سکتی ہوں کہ وہاں روپیہ تھا۔ اور دیگر بیش قیمت چیزیں مگر یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔
سراغرساں۔"کن وجوہ سے آپ ایسا کہتی ہیں؟"
میرین۔"انہیں وجوہ سے۔ جس سے میں سمجھی کہ وہاں واردات ضرور ہوئی ہے"۔
سراغرساں۔"آہ اُن کاغذات سے جو آپنے یہاں پائے تھے؟"
یہ سراغرساں نے دہوکہ دیکر سوال کیا تھا۔ مگر میرین تاڑ گئی اور بولی
میرین۔"میں نے مسٹر مارٹن سے کہ دیا ہے۔ کہ میں اپنے وجوہ کی تفصل اگر ضرورت ہوگی تو بیان کروں گی"۔
سراغرساں۔"اگر آپ ہم سے کوئی بات پوشیدہ رکھیں گی تو اُس میں آپکی بڑی غلطی ہوگی"۔
میرین۔"نہیں۔ میں ہرگز ایسا نہ کروں گی۔ میں آپسے زیادہ اس بات کی خواہشمند ہوں۔ کہ اصل واقعہ کا اظہار ہو"۔
سراغرساں۔"آپنے کہا تھا۔ کہ آپ کو کسی شخص پر شک ہے۔ وہ کون ہے؟"
میرین۔"میں نے کہا تھا کہ میرے والد کو ایک شخص پر گمان تھا۔ کہ وہ اُن کو کوئی نقصان پہونچائے گا۔ اس نام جمیس لینی گن ہے۔ جس نے آج سے پانچ برس پیشتر اُن کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ اور جو بیش برس کے لئے جیل بھیجا گیا تھا۔ اُس وقت اُس نے دھمکی دی تھی۔ کہ جب وہ چھوٹے گا ضرور قتل کریگا۔ ابھی حال میں کسی وجہ سے یہ شخص رہا ہوا ہے"۔
سراغرساں۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ یہ لینی گن کون ہے۔ اور آپ کے والد

اس کا کیا تعلق ہے؟"

میرین "نہیں۔ بالکل نہیں۔ گذشتہ ہفتہ دو ہفتہ سے پیشتر میں اُس کا نام بھی نہیں جانتی تھی۔ پانچ برس پہلے جب اُس کا مقدمہ چلا ہے۔ تو میں ہمیاں رک اسکول میں تھی۔ آج سے پندرہ روز پیشتر میرے والد نے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ شخص اُن کا قدیمی دشمن ہے۔ اور یہی وہ شخص ہے جس پر اُس کو شک ہے۔"

سراغ رسان "اپنے والد کے دوسرے تعلقات کا بھی کچھ علم ہے۔"

میرین "نہیں میں نہیں جانتی۔ میں سمجھتی تھی جیسا کہ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ سناری اور جوہری کا کام اگر کہیں سے مل جاوے تو وہ کرتے تھے۔ مگر اب اُن کو کام بھی نہیں ملتا تھا۔"

سراغ رسان "تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ اُن کے پاس روپیہ تھا۔ کیونکہ تم خیال کرو کہ اگر اس قتل کی وجہ چوری ہے تو ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اُنکی دولت کا کس کو علم ہے۔ اور جس نے ممکن ہے۔ کہ اس فعل کو کیا ہو۔"

میرین "میں اس کی نسبت کچھ نہیں جانتی۔"

سراغ رسان۔ (جانیکے لئے کھڑے ہو کر) مجھے افسوس ہے۔ اس صورت میں کامیاب ہونا سخت مشکل ہے (دروازہ سے مڑ کر) کیا تم یہ کہہ سکتی ہو کہ تمہارے دوست مسٹر گتھنگ کو شاید یہی نام تم نے بتلایا تھا۔ تمہارے باپ کے حالات کا زیادہ علم ہے۔ شب گذشتہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کلرجی اسٹریٹ والے مکان اور چیزوں سے وہ باخبر ہے۔

میرین "نہیں میں نہیں سمجھ سکتی کہ اُس کو کچھ بھی علم ہو۔ شب گذشتہ جو کچھ انہوں نے کہا وہ قیاس پر مبنی تھا۔"

سراغ رسان "ہاں ایسا ہی میں سمجھتا ہوں۔ مگر میں نے دریافت کرنا ضروری سمجھا۔ شاید آپ کو نوٹس مل گیا ہوگا۔ کہ آج شام کو وہ خفیہ آپکے بیانات لئے

میرین۔ نہیں مجھے نوٹس نہیں ملا۔ مگر میں وقت مقررہ پر آونگی"۔ پھر سراغرسان چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد میرین نے کچھ ناشتہ تیار کیا۔ اور گو بھوک نہ تھی مگر کھایا پھر سوچنے لگی کہ اب کیا کام کرنا ہے۔ اُس نے اپنے باپ کی تحریر پھر نکالکر پڑھی اور دل میں کہا کہ پہلا کام بنک میں جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جب پہلے مرتبہ وہ بنک کو اپنے والد کے ساتھ گئی تھی۔ تو اُس کے مینجر مسٹر فاسیٹ کو اُسنے خلیق پایا تھا۔ اور ان دونوں کے درمیان ٹائپ رائیٹنگ کے علاوہ اور بھی گفتگو ہوئی تھی۔ جس کو وہ سمجھ نہ سکی تھی۔ اور جب منشی ایک بڑا رجسٹر لیکر آیا تھا۔ تو اُس نے اُس پر دستخط کر دئے تھے۔ اس کے بعد اس فرضی کارروائی کی کوئی اطلاع اُس کو نہ ملی۔ تو وہ سمجھی کہ شاید معاملہ طے نہیں ہوا۔

اس مرتبہ جب وہ مینجر سے ملی تو وہ حسب معمول زیادہ خلق سے ملا اور بولا مینجر۔ (مسکراکر) "کیا آپ ٹائپ رائٹنگ کے متعلّق مجھے کچھ کہنے آئی ہیں۔ (مگر اُسے زرد دیکھ کر وہ چپ ہوگیا) آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی تکلیف میں ہیں؟

میرین "مسٹر فاسیٹ بیشک میں تکلیف . . . . . بہت رنجدہ تکلیف میں"

مینجر "براہ مہربانی مجھ سے بیان کیجئے اور مجھ اعتماد رکھئے"

میرین۔ میں آپ کے لئے یہ خط لائی ہوں"

اُس نے وہ خط جو اُس کے باپ نے لکھا تھا اُس کے حوالہ کیا۔ اُس نے لے لیکر خاموشی کے ساتھ پڑھا پھر کہا۔

مینجر "کیا آپ جانتی ہیں اس میں کیا لکھا ہے؟"

میرین "نہیں"

مینجر "مسٹر ہوڈلے نے ہماری پہلی ملاقات کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ کہ تمہارا اُن سے رشتہ ہے۔ جس کا مجھے پہلے علم نہ تھا۔ اور لکھا ہے۔ کہ پہلی ملاقات کا خاص مطلب میں آپ سے اظہار کروں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ پہلی ملاقات

کا اور کتاب پر آپ کے دستخط لینے کا کیا مطلب تھا؟
میبرین: "نہیں مسٹر فاسیٹ مجھے آج تک اس کا علم نہیں ہُوا۔"
مینیجر: "تو میں آپ کو بتلاتا ہوں۔ مسٹر ہوڈلے نے ایک رقم پانسو پاونڈ کی آپکے نام امانت رکھی تھی۔ اور دوسری رقم ۵۰۰ پاونڈ کی چالو حساب میں جمع کی ہے بس اس تعداد کے چک ہم ادا کرنے کو تیار ہیں۔"
میبرین: "ذرا ٹھیرے صاحب۔ آپنے مجھکو سخت حیرت میں ڈال دیا کیا آپکا یہ مطلب ہے کہ میرا ایک ہزار پاونڈ بنک میں ہے؟"
مینیجر: "ہاں صاحب۔ میرا یہی مطلب ہے۔"
میبرین: "مجھے اس کا شان وگمان بھی نہ تھا۔ کیا میں سو پاونڈ اُس وقت آپ سے مانگوں تو آپ مجھے دیں گے؟"
مینیجر: "بلا تامل۔ اگر اس رقم کا چک آپ لکھ دیں گی۔"
میبرین۔ مجھے حیرت ہے مجھے خیال بھی نہ تھا۔ کہ میرے والد کے پاس اس قدر روپیہ ہوگا۔
میبرین: "معاف کیجئے۔" آپ کہہ رہی ہیں میرے والد کے پاس۔ کیا مسٹر ہوڈلے آپ کے والد ہیں؟"
میبرین: "مسٹر فائیسٹ! وہ میرے والد تھے۔ اب وہ انتقال کر گئے۔"
مینیجر: "انتقال کر گئے۔ کب کس طرح۔ مجھے اس کی خبر نہیں ملی؟"
میبرین۔ وہ قتل کر دئے گئے۔" پھر اُس نے خط پانے۔ اور اپنے والد کی زندگی کی کیفیت اور شب گذشتہ کے واقعات کی اطلاع دی۔

میبرین جب اپنا قصہ بیان کر چکی تو اُس نے نہایت مہربانی سے کہا۔
مینیجر: "بڑی خوفناک بات ہے (ہمدردی کے ساتھ) جو کچھ میرے امکان میں ہے مستعدی سے اُس کے کرنے کے واسطے تیار ہوں۔ جو کاغذات ہمارے پاس ہیں کیا آپ دیکھنا چاہتی ہیں۔"

پھر میرین کی منظوری پر اُس سے کاغذات منگوائے اور میرین کو پڑھاکر کہا
مینجر" یہ دونوں مکانات کے کاغذات ہیں۔ یہ وصیّت ہے۔ اور یہ ایک خط آپ کے
نام کا ہے۔"
میرین۔ نے اُس خط کو کھولا اور اس میں ۵۰۰ پاونڈ امانت کرنے کے متعلّق
ایک خط تھا اور اس پر سیمن ہوڈلی کے دستخط تھے اور لکھا تھا "اب تمکو گذران
کے لیئے ٹائپ رائیٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔"
مسٹر فالیسٹ۔ مجھے خوف ہے۔ کہ کوئی بات رہگئی ہے۔ جس کا پورا کرنا ضروری
تھا۔ جب مسٹر ہوڈلی نے اپنی وصیّت میرے سپرد کی ہے۔ انہوں نے اپنی جائداد
کی ایک فہرست بناکر اس کے ساتھ رکھنے کو کہا تھا۔ کہ جو اُن کے موت کے
بعد تمہاری ہوگی۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تم نے جو کاغذات بنائے
اُس میں بھی اُس فہرست کا ذکر ہے۔ مگر وہ فہرست میرے خیال میں تیار نہ ہونے
پائی۔ اس وصیّت کے ساتھ جو کاغذ ہے وہ یہ فلس کیپ کا تختہ ہے۔ جس پر بہت
سے اعداد۔ کسرات و اشارات ہیں جو میرے نزدیک ایک بیکار چیز ہے غالباً
یہ مسٹر ہوڈلی کی غلطی سے یہاں آگیا۔ فہرست کا نہ ہونا ایک بڑی نقصان
وہ بات نہے۔
میرین۔ (اس کاغذ کو لیکر حیرت سے دیکھتے ہوئے) "مسٹر فالیسٹ آپکو کچھ یہ
بھی معلوم ہے۔ کہ میرے والد کے ذرائع آمدنی کیا تھے۔ اور اُن کے پاس
کیا کیا تھا؟"
مسٹر فالسیٹ۔ تقریباً بالکل نہیں۔ وہ اس بات میں بڑے محتاط تھے۔ وہ
یہاں روپیہ نہیں رکھتے تھے۔ اور کاروبار کے معاملہ میں بھی کبھی ذکر نہیں کرتے
تھے۔ یہی پندرہ روز کی بات ہے کہ اُنہوں نے آکر تمہارے متعلّق انتظام
کیا اور روپیہ جمع کیا۔ اس سے پہلے مجھکو خیال بھی نہ تھا۔ کہ اتنا روپیہ بھی
اُن کے پاس ہوگا؟

میرین۔ "یہ ایک عجیب کاغذ ہے۔ کیا میرے والد نے اس کے متعلق آپ سے کچھ نہیں کہا؟"
مسٹر فالبیٹ۔ "ایک لفظ بھی نہیں۔ بلکہ اس کاغذ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ یہ وصیت کے ساتھ تھا۔ جبکہ انہوں نے مجھ کو دی ہے۔ مگر اس کا کچھ بھی حوالہ نہیں دیا۔"
میرین۔ "مگر یہ بات میرے سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ یہ کاغذ وصیت کے ساتھ اتفاق سے آگیا ہو۔ اور جبکہ وصیت نکلتے وقت آپ کہتے ہیں۔ کہ یہ کاغذ اس کے ساتھ تھا۔ تو اگر غلطی سے آجاتا۔ اور ان کا ارادہ اس کو یہاں چھوڑنے کا نہ ہوتا تو وہ اس کو واپس لے جاتے۔"
مسٹر فالبیٹ۔ "بیشک ایسا ہر شخص خیال کرسکتا ہے۔ مگر تمہارے والد عجیب آدمی تھے اور بعض وقت عجیب باتیں کیا کرتے تھے۔"
میرین۔ "کیا میں یہ کاغذات اپنے ساتھ لے جاسکتی ہوں۔"
مسٹر فالبیٹ۔ "بیشک۔ مجھ کو صرف انکی رسید دیدیجئے۔ آپ فرصت کے وقت ان پر غور کرنا۔ کیا اپنے قانونی کارروائی کا انتظام کرلیا ہے؟"
میرین۔ "قانونی کارروائی۔ میں نہیں جانتی وہ کیا ہوگی۔ کیا آپ میرے لئے اس کا انتظام کردیں گے؟"
مسٹر فالبیٹ۔ "آپ کو وصیت کی تصدیق کرانا ہوگی۔ اس کے لئے ایک وکیل کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کسی کو جانتی ہیں؟ اگر نہیں تو میں اپنے قانونی مشیر کے نام خط دیدوں جو بہت نیک اور راستباز آدمی ہیں۔ وہ آپکی خواہش کے مطابق سب کارروائی کردیں گے۔"

میرین کی خواہش پر وہ خط لکھنے لگا۔ اور میرین اشارات کے کاغذ کو دیکھ رہی تھی مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔
مسٹر فالبیٹ (خط دیتے ہوئے) میری تجویز یہ ہے کہ دستاویزات تو آپ میرے پاس رہنے دیجئے۔ اور وصیت۔ مسٹر ہیرائس کو دیجئے۔"
مسٹر فالبیٹ۔ "میرے خیال میں یہ ایک بیکار چیز ہے۔ مگر ابھی اسکو ضائع

نہ کرنا چاہیئے۔"

میرین نے شکریہ ادا کیا۔ اور چونکہ ابھی پولیس میں جا کر بیانات دینے کے لئے ایک گھنٹہ باقی تھا۔ اُس لئے بہتر سمجھا کہ وہ پہلے قانونی مشیروں کے پاس جاوے چنانچہ وہ گئی اور دیر تک مشورہ ہوتا رہا انھوں نے سب انتظام کرنے کا وعدہ کیا اور یہ خواہش کی کہ اظہار لئے جانیکے وقت وہ بھی ساتھ رہیں اس کے ساتھ اُس کے والا متوفی کے جنازہ کے متعلق بھی مشورہ ہو کر انتظام کر لیا گیا پھر میرین کے ساتھ وہ پولیس اسٹیشن گیا۔ اور میرین کو سمجھا دیا کہ کن سوالوں کا جواب دینا چاہیئے۔ اور کن کا نہیں۔

باب دسواں

پولیس میں بیان

اک تیری آنکھیں پھیر لینے سے
ہم پہ کیا کیا بلا نہیں آئی

جب وہ پولیس اسٹیشن پہنچے تو اُس وقت انسپکٹر کے کمرے میں پہنچا دیئے گئے۔ سر اعزسان موسٹن بھی وہاں موجود تھا۔ انسپکٹر بہت خلق سے ملا اُس نے پوچھا۔

"مسٹر پرائس آپ کس اختیار سے یہاں آئے ہیں؟"

مسٹر پرائس۔ مس جینا وے کے قانونی مشیر کی حیثیت سے۔ انہوں نے اپنا معاملہ ہمارے سپرد کیا ہے۔"

انسپکٹر۔ "مس جینا وے یا مس ہوڈلے جو نام آپ پسند کریں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ چند سوالات ہم ایسے پوچھیں یہ ضرور نہیں ہے کہ خلاف مرضی آپ سب کا جواب دیں لیکن اگر آپ جواب دینگی تو وہ کارروائی میں مفید ہوں گے۔"

مسٹر پرائس ''مس جینا وے کسی بات کو نہیں چھپاؤں گی۔ اور جہاں تک اُن کو علم ہے۔ وہ آپ کے سوالات کا جواب دینگی''

انسپکٹر'' بہت خوب۔ لیکن ابھی تک اُنہوں نے ہم سے کچھ نہ کچھ چھپایا ہے''۔

میری ین '' میں نے سب کچھ کہہ دیا ہے۔ (یہ کہ کر وہ پریشان معلوم ہوئی) لیکن وہ بات جو میں نے ابتک ظاہر نہیں کی ہے۔ جب میں ضرورت دیکھوں گی آپ سے بیان کر دوں گی''۔

انسپکٹر'' اچھا بتلائیے آپ کے والد کب سے غائب ہوئے ''؟

میری ین '' آج دوسری شب ہے یعنے منگل کی رات کو۔ وہ مورس پلیس آٹھ نو بجے شب کے درمیان میرے پہونچنے سے قبل آجایا کرتے تھے۔ مگر تب سے واپس نہیں آئے''۔

انسپکٹر'' تم نے آخری مرتبہ زندہ کب دیکھا تھا''؟

میری ین۔ منگل کی صبح کو۔ میں حسب معمول آٹھ اور نو بجے صبح کے درمیان اپنے کام پر اُن کو چھوڑ کر گئی تھی۔

انسپکٹر۔ کیا وہ اُس وقت اپنی معمولی صحت کی حالت میں تھے؟

میری ین۔ ہاں۔ لیکن وہ اُس روز زیادہ غیر مطمئن اور شکستہ دل معلوم ہوتے تھے۔ میرے خیال میں اُن کو یہ گمان تھا کہ کوئی واقعہ ہونیوالا ہے۔

انسپکٹر'' اُس شب تم مورس پلیس کس وقت پہنچی تھیں''؟

میری ین۔ نو بجے سے کچھ قبل''۔

انسپکٹر۔ اب مہربانی کرکے پوری یاد سے بتلائیے۔ کہ اُس روز آپ نے کیا کیا کیا اور کن کن لوگوں سے ملیں اور گفتگو کی''؟

میری ین'' یقیناً جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں بیان کرتی ہوں۔ میں سیدھی مسٹر گنتھری کے دفتر گئی جہاں میں چار برس سے کام کرتی ہوں۔ میں وہاں ایک بجے تک رہی۔ پھر آدھ گھنٹہ کے واسطے دوپہر کا کھانا کھانے گئی پھر واپس آکر کام کیا

سوا چھ بجے تک اپنا کام کرتی رہی۔ میں معمولاً چھ بجے دفتر سے واپس ہوتی ہوں۔ پھر ایک گاڑی میں بیٹھ کر کنگز کورس تک گئی۔ اور وہاں سے انجل تک پیدل۔ میں وہاں تقریباً سات بجے پہونچی۔ اور وہاں آٹھ بجے تک ایک صاحب کے انتظار میں ٹھہری رہی۔ اور جنکا انتظار تھا۔ وہ اس وقت آئے۔ جب میں ایک ٹرام گاڑی میں بیٹھنے والی تھی۔ پھر ہم دونوں ٹہلتے ہوئے مورس پلیس پہونچے۔ میں نو بجے وہاں پہونچی تھی"

انسپکٹر۔" کس سے تم ملی تھیں؟"

میرین۔" (کسی قدر شرم سے) مسٹر رالف گیتھنگ سے۔ جن سے میری شادی ہوگی"

انسپکٹر۔ کیا تم ہر روز اُسی راستہ سے گھر جایا کرتی ہو"

میرین۔ اکثر۔ مسٹر گیتھنگ اور میں اکثر اُسی جگہ ملتے ہیں۔ پھر ہم دونوں پیدل گھر تک جاتے ہیں۔ وہ شہر میں میسرز کولٹر اور روبلیس۔ مورگیٹ والوں کے یہاں کام کرتے ہیں۔ اور ایسے وقت وہاں سے واپس ہوتے ہیں۔ کہ ہم دونوں انجل پر ملجاتے ہیں"

انسپکٹر۔" تو تم منگل کی رات کو سوا چھ بجے سے آٹھ بجے تک بالکل تنہا تھیں"

میرین۔" نہیں تمام وقت نہیں۔ ایک جوان لیڈی جو اُس دفتر میں کام کرتی ہے میرے ساتھ کنگز کروس تک آئی تھی۔ اور سات تین ۲۰ یا ۱۵ منٹ باقی تھے۔ جب وہ میٹروپولی ٹین اسٹیشن سے مجھے جدا ہوئی"

انسپکٹر۔" تو پھر اُس وقت سے جب تک مسٹر گیتھنگ سے ۸ بجے انجل پر ملیں بالکل تنہا تھیں"

میرین۔" ہاں"

انسپکٹر۔ جب تم مورس پلیس پہونچیں تو تم کو کس نے دیکھا تھا"

میرین۔" میں یقیناً اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ مکان کا جب میں نے دروازہ کھولا ہے مجھ کو وہ دوسرا شخص بھی نہیں ملا۔ جو اُس میں کرایہ دار رہتا تھا"

انسپکٹر۔ اس جرم کا اظہار ہونے تک تم نے اپنا وقت کیونکر گذارا؟"

میرین۔" میں نے وہ رات نہایت پریشانی میں گذاری۔ سوئی تک نہیں۔ میرے والد اس سے پہلے کبھی اس طریقہ سے باہر نہیں رہے تھے۔ اور مجھے یہ خیال تھا۔ کہ کوئی واقع

ہُوا ہے۔ دوسرے دن صبح میں حسب معمول اپنے دفتر گئی۔ میں نہ جاتی۔ مگر کام کی کثرت تھی۔ میں وہاں تین یا چار بجے تک کام کرتی رہی۔ پھر اس امید میں گھر واپس آئی کہ شاید والد آ گئے ہونگے۔ یا کوئی پیغام آیا ہوگا۔ مگر ان کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی۔ اور میری پریشانی بہت بڑھ گئی۔ میں سوچتی تھی۔ کہ اُن کی تلاش کی جاوے۔ مگر کوئی بات میرے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ کہ کیا کروں۔ پھر میں مسٹر گتھنگ کے مکان پر گئی۔ مگر وہ نہ ملے تو کہہ آئی کہ جب وہ آویں۔ فوراً میرے پاس بھیجدئے جاویں۔ پھر ایک تار اُن کے نام دفتر بھیجا اُس کے جواب میں تار آیا کہ وہ نو بجے تک دفتر سے واپس ہونگے۔ پھر میں نے پولیس میں اطلاع کا ارادہ کیا"

انسپکٹر۔ "لیکن اطلاع دینے کے بجائے تم خود کلرجی اسٹریٹ والے مکاں میں گئیں۔ پہلے ہی تم وہاں کیوں نہ گئیں"؟

میرین۔ اُس وقت تک کہ میں کلرجی اسٹریٹ روانہ ہوئی مجھے یہ علم نہ تھا۔ کہ میرے والد کبھی وہاں جاتے تھے"؟

انسپکٹر۔ پھر تم کس لئے وہاں گئیں؟

میرین اس کے جواب میں رکی اور مسٹر پرائس کی طرف دیکھ کر پوچھا؛
"کیا میں اس کا سبب بیان کروں"؟

وکیل۔ "ہاں بیشک! جس طریقہ پر انسپکٹر نے سوال کیا ہے۔ میں متعجب ہوں"۔

تب میرین نے پیکٹ کا قصّہ بیان کیا۔ اور وہ کاغذ بتلایا۔ جس کو انسپکٹر نے بغور پڑھ کر کہا۔

انسپکٹر۔ "یہ پیکٹ تمہارے پاس منگل کی تمام شب اور بدھ کا دن پڑا رہا اور تم کو اس کا خیال نہ آیا؟

میرین۔ "ہاں تقریباً پندرہ روز ہوئے جب میرے والد نے پہلی مرتبہ یہ پیکٹ مجھے دیا اور سخت تاکید کردی کہ میں اُس وقت تک نہ کھولوں جبتک وہ یعنے میرے والد کسی طریقہ پر گم ہو جاویں۔ اور ہر شام جب میں واپس آتی تھی لے لیتے تھے۔ اور پھر صبح کو

دے دیا کرتے تھے

انسپکٹر۔ کیا تم صحیح طور پر کہتی ہو کہ بدھ کی شام تک تم کو اس کے مضمون سے مطلق آگاہی نہیں ہوئی ہے

میرین۔" یہ بالکل صحیح ہے۔ اگر مجھ کو علم ہوتا میں فوراً کلرجی اسٹریٹ جاتی۔

انسپکٹر۔" تم یہ پیکیٹ کس طرح یاد آیا؟

میرین۔" میں پولیس جانے کے لئے اپنا جیکیٹ پہن رہی تھی۔ کہ مجھ کو اُس کا خیال آیا کیونکہ اس کی جیب میں رکھا کرتی تھی۔"

انسپکٹر۔ مگر تم نے جیکیٹ صبح بھی پہنی ہوگی پھر کیا وجہ ہے کہ اُس وقت تم کو یاد نہ آیا؟

میرین۔ میں اس کی وجہ نہیں سمجھ سکی! مگر جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہے"

انسپکٹر۔ اس کاغذ سے تم پہلی مرتبہ یہ اطلاع ملی کہ تمہارے والد مفلس نہ تھے۔ کیوں؟

میرین۔" ہاں"

انسپکٹر۔" اور اپنی موت تک وہ تم کو یہ اطلاع دینا پسند نہ کرتے تھے"

میرین۔" اُنہوں نے مجھ کو ہدایت کی تھی کہ میں یہ پیکیٹ اُس وقت تک نہ کھولوں جب تک میرے والد کسی وقت غائب ہو جائیں۔ اور اس لئے میں اُس کو نہیں کھولا

انسپکٹر۔" اچھا تم یہ بتلاؤ کہ کوئی شخص اور بھی ہے جسکو تمہارے والد کے موت سے ایسی ہی دلچسپی ہو جیسی کہ تمکو ہے؟

میرین۔" (حقارت سے) مجھ کو اپنے پیارے باپ کے موت سے کوئی دلچسپی نہیں میں نے خوشی سے برسوں اُن کے لئے محنت کی اور نہایت خوشی سے اور بھی کرنے کو تیار تھی۔ صرف منگل کی صبح کو میں نے اُن سے کہا تھا کہ میں ان کو خوشخبری دونگی اور یہ میں نے اس لئے کہا تھا کہ مجھے خیال تھا کہ میں اپنا ذاتی دفتر کھولکر اپنی آمدنی کو دگنا کرلوں گی اور پھر اُنکو ضرورت نہ ہوگی کہ وہ کسی کام کی تلاش میں جایا کریں۔"

انسپکٹر۔ میں اپنے سوالات سے آپکا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ آپ میری طرف قائم نہ کریں کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتی ہو کہ جسکو تمہارے والد کے ذرائع آمدنی کی اطلاع

ہو۔ جن کا پتہ ان کاغذات سے چلتا ہے"۔

میرین۔ نہیں مجھے علم نہیں۔ مجھے ان کے کاروبار۔ پیشہ اور کلرجی اسٹریٹ کی تعلق کا مطلق علم نہیں مجھے جو کچھ معلوم ہوا اس پیکیٹ کے پڑھنے سے ہوا"۔

انسپکٹر۔ "گذشتہ شب تم نے اس کاغذ کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا؟

میرین۔ "میں نے اس کو ضروری نہ سمجھا۔ مگر میں نے کہا تھا کہ جب ضروری سمجھوں گی اور بھی اطلاع دوں گی۔ اس کا سبب یہ تھا۔ کہ میں ان تعلقات کا بیان مناسب نہیں سمجھتی تھی۔ جو میرے والد کے ساتھ تھے"۔

انسپکٹر۔ تمہارے والد کے ساتھ تعلقات وہ کیا تھے"؟

میرین۔ "میرا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو یہ نہ معلوم ہو کہ انہوں نے اپنی دولت کو مجھ سے اور میں ان کے لئے کماتی تھی۔ بس اور کچھ نہیں"۔

انسپکٹر۔ تم تمہارے والد کی ذرائع آمدنی کی بھی اطلاع ملی"؟

میرین۔ میں نے بنک میں مسٹر فالسیٹ سے ملاقات کی اور ان سے ایک وصیت پائی جو میں نے مسٹر پرائس کے حوالے کر دی ہے۔

پھر میرین نے بنک منیجر کی ملاقات کی کیفیت بیان کی اور جائداد کی فہرست کی غیر موجودگی کا اظہار کیا۔ جب یہ بیان ختم ہو گئے تو انسپکٹر اور سراغرسان میں کچھ چپکے چپکے باتیں ہوئیں۔ پھر انسپکٹر بولا۔

انسپکٹر۔ آپ کا شکریہ! بس میں آج اس قدر پوچھنا چاہتا تھا"۔

میرین۔ لیکن مہربانی فرما کر بتلائیے کہ کلرجی اسٹریٹ میں کچھ اور سراغ چلا"؟

انسپکٹر۔ "میں آپ کے سوال کا جواب دینا نہیں چاہتا"۔

میرین۔ "(زور دے کر) کیوں نہیں"؟

انسپکٹر۔ "میں اس کا سبب بھی نہیں بتا سکتا"۔

میرین۔ "فی الحقیقت میرے لئے یہ عجیب بات ہے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس تلاش و تجسس میں ہر طرح کی مہربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور میرے

پاس جو کچھ ہے یا جو میں مہیا کر سکتی ہوں۔ اُسے خرچ کر دینے کے لئے آمادہ ہوں یہ میرے والد کی طرف سے مجھ پر فرض عائد کیا گیا ۔ اور اس پر بھی یعنی پولیس کچھ بھی مجھ کو مدد نہ دیگی۔ بہت اچھا (کرسی سے اٹھ کر) میں بیشک آپ کو مجبور نہیں کر سکتی مگر میں محکمہ بالا میں اطلاع دونگی۔ اور اگر وہاں سے بھی مدد نہ ملی تو پھر میں انعام مقرر کر کے اپنے طور پر اس کی تحقیقات و تلاش کرونگی۔"

انسپکٹر اس پر خم ہوا لیکن کچھ جواب نہیں دیا۔"

مسٹر پرائس "کیا انسپکٹر صاحب میں یہ سمجھوں کہ آپ ہر قسم کی اطلاع دینے سے انکار کرتے ہیں۔ میں نے آپ کے سوالات کے درمیان کوئی مداخلت نہیں کی اور حیرت سے سنتا رہا۔ آپ نے اس لیڈی سے ایسے سوالات کئے جو آپ کے اختیار سے باہر تھے اور آپ کے ہر سوال کا کافی جواب دیا گیا۔ اور آخر میں آپنے کسی قسم کی امداد دینے سے انکار کر کے اُن کو نا امید کر دیا۔ جہاں تک میرا تعلّق ہے میں کہ سکتا ہوں کہ یہ معاملہ یہیں تک ختم نہ ہو جائیگا۔

انسپکٹر "مسٹر پرائس آپ کو اختیار ہے۔ جو طریقہ آپ چاہیں اختیار کریں کیونکہ آپ مس جینا وے کے قانونی مشیر ہیں۔ اس معاملہ میں جو میرے لئے مناسب ہے وہ میں کرتا ہوں۔

مسٹر پرائس "خیر۔ مگر ایک دو سوال ضروری آپ سے کرنا چاہتا ہوں خواہ آپ اُن کا جواب دیں یا انکار کر دیں۔ اگر آپ اُن کا جواب دینا مناسب سمجھیں گے تو جیسا مس جینا وے نے کہا ہے۔ ہم اپنے طور پر اس معاملہ کی تفتیش کریں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا آپنے اُن لوگوں کے متعلق کچھ حالات معلوم کئے جو کلارجی اسٹریٹ میں مسٹر ہوڈلے کے ساتھ رہتے تھے۔"

انسپکٹر "(سوچکر کہ اُس نے معاملہ میں غلط طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور وہ موقعہ ڈھونڈ رہا تھا کہ اس کی تلافی کرے) "میں اس سوال کا جواب دیتا ہوں۔ اس مکان میں ایک عورت مسمی بلوکزم رہتی تھی جو مسٹر ہوڈلی کی خدمت انجام دیتی تھی، گھر

تقریباً ایک ہفتہ سے باہر گئی ہوئی ہے یہ حال پڑوسیوں سے معلوم ہوا۔"
مسٹر پرائس :۔ کیا آپکو معلوم ہوا۔ کہ اور کون کون لوگ مسٹر ہوڈلی سے ملا کرتے تھے
انسپکٹر۔ میں اس کا جواب اس طرح دیتا ہوں۔ کہ مسٹر ہوڈلی کی عادت تھی۔ کہ وہ بہت سے خراب لوگوں سے ملا کرتے تھے۔ جس میں سے بہت پولیس میں بدنام ہیں۔ اور لوگ وقتاً فوقتاً اُن کے پاس جا کر مختلف قسم کی اشیاء فروخت کیا کرتے تھے۔"
مسٹر پرائس :۔ "کیا آپکا مطلب ہے کہ چوری کی اشیاء؟
انسپکٹر۔ "نہیں میں یہ نہیں کہتا۔ کہ چوری کی اشیاء کیونکہ ایسی کسی چیز کا مسٹر ہوڈلی کے قبضہ میں ہونا ثابت نہیں ہوا۔ مگر وہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ کہ جو چیز وہ خرید رہے ہیں کہاں سے آئی۔"
مسٹر پرائس :۔ "درست ہے۔ اچھا جمیس لینی گن کے متعلق آپکو کچھ علم ہوا۔"
انسپکٹر۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ وہ اقدام قتل کے جرم میں بیس برس کے لئے قید کیا گیا تھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈارٹ مور میں جبکہ قیدیوں نے بغاوت کی تھی۔ ایک محافظ کی جان بچائی جسکے صلہ میں وہ معاف کر کے رہا کر دیا گیا۔ پولیس نے اُس کو ابھی تک نہیں دیکھا۔ اُس کا قد اوسط درجہ کا ہے۔ مگر قوی اور تندرست ہے۔ بالوں کا رنگ کسی قدر گہرا ہے۔ مگر اب بھورے اور کٹے ہوئے ہیں۔ مونچھ یا گل مچھے اس کے منہ پر نہیں ہیں۔ رنگ زرد ہے۔ اور آنکھیں چھوٹی۔ آپ کو اس کی تصویر سیدھے کوارٹر پہ ملے گی۔"
مسٹر پرائس۔ آپ نے اس کے جرم کے متعلق اپنی کوئی رائے قائم کی ہے؟
انسپکٹر "اس کا میں جواب نہیں دونگا۔"
مسٹر پرائس :۔ کیا آپ کے نزدیک یہ ایسا معاملہ ہے۔ جس میں کوئی انعام مقرر کیا جاوے
انسپکٹر۔ میں اس متعلق اپنی کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا۔"
اس کے بعد میرین اور وکیل واپس ہوئے۔ میرین نے وکیل کا شکریہ ادا کیا۔ اور وعدہ کیا وہ حسب طلب شام کو اُس کے مکان پر آئے گی۔

مسٹر پرائس۔ اچھا مس جینا دے ہم دیکھیں گے۔ کہ کون سی کارروائی ہمارے لیے بہتر ہوگی۔ اب آپ اپنے دل کو جہاں تک ممکن ہو مطمئن رکھیں اور اس خوفناک واقعہ کا بہت کم خیال اپنے دل میں لائیں۔"

میرین (غم سے) "میں اس خیال سے باز نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس کا پتہ نہ چلے۔"

جب وکیل اپنی گاڑی میں بیٹھا تو اُس نے دل میں کہا کہ بعض وقت پولیس بھی کس قدر بیوقوف ہو جاتی ہے۔ اس لڑکی پر اُن کو شک ہے اگر وہ اس کو گرفتار کریں تو سخت تعجب کی بات ہے۔"

باب گیارہواں

رالف کا مشورہ

تم جان ہو ہماری اور جان ہے تو سب کچھ ایمان کی کہینگے ایمان ہے تو سب کچھ

مسٹر پرائس سے رخصت ہو کر میرین دفتر گئی۔ اور کچھ دن تک اپنی غیر حاضری کے وجہ بیان کر کے معافی چاہی۔ پھر وہ مورس پلیس واپس آئی کیونکہ رالف نے وعدہ کیا تھا کہ جب سے ہی وہ دفتر سے فارغ ہوگا اُس سے آکر ملیگا۔ راستہ میں وہ انسپکٹر کے سوالات اور اپنے جوابات پر غور کرتی رہی۔ پھر ایک خیال اُسکو ہوا کہ انسپکٹر نے رالف گیتھنگ کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا۔ اس کے متعلق مختلف شبہات اُس کے دل میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ صبح کی ملاقات میں سراغرسان نے رالف کی بابت دریافت کیا تھا۔ تو پھر پولیس کا تفتیش کے متعلق مزید اطلاع دینے سے انکار کرنا کیا کچھ رالف سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ اُس کو گمان بھی نہ تھا کہ پولیس کو خاص اُس کی ذات پر شک ہے۔ سراغرسان نے بھی انسپکٹر سے اپنا شک رالف پر ظاہر کیا تھا۔ جو گذشتہ واقعات سے مشاہدہ میں آئے تھے۔ میرین کو اس پر افسوس تھا کہ رالف مشتبہ حالت میں رہے لہذا اُس نے ارادہ کر لیا کہ جب

وہ آئے گا۔ تو اس سے ان واقعات کی توضیح کرا لے گی اور جو واقعات مشتبہ ہیں اُن کا اظہار کریگی۔

جب وہ کچھ کھا چکی۔ تو اُس نے وہی کاغذ نکالا جو اُس کے والد کے وصیّت نامہ کے ساتھ نکلا تھا۔ یہ ایک پورے فلس کیپ کے تختہ پر لکھا تھا۔ اور جہاں تک اُس نے غور کیا وہ بے معنی معلوم ہوتا تھا۔ پہلی دو سطور حسب ذیل تھیں۔

۴" I ۴ ۹ ۳ ۳ ۹ [۸۰ ۱/۲ ۶" ۲ ۴" ۳ ۱/۸ ۶" ۴ ۸ ۲ [۳ ۶" ۹ C I ۱/۸ [۴ ۶ ۳ ۴" ۱ ۵ ۴
۸ ۹ ۰ ۱ ۰ ۵ ۸ ۰ ۱ ۱/۸ [۸ ۳ ۳ ۸" ۶ * ۷" ۸ محمد محمد ۸ ۰ ۶ ۳ ۳ ۳/۸ ۹ ۲ ۶ ['I'
۴" ۲ محمد ۳ ۱ ۴" C ۴ ۶" ۸' [۱/۸ ۹ ۹ ۰ ۱ ۵

اس طرح تقریباً ۴۰ یا ۵۰ سطور تھیں۔ گورٹی کے خیال میں یہ ایک بے معنی تھا مگر وہ یہ خوب سمجھتی تھی۔ کہ اُس کے باپ نے بلاوجہ اس کاغذ کو بنک میں نہیں چھوڑا اور ضرور اس کا کچھ مطلب ہے۔ وہ گھنٹہ بھر تک اُس پر غور کرتی رہی کہ اتنے میں رالف آیا رالف غمگین نظر آتا تھا اور زرد ہو رہا تھا۔ میرین اُس کے استقبال کو دوڑی اُس کا بوسہ لیا۔ اور اسقدر محبت اور خلوص سے پیش آئی کہ پہلے کبھی نہ آئی تھی جس سے رالف متعجب ہوا

اس دو تین روز کے عرصہ میں اُس کے والد کی موت اور ناگوار واقعات کی پریشانی سے وہ بہت دل شکستہ ہو گئی تھی۔ ایسی صورت میں رالف کی محبت اُس کے لیئے بسا غنیمت تھی۔

میرین (کچھ دیر کے بعد) رالف میں تمہارے آنے سے کس قدر خوش ہوں۔ مجھے اسقدر تم نے پوچھا۔ اظہار کرنا ہے کہ میں نہیں سمجھتی کہ کہاں سے شروع کروں مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ تم اس قدر زرد اور پریشان کیوں نظر آتے ہو۔ کیا تمہاری طبیعت اچھی نہیں؟

رالف۔ میرین میں جسمانی لحاظ سے بہت اچھا ہوں مگر میری دلی مالیت کمزور ہے۔ اور کام سے پریشان ہو رہا ہوں۔ اور افسوس ہے کہ تمہاری تکالیف میں

شرکت نہ کر سکا (اس کا انداز خلیق اور محبت آمیز تھا)
جب وہ میز کے قریب بیٹھے تو میرین نے اپنا ہاتھ اُس کے گلے میں ڈال دیا
اور سر اُس کے کاندھے پر رکھ کر بولی
میرین۔ آہ رالف مجھے تمہارے نہ ہونے کے سبب کیسی تکلیف اٹھانی پڑی
میں جب تمہارے ساتھ ہوتی ہوں تو تمام پریشانی رفع ہو جاتی ہے۔ اور میں
سمجھتی ہوں کہ تم سب کچھ کر لوگے۔ اور سب کچھ انتظام کر لوگے اور ہر کام اس طرح
انجام پایا جائیگا۔ جیسا کہ چاہیئے۔ اور پھر ہم خوش رہینگے" (یہ کہ کر وہ اُس کی طرف
دیکھ کر مسکرائی۔)
رالف۔ پیاری میں خوش ہوں کہ میری وجہ سے کسی کو آرام پہنچتا ہے۔ مگر میں
اپنی ذات کے لئے بعض وقت غیر مطمئن ہوتا ہوں۔ (اُس ٹھنڈی سانس لیکر
کہا اور پھر جھک کر اس کا بوسہ لیا۔)
میرین۔ "رالف تم شکستہ دل معلوم ہوتے ہو"
رالف۔ نہیں میرین شکستہ دل تو نہیں۔ مگر تاہم میری دلی حالت اچھی نہیں۔
میرین۔ پیارے مجھے اس کا افسوس ہے۔ کیا تم کوئی رنج ہے مجھے بیان کرو (اس نے
ہمدردی کے طور کہا)
رالف۔ (جلدی سے) "نہیں میرین کوئی بات ایسی نہیں جو تم سے بیان کردوں)
میرین۔ (مسرت سے) میں تمہاری پریشانیوں میں حصہ لینے کو تیار ہوں جیسا
کہ تم میری پریشانیوں میں لیتے ہو۔ لیکن جب میں اپنے والد کے متعلق تنہا تمام تکلیف
کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوتی ہوں تو میرا مزاج اور طرح کا ہو جاتا ہے یہ تعجب
کی بات ہے کہ جب کوئی کام سر پر آپڑتا ہے۔ اور کوئی اس کے کرنے پر آمادہ ہو جاتا
ہے۔ تو میں ایک بیکار شے ہو جاتی ہوں۔ لیکن جب کوئی کام کرنیکا ہو اور میرے سر پر آپڑے
تو میں نہایت متعدی سے انجام دیتی ہوں۔ اور پھر تمہارے پاس آتی ہوں اور
سمجھتی ہوں کہ تم مجھ سے بہتر اس کام کو انجام دے سکتے تھے۔ کیا تم بھی رالف ایسا ہی

خیال ہوتا ہے۔ مگر تم یقیناً نہیں ہونا ہوگا۔ اس لئے کہ مرد عورتوں کی طرح کمزور طبیعت کے نہیں ہوتے۔"

رالف:۔ "میرین تم منطقی ہو جاتی ہو۔ خیر اب تم مجھ سے کہو کہ آج کیا ہوا؟"

تب اُس نے اپنا بنک جانا۔ کاغذات حاصل کرنا۔ وکیل کا مشورہ۔ پولیس میں بیانات سب کچھ بیان کیا اور وہ کاغذ بھی بتلایا جو وصیت کے ساتھ اُس کو ملا تھا۔"

رالف درمیان کچھ سوالات کرتا جاتا تھا جب وہ ختم کر چکی تو وہ سوچ میں پڑ کر خاموش ہو گیا۔ پھر اُس نے فلس کیپ کاغذ کو ہاتھ میں لیکر اُس نے پوچھا۔"

رالف:۔ "میرین کیا ان کاغذات کے علاوہ بنک سے اور کچھ کاغذات تم کو نہیں ملے؟

میرین:۔ "نہیں فہرست جایداد غائب ہے۔

رالف:۔ (اس کاغذ کی طرف اشارہ کر کے) شاید یہ ہو؟"

میرین:۔ "تمہارے اس خیال پر میں خوش ہوں۔ مگر حیرت میں ہوں کہ یہ کیسی فہرست ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار اب تک میں نے دوسروں پر نہیں کیا۔ میں خود اس کے حل کرنے کی کوشش کروں گی۔ مجھے اس بات کا بڑا رنج ہے کہ میرے والد نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا۔ اور اپنے معاملات مجھ سے پوشیدہ رکھے۔ میں اُن کی زندگی کے متعلق مزید حالات دریافت کرنا چاہتی ہوں۔"

رالف:۔ "یہ سب ایک راز ہے (کسی قدر دلی تکلیف کے ساتھ) یہ ایک عجیب زندگی تھی۔"

میرین۔ تم کو اس کا علم کیونکر ہوا۔ کیا تم اس سے پہلے ان کے کلرجی اسٹریٹ والے تعلقات سے واقف تھے؟

رالف:۔ "ایک صورت میں میں اس بات کا جواب دونگا (اُس نے اپنی نظر نیچے کر کے پریشانی کے ساتھ جواب دیا) مجھے اس کا اظہار تم سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن ہر بات کا مجھے یقین نہ تھا۔ اور میں منتظر رہا۔ تم جانتی ہو کہ تمہارے والد مجھے پسند نہیں کرتے تھے۔ میں اس کا سبب نہ سمجھ سکا۔ لیکن اس کا سبب ضرور تھا۔ اور درحقیقت اسی کا سبب تھا۔ مگر میں انکے خلاف

تم نے کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں ہو اور اس لئے میں نہ کہونگا۔"
اُس نے رُک رُک کر گفتگو کرنے اور پریشانی سے میرین کی پریشانی بڑھ گئی"۔
میرین ۔"میری خواہش ہے کہ تم جو کچھ جانتے ہو مجھ سے بیان کرو۔ اس سے ہم کو مدد ملے گی"
جواب دینے سے قبل اُس نے جلدی سے اُس کے چہرہ پر نظر ڈالی۔
رالف ۔" کیا تمہارے والد نے اس کا کبھی ذکر کیا تھا۔ کہ ایک رات کلرجی اسٹریٹ کے قریب میں نے ایک شرابی سے اُن کو بچایا۔ اور وہ مجھ سے ایسے ہی ناراض ہوئے ۔ جیسا کہ اُس حملہ آور پر تھے۔ اور اُس کا سبب یہ تھا۔ کہ وہ شرابی اپنی سخت زبانی میں کلرجی اسٹریٹ ۔ نیز تمہارے والد کے کاروبار و پیشہ کے متعلق کچھ کہتا جاتا تھا۔ اگرچہ میں نے اُس کے کہنے پر توجہ نہیں کی لیکن میں سمجھ گیا کہ اُن کی زندگی میں ایسا راز پوشیدہ ہے جو سے چھپایا گیا ہے۔"
میرین ۔ کیا اس سے زیادہ تم کو کچھ اور معلوم نہیں ہوا؟"
رالف ۔" (آہستگی سے) نہیں میں نے دو ایک بار اس کی تحقیقات بھی کی مگر صرف یہی معلوم ہوا کہ وہ کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں جاتے ہیں۔"
میرین ۔" یہ کب کا واقعہ ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ تم نے مجھ سے اس کا ذکر نہیں کیا؟
رالف ۔" پیاری بالکل حال کا واقعہ ہے ۔ چند روز گذرے ہیں ۔ میں تم سے جلد کہنے والا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔
میرین ۔ منگل کے روز جب تم مجھ کو ملے تھے ۔ تو کیا کلرجی اسٹریٹ سے آرہے تھے"؟
(اس سوال اُس کی آواز کسی قدر کانپ رہی تھی جس سے رالف جھجک گیا)
رالف ۔" نہیں میرین ہرگز نہیں!"۔
میرین ۔" تو پھر کیا تم بتلا سکتے ہو کہ منگل کے روز تم کہاں سے آرہے تھے"؟
رالف ۔ تم مجھ سے ایسے سوالات کیوں پوچھتی ہو۔ (کسی قدر ناراضگی سے) میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ کوئی دوسرا سنے تو سمجھے اور شک کرے کہ میں تم سے بات چھپاتا ہوں۔ لیکن میں نے کوئی بات چھپائی نہیں ہے"۔

میرین: "نہیں پیارے رالف ایسا نہ کہو اس سے میرا دل دُکھتا ہے۔ مجھے تمہاری طرف کبھی ایسا خیال نہیں ہو سکتا۔ میں تم سے صفائی سے کہتی ہوں کہ میں یہ سوال) کیوں کر رہی ہوں۔ میں اپنی ذات کی طرح تم پر بھروسہ رکھتی ہوں۔ (بوسہ لے کر) پیارے سنو۔ (اُس نے رالف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا) پولیس والے خود کو سب سے زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں۔ اور ہم سے وہ تمام باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں جو والد کے غائب ہونے کے وقت سے اُن کی نعش ملنے تک واقع ہوئیں اور یہی وہ اُن لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ جو اُن کی کلرجی اسٹریٹ کے تعلقات سے واقف ہو اور مجھے خیال ہے کہ تم سے بھی پوچھیں۔ گو یہ حماقتانہ بات ہے۔ کیونکہ اصل مجرم جیمس لینی گن ہے۔ اب تم سمجھے کہ اس سوال سے میرا کیا مطلب ہے"

رالف۔ (جھک کر اور نیچے نظریں کر کے) ہاں میرین اب میں تمہارا تتبع کرونگا۔"

میرین: "اچھا تو پیارے۔ یہ بیوقوف معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ تم کلرجی اسٹریٹ والے مکان کے اندرونی حالات سے کیونکر واقف ہوئے۔ اور منگل کی شب تم میرے پاس دیر میں کیوں آئے۔ اور کلرجی اسٹریٹ کی طرف سے آئے اور گذشتہ شب کلرجی اسٹریٹ کے قرب و جوار میں تھے۔ جب کہ میں اور سراغرسان تم کو ملے تھے۔"

کچھ دیر رالف نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا یہ خاموشی میرین پر شاق گذری

رالف "(بے آرامی سے) بے شک ہر شخص ایسے سوالات کر سکتا ہے۔ لیکن میں ان کے جواب دینا پسند نہیں کرتا اگر ضرورت دیکھونگا تو اظہار کرونگا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایسے سوالات مجھ سے نہ کئے جاویں۔"

اب اُس نے اپنا منہ اُوپر کیا اُسکا چہرہ مستقل تھا مگر زرد اور ہاتھ کسی قدر کانپ رہا تھا

میرین "(اعتماد کے طور پر) بہت اچھا پیارے۔ میں اب نہ پوچھونگی۔ اور مجھے یقین ہے کہ پولیس اپنا ان حماقتانہ سوالات میں ضائع نہ کریگی۔"

رالف۔ "نہیں۔ وہ کوئی ایسی حماقتانہ کرے گی۔"

میرین۔ میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔ لیکن ابھی اُس نے ہوشیاری سے کام نہیں کیا ہے۔ اس نتیجہ یہ ہوگا۔ جیسا کہ مسٹر برائس بھی میرے ہم خیال ہیں کہ ہم اپنے طور پر اس واقعہ کے متعلق تحقیقات کریں گے۔ لیکن اب (اس نے رالف کی منظر ہونے پر خیال نہ کر کے کہا) میں ان عجیب اعداد اور اشکال والے کاغذ کی طرف تم کو متوجہ کرتی ہوں۔ اور دیکھتی ہوں کہ تم اس کا کچھ مطلب نکال سکتے ہو۔" پھر اُس نے کاغذ میز پر کھول کر رکھ دیا۔"

کچھ عرصہ تک دونوں اُس پر غور کرتے رہے۔ آخر اس پر متفق ہوئے کہ یہ کاغذ بے مطلب ہے۔ جبکہ وہ اس طرح مشغول تھے۔ ایک بھاری قدموں کی آواز زینہ پر معلوم ہوئی اور کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور جب میرین نے جواب دیا تو دروازہ کھول کر سرجنٹ موسٹن داخل ہوا۔ وہ دروازہ کا ہنڈل پکڑے آنکھ سامنے کھڑا ہوا۔ اور دونوں کو دیکھتا رہا۔ پھر دیر میں آنے کی معافی مانگ کر اُس نے کہا کہ آنا ضرور تھا۔ کہ وہ میرین کو تازہ تحقیقات کی اطلاع دے۔"

میرین۔ "تو آپ نے فیصلہ کر لیا کہ مجھ کو اس معاملہ میں اطلاع دیا کریں گے۔ میں یہ سن کر خوش ہوئی۔"

سراغرسان۔ لیکن مس جینا وے آپ خیال رکھیں کہ میں باضابطہ آپ کے پاس نہیں آیا ہوں۔ اس کا میں مسٹر مارٹن سے بھی ذکر نہیں کیا تاہم تمکو آگاہ کرنا میں ضروری سمجھا۔"

میرین (خواہش سے) بہت اچھا آپ کو اور کیا معلوم ہوا۔ کیا جیس لینی گون مل گیا

سراغرسان "نہیں وہ ابھی تک نہیں ملا۔ لیکن اس قتل کا ہمکو اصلی سبب معلوم ہو گیا۔ اور یہ کہ اُس مکان میں کچھ قیمتی اسباب تھا۔ اور زیادہ تلاش سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ وہ روپیہ رکھنے کا پوشیدہ مقام تھا۔ ایک دو سکے۔ ایک سودرین تم نے وہاں پائے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ چوروں نے اُن کو جلدی میں چھوڑ دیا یا کوئی اور ایسا ہی سبب ہو گا۔"

میرین۔ (ناامیدی سے) بس۔ لیکن یہ سبب تو ہم کو پہلے ہی معلوم تھا۔"
اس پر سراغرسان نے حسب موقعہ بات بنائی اور اپنی تلاش کو اہمیت دی اور پھر معمولی بات چیت کے بعد کچھ سوالات۔ رالف سے اور میرین سے کئے یہ سوالات معمولی تھے اور دونوں نے آسانی سے جواب دیئے۔ پھر سراغرسان چلنے کے واسطے اٹھا۔

میرین۔ "مسٹر موسٹن کیا آپ لینی گن کو تلاش نہ کریں گے؟"
سراغرسان۔ "میں جیناوسے ہم اس کی تلاش میں ہیں۔ لیکن ہم کو اس کام میں جلدی کرنا چاہیئے ورنہ ہم غلطی کھا جائینگے۔ ہم غلط راستہ پر چلنا نہیں چاہتے" یہ کہکر وہ چلا گیا۔

میرین "میں چاہتی ہوں کہ وہ غلط راستہ نہ اختیار کریں"
رالف (جلدی سے) تم سمجھیں وہ اسوقت یہاں کیوں آیا تھا۔ یہ بات تم کو پہلے ہی معلوم تھی۔ وہ اس بہانہ سے یہاں آیا تھا۔ اور یہ بھی احسان جیتاتا کہ وہ ہدایات کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس اور ہی مطلب تھا۔ (غصہ سے) مگر میرین جیسا تم کہہ رہی تھیں کیا۔ تمہارا ارادہ ہے کہ اپنے طور پر اس کی تحقیقات کروگی؟

میرین "ہاں رالف میں نے اس کا ارادہ کر لیا ہے۔ میرے باپ نے اس شرط پر مجھ کو جائداد دی ہے"
رالف۔ ہاں ہوگی۔ لیکن بغیر پولیس کے مشورہ کئے تم کو خود اختیاری کام نہیں کرنا چاہیئے۔ انہیں کو یہ کام کرنے دو"
میرین (آہستگی سے) میرا ایسا خیال نہیں۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ ہم اُس سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ اور مسٹر پرائس میری رائے سے متفق ہیں"
رالف "بیشک میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمکو ضرور اسکی ہمت دلاتے ہونگے کیونکہ اُن کو اس میں کچھ حاصل کرنے کی امید ہے۔ میں اس کے مخالف ہوں۔ تم کو اس میں

فائدہ نہ ہوگا۔ اس خیال کو چھوڑ دو"

میرین :" مجھے اس سے باز نہ رکھو"

رالف :" مگر میں ضرور اس پر زور دونگا اور ایسی ذمہ داری کا کوئی کام تمہارے لئے پسند نہ کرونگا"

میرین :" اس میں میری کوئی ذمہ داری نہیں۔ میں اس کام کو خود نہیں کروں گی"

رالف :" لیکن اگر تم کئی سراغرسان مقرر کروگی تو وہ تمہارا روپیہ شراب نوشی میں اُڑائیں گے۔ اور پھر تمہارے سامنے جھوٹ کا طومار باندھینگے۔ میں ان لوگوں کو خوب جانتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ تم اس خیال کو چھوڑ دو"

میرین :" لیکن مجھے ایسا کرنا چاہیئے"

رالف :" اس میں چاہیئے کی بات نہیں۔ بلکہ غور کر کے فیصلہ کرو۔ اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی"

میرین ۔ اس کی ضرورت ہے۔ میں نے اچھی طرح سوچ لیا ہے۔ میرے والد نے مجھ پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ کہ میں اُس شخص لینی گن کو انصاف کے ہاتھوں تک پہنچاؤں

رالف ۔ مگر تم نہیں جانتیں کہ یہ شخص کہاں ملیگا؟ اور اس کی تلاش میں کیا صرف ہوگا

میرین :" ہاں میں نہیں جان سکتی۔ مگر اس کی مجھے پرواہ نہیں۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ تلاش کیا جاوے۔ خواہ مجھے خود اُس کی تلاش کرنا پڑے"

رالف :" تب تم اس معاملہ میں میرے مشورہ پر عمل کرنا نہیں چاہتیں۔ میرین اس سے میرے دل کو رنج ہوا"

میرین :" پیارے رالف ایسے نامہربانی کے الفاظ نہ کہو۔ میں تمہاری ہر خواہش کو دل سے عزیز رکھتی ہوں۔ اور اگر تم تنہائی میں اس معاملہ پر غور کروگے۔ تو تم سمجھوگے کہ میں حق پر ہوں تم نے ان الفاظ سے مجھ کو غمگین کر دیا"

رالف ۔ اس سے زیادہ نہیں جو تمہارے الفاظ نے مجھ کو کیا ہے۔ اور جب کہ میں جانتا ہوں کہ اس میں تم کو نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں ۔ اگر میں تم کو اُس سے

روکوں تو میرین کیا تم اس کام کو چھوڑ دوگی ؟"

میرین ۔ رالف مجھے افسوس ہوگا اگر تم ایسی خواہش کرو۔ میں کس طرح تمہاری اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتی۔"

رالف ۔" بہت اچھا۔ (کسی قدر ناراضگی سے) تم جو طریقہ مناسب سمجھو اختیار کر سکتی ہو۔ جہانتک میرے مکان میں تھا میں نے تمہاری بہتری کی کوشش کی۔ اگر اس میں کوئی نقصان پہونچے تو یاد رکھنا کہ میں نے تم کو اطلاع دیدی تھی۔ مجھے اب جانا چاہیے۔ اچھا شب بخیر۔"

پھر وہ ایک دوسرے کا بوسہ لیکر جدا ہوئے۔ اپنے عاشق کے اس سلوک سے میرین کو رنج تھا۔ اور وہ اس پر عرصہ تک بیٹھی سوچتی رہی۔" وہ کیوں اس قدر بضد ہے کہ میں اس راز کے ظاہر ہونے کی کوشش نہ کروں۔"

اُس نے اس سوال کو اپنے دل سے کیا۔ پھر اس خیال سے خوفزدہ ہوگی۔ کہ کیا سبب ہے۔ اُس نے قتل کی رات یہ بتانے سے انکار کیا کہ وہ کہاں تھا۔"

باب بارہواں

ایزرا جبن

اُس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

اُس روز میرین نے مسٹر پرائس سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ وہ کاغذ بھی لیتی گئی جو وصیت کے ساتھ نکلا تھا۔ تاکہ وہ اُس کے حل کرنے کی کوشش کرے یا کسی شخص کو دے کہ وہ اس کا حل نکالے۔

مسٹر پرائس ۔" نہیں ہم کو یہ کاغذ کسی کو نہیں دینا چاہیئے۔ شاید وہ حل کرکے اس راز کو دریافت کرلے جس کا ہم تک رہنا ضروری ہے۔"

میرین ۔" ہاں یہ درست ہے۔ میں نے اس کا خیال بھی نہیں کیا۔ اس وقت تک بجز مسٹر فالیسٹ۔ تمہارے۔ مسٹر گتھنگ اور میرے کوئی جانتا۔"

مسٹر پرائس ۔" اور مسٹر مارٹن انسپکٹر؟"

میرین ۔ میں نے اُن سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس کاغذ کا بل سے میرے والد کے قتل کا کچھ تعلق نہیں ورا گر ضرورت ہوئی تو ہم پولیس کو اطلاع دے سکتے

مسٹر پرائس "لڑکی کی اس ہوشیاری پر مسکرا کر) کل تم نے پولیس اسٹیشن پر بھی نہایت ہوشیاری سے جواب دئے کیا پولیس سے کوئی اور اطلاع تم کو ملی؟"

میرین ۔" ہاں سراغرسان موسٹیس کل رات مجھے ملے تھے" پھر اُس نے ملاقات کی کیفیت بیان کی۔

مسٹر پرائس ۔" کیا اس نے اُس کاغذ کو دیکھا تھا؟"

میرین ۔ میں نہیں جانتی ۔ یہ میز پر رکھا ضرور تھا۔ مگر وہ دور بیٹھے تھے مجھے یقین نہیں کہ انہوں نے اس کو دیکھا ہو اُس وقت میں اور رالف اُس پر غور کر رہے تھے

مسٹر پرائس ۔ پھر تم کامیاب نہیں ہوئیں۔ کیا مسٹر گیتھنگ اس کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟

میرین ۔" مجھ سے زیادہ نہیں۔

مسٹر پرائس ۔" اچھا مسٹر گیتھنگ کو کلرجی اسٹریٹ کے تعلقات کا کچھ علم ہے؟

میرین ۔" ہاں بہت تھوڑا۔ وہ جانتے ہیں کہ میرے والد کلرجی اسٹریٹ جایا کرتے تھے اور بس۔

مسٹر پرائس ۔" افسوس انہوں نے کچھ بتایا نہیں۔ اس سے ہم بہت تکالیف سے بچ جاتے۔ ہم تمہارے والد کے تعلقات ممکن ہو معلومات حاصل کرنا چاہتے نیز اُن لوگوں کے متعلق جو کلرجی اسٹریٹ میں اُن سے ملتے تھے۔ جو کچھ ابتک معلوم ہو رہے۔ وہ بھی ہے کہ اُن کا کاروبار مجہول لوگوں سے تھا۔ اور اُن کی موت سے ایک دو دن پہلے تک روپیہ کا حال بھی نہیں معلوم ہوا جو بنک میں داخل کیا اس کے سوا اور بھی ہو گا۔ ان سب باتوں کا معلوم کرنا مشکل نہیں۔ کیا مسٹر گیتھنگ ان کے ملاقاتیوں میں سے کسی کا نام بتلا سکتے ہیں"۔

میرین ۔" میں جانتی ہوں نہیں۔ مگر میں ایک شخص کا نام جانتی ہوں جس کا والد

ذکر کیا کرتے تھے۔ اگرچہ اُس کا پتہ مجھ کو نہیں معلوم۔ اُس نام ایزا جبن ہے۔ اور والد کہا کرتے تھے۔ کہ یہ شخص ہے۔ جو جواہرات مرمت کے لئے اُن کو دیا کرتا ہے۔"

مسٹر پرائس:۔ "اگر کوئی شخص اس نام کا ہے۔ تو ہم ابھی ڈائرکٹری میں دیکھ لیتے ہیں (کتاب دیکھ کر) ٹھیک ہے یہ نام ہے۔

"جبن ایزرا نمبر ۳ فلہم اسٹریٹ۔ الڈرس گیٹ اسٹریٹ۔ اے۔ سی۔ مس جینا وے بلاشک بھی وہ شخص ہے۔"

میبرین:۔ "(کھڑے ہوکر) میں اُس کے پاس جاؤنگی۔"

مسٹر پرائس۔ مس جینا وے تم بڑی مستعد ہو۔ لیکن اگر تمہاری خوشی ہو تو میں بھی چلوں۔ اور اُس سے ملوں۔"

میریَن۔ میں خود ہی جاؤں گی۔ آپ کچھ ہدایات مجھے دیتے ہیں۔"

مسٹر پرائس:۔ "یہی کہ تمہارے والد کے کاروبار کے متعلق جہاں تک ممکن ہو اُس سے حالات معلوم کرنا۔ جو کچھ وہ بتلا سکے۔ ہاں دیکھو۔ شاید وہ کسی قیمتی اشیاء کا حلیہ دے سکے۔ جس کو چور لیگئے ہوں۔ تو پتہ آسانی سے چل سکتا ہے۔ نمبر ۳ فلہم اسٹریٹ آسانی سے مل گئی جہاں ایزرا کی چھوٹی دکان تھی۔ اس دکان میں کئی کھڑکیاں ہیں۔ ان کھڑکیوں میں زیادہ تر پرانی کتابیں۔ پرانے پلیٹ پرانے پارچے قیمتی سونے چاندی کے زیورات جو کسی قدر میلے ہورہے تھے۔ انہیں کونوں میں جواہرات کی چیزیں۔ زنجیریں۔ انگشتریاں وغیرہ تھیں۔"

میریَن باہر کھڑی ہوئی ان چیزوں کو دیکھ اور سوچ رہی تھی۔ کہ کس طرح اپنا مطلب نکالے۔ ابھی دو منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ ایک میلے۔ تیز آنکھوں والے بھورے بالوں والے یہودی نے کھڑکی پر تھپ تھپایا اور جب میریَن نے اُس طرف دیکھا تو اُس نے اندر آنے کا اشارہ کیا۔"

جب وہ اندر داخل ہوئی تو یہودی نے اپنی ٹوٹی ہوئی انگریزی میں کہنا شروع کیا

یہودی۔ "یہ ہر زمن ان اشیاء میں سے میرے پاس بہت ہیں۔ خوبصورت خوبصورت

اُن کو دیکھو۔ (یہ کہکر اُس نے ایک ڈبہ کھول کر میز پر اونڈیل دیا) یہ ایسے سستے ہیں کہ کبھی آپنے نہ سنے ہوں گے۔ اس انگوٹھی کو دیکھو۔ اور اسکو۔ تم نے اپنی زندگی میں ایسی انگشتریاں نہ دیکھی ہونگی۔ ہیں جو قیمت اُنکی آپ سے کہوں گا۔ اُن سے یہ بیس۔ پچاس بلکہ سوگنی زیادہ قیمت کی ہیں۔ یہ دیکھو ایک ہیرا ہے جو پچاس پاونڈ کا ہے۔ مگر تم اسکو تین پاونڈ میں لے سکو گی۔ ہیر نہیں؟! (میں نے دیکھا کہ میرین نے اُس پر نظر نہیں کی) اچھا تو پھر اس الماس کو دیکھو۔ یہ مجھسے ایک بیگم نے فروخت کیا تھا۔ میں اپنی داڑہی کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ ایسا بڑا۔ ایسا عمدہ۔ ایسا گہرا۔ ایسا صاف کسی ملکہ کے قابل ہے۔ اس الماس کی عزیز من کیا قیمت ہوگی۔ تم اس کی قیمت سمجھ سکتی ہو تم ذرا دیکھو کیونکہ تم ہوشیار۔ تیز اور چالاک ہو۔ تم جانتی ہو کہ ایسے الماس کی قیمت چالیس سے ساٹھ پاونڈ تک ہو سکتی ہے۔ لیکن میں آپکو پانچ پاونڈ میں دیدونگا نہیں بلکہ چار میں۔ میں اس لئے اس قیمت میں دیتا ہوں۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تم دولتمند نہیں بلکہ خوبصورت ہو۔ کیوں یہ بات ہے نہ؟"

میرین۔ "کیا تم مسٹر ایزرا جبن ہو؟"

یہودی۔ "(اپنے ہاتھ اُٹھاکر تعجب کے طور پر) تم عجیب لڑکی ہو۔ میں نے تم کو یہ عمدہ انگوٹھیاں۔ ہیرے۔ جواہرات جو میری دُکان میں اعلےٰ ہیں بتلائے کہ جن کو دیکھکر کوئی دوسری لڑکی جامہ میں نہیں سماتی۔ لیکن تم خاموشی سے میری طرف دیکھکر پوچھتی ہو کیا۔ تم مسٹر ایزرا جبن ہو۔ یہ خوب بات ہے (اب اُس نے اس طرح نظر کی گویا نا امید ہوگیا) میں تم جیسی لڑکی سے آج تک نہیں ملا۔ میں پوچھ رہا ہوں تم کیا خریدتی ہو۔ تم جواب دیتی ہو تم کون ہو۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھا۔

میرین۔ افسوس کہ میں نے آپ سے اپنے آنے کا سبب نہیں بیان کیا۔ مگر اُس وقت بتلاؤں گی۔ جب مجھے یہ معلوم ہو کہ آپ ایزرا جبن ہیں۔"

یہودی "عجیب لڑکی ہے (اپنی گردن کو پیچھے جھٹکا دے کر ابرو تان کر ہاتھ اٹھا کر اس نے کہا) یقیناً عجیب لڑکی میرے جواہرات وغیرہ کا کچھ خیال نہیں ہا ہا۔ (ہاتھ مل کر اس نے کہا) عجیب لڑکی۔ ہاں عزیز من۔ میں ایزرا عبن ہوں اب تم بتلاؤ کیا خریدنا چاہتی ہو۔ میں ہر ایک چیز سستی قیمت پر دونگا۔ میں تم عیسائیوں کے تمام بزرگوں کی قسم کھاتا ہوں۔ میں تم جیسی لڑکیوں کو پسند کرتا ہوں۔ جو اپنی بات پر جمی رہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میرے کچھ جواہرات تمہارے پاس ہوں۔ قسم کھاتا ہوں کہ میں، تمہارے پسند کے لائق چیز مہیا کر سکتا ہوں۔"

ہیرین۔ مسٹر ایزرا تم سمن ہوڈلی کو جانتے ہو؟

یہودی "ایہہ کیا۔ اس سے کیا مطلب ہے (اب اُس کا لب و لہجہ، چہرہ مہرہ حرکات و سکنات بالکل بدل گئے۔ اور اُس نے تمام اشیاء کو پھر صندوق میں بند کر دیا) نہیں میں نے کبھی یہ نام نہیں سنا۔ وہ کون تھا۔ معاف کرو۔ میں آج زیادہ مصروف ہوں۔ ایک صاحب سے ملاقات کرنا ہے۔ تم خریدار نہیں ہو۔ اس لئے خدا حافظ یہ کہہ کر وہ واپس جانے لگا۔

ہیرین "میرا مطلب سمن ہوڈلی سے ہے۔ جس کی موت کی خبر تم نے کل اخبار میں دیکھی ہوگی!"

یہودی "میں اخبار نہیں دیکھا کرتا۔ مجھے اتنی فرصت نہیں۔ اگر وہ مر گیا تو خوش قسمت تھا۔ اب اُس کو ایسی محنت نہیں کرنا پڑیگی جیسی مجھ کو۔ خدا حافظ

ہیرین۔ کیا تم یقیناً کہتے ہو کہ تم نہیں جانتے۔ میں نے اُن کی زبان سے تمہارا نام سنا ہے

یہودی "(غصہ کے لہجے میں) عجیب لڑکی ہے۔ اپنی بات پر جمی ہوئی ہے کیا تم سمجھتی ہو کہ جو شخص مجھ کو جانتا ہے۔ میں بھی اُس کو جانتا ہوں۔ تم کیوں میرے پاس آئی ہو؟ (اُس نے تیزی سے پوچھا)

ہیرین "میں سمن ہوڈلی کی دختر ہوں"

یہودی:۔ (تعجب سے) کیا۔میں نے کبھی نہیں سنا؟

میرین:۔ یہ صحیح ہے۔میں اُس کی بیٹی ہوں۔اور میں تمہارے پاس اس لئے آئی ہوں کہ تم میرے والد کے دوست تھے شاید میری کچھ مدد کر سکو گے۔

اب بڈھا یہودی پھر واپس آیا۔اور بغیر ایک لفظ کہے ہوئے۔جھک کر غور سے اُس کا چہرہ دیکھتا رہا۔پھر ایک منٹ کے بعد بولا۔

یہودی:۔ میں نہیں جانتا تم کس کا کہتی ہو۔تمہارا جتنا جی چاہے مجھے سوالات کرو۔میں تم کو روک نہیں سکتا۔

اُن میں سے اگر میں کوئی بات جانتا ہوں گا۔تو تم سے کہدونگا۔اور پھر شاید میں سمجھ سکوں کہ تمہارا مطلب کس سے ہے"

میرین۔ مسٹر جبن میں بڑی تکلیف میں ہوں۔میں اپنے والد کے کاروبار کی متعلق کچھ جاننا چاہتی ہوں۔میں تمکو بتلاؤنگی کہ کس لئے"تب میرین نے اپنے والد کی رازدارانہ زندگی کے متعلق ذکر کیا۔اور اپنے اطلاعات حاصل کرنے کی ضرورت ظاہر کی۔میرین کے سادہ اوصاف بیانات سے یہودی کے دل پر اچھا اثر ہوا۔اور اُس کے بعض شکوک رفع ہوئے۔مگر چونکہ سمن ہوڈلی کے ساتھ اُس کا کئی طرح کا لین دین تھا۔اس لئے وہ اُس کا اظہار کرنا نہیں چاہتا تھا۔کہ شاید کسی صورت میں پولیس سے اُس کا سابقہ پڑے۔اور اُس کو شک تھا کہ میرین کا ساز باز پولیس سے ہوا اور وہ جاسوس کی طرح کام کر رہی ہو۔

یہودی:۔ (میرین کا بیان ختم ہونے کے بعد) اچھا عزیز من تم اور کیا سوالات مجھ سے پوچھنا چاہتی ہو؟

میرین۔ کیا آپ اُن لوگوں کو بتلا سکتے ہیں کہ جن سے میرے والد کاروبار کرتے تھے؟

یہودی:۔ عجیب لڑکی ہے۔میں نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی۔جو خیال کرتی ہے کہ میں اُس کے بوڑھے باپ کے کاروبار سے واقف ہوں۔اور اُن لوگوں سے بھی جن سے وہ کاروبار کرتے تھے۔نہیں عزیز من میں نہیں بتلا سکتا۔میں صرف اتنا

اتنا جانتا ہوں کہ وہ اُن تمام لوگوں سے تعلق رکھتا۔ جو اُس سے خرید و فروخت رکھتے تھے"۔

میرین "مسٹر جبن وہ علی العموم کیا کرتے تھے"۔

یہودی۔ عزیز من میں اس کو کیا جان سکتا ہوں۔ میں نے ایسی لڑکی عمر بھر نہیں دیکھی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ جواہرات خریدتے تھے۔ اُس نے بہت [illegible] خریدے۔ وہ اس کا کاروبار کرتے تھے۔ تم سمجھیں۔

میرین۔ "(متانت سے) ہاں میں سمجھی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ایسی چیزیں خرید تے ہوں گے۔ اُنہوں نے کچھ مجھ کو بھی بتلائے تھے۔ جو تم خریدتے تھے"۔

یہودی۔ "(تیز آواز میں) مجھ سے۔ مجھ سے۔ وہ مجھ سے بہت کم رکھتے تھے بجز چند کم قیمت چیزوں کے"۔

میرین "جو انہوں نے تم سے خریدیں۔ اُن میں سے کوئی چیز آپ بیان کر سکتے ہیں"

یہودی "ہاں۔ ہاں۔ اگر میں اُن کو دیکھوں تو یقیناً پہچان لوں گا۔ وہ بہت کم مجھ سے خرید فروخت کرتے تھے"۔

میرین۔ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ کو ایک عجیب مُہر بتلائی تھی۔ وہ ایک ننھی بچہ کے جسم سے ایک ہاتھی دانت کا سانپ بنا ہوا تھا۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ تمہاری ہے۔ اور میں نے تمہیں وہ مرمت کے لئے دی ہے۔ کیا وہ تم نے فروخت کر دی تھی۔ اور اُس کو تم پھر پہچان سکتے ہو"۔

یہ سن کر ایزرا تھوڑی دیر خاموش رہا گویا اُس کو یاد کر رہا ہے۔ مگر وہ اُس کو خوب یاد تھی وہ صرف مناسب جواب سوچ رہا تھا۔

یہودی۔ ہاں میرے خیال میں وہ یاد ہے۔ اور میں اُس کو پھر پہچان سکتا ہوں۔ میں نے اُس کو ایسٹ اینڈ کے ایک نیلام میں خریدی تھی۔ اچھے وہ یاد ہے۔ بیشک میں اُس کو پہچان لوں گا۔ اور تم سچ کہتی ہو۔ تمہارے والد نے اس کو خریدی تھی۔ پھر اُس نے اُس کے خرید وغیرہ کا قصہ سنایا [illegible]

میرین۔ "کیا تم ایسی ہی کوئی اور چیز یاد کر سکتے ہو"
یہودی "نہیں کوئی اور یاد نہیں"۔ (گردن ہلا کر اور اپنی داڑھی کھینچ کر اُس نے جواب دیا)
میرین۔ کیا تم نے میرے والد کے ہاتھ ایک چھوٹی مچھلی کی شکل کا پنسل کیس فروخت کیا ہے"۔ پھر میرین نے اُس کا حلیہ بیان کیا"
یہودی "(زور دیکر) نہیں۔ میں نے اُس کو کبھی نہیں دیکھا"
میرین "مسٹر جبن، میں آپ سے ایک سوال اور پوچھنا چاہتی ہوں۔ کیا میرے باپا دولتمند تھے۔
یہودی "دولتمند۔ عزیز من دولتمند (نرم ہنسی کے ساتھ آنکھیں گھماتے گال پھیلا کر اور ہنسی کی وجہ سے اپنا جسم ہلائے ہوتے) دولتمند۔ عجیب لڑکی ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ تم یہ مجھ سے کیوں پوچھتی ہو"؟
میرین۔ کیونکہ میرے پاس جو کاغذ چھوڑا ہے۔ اُس میں وہ خود کو دولتمند کہتے ہیں۔ مگر بنک میں بجز ہزار پاونڈ کے اور کچھ نہیں۔ اور دو مکانوں کے قبالجات اگر اُس سے زیادہ ان کے پاس کچھ تھا۔ تو اُس کا پتہ نہیں۔
یہودی اپنا جسم ہلاتا رہا گویا ہنسی اب تک موجود۔ اور جب میرین کہہ چکی تو وہ پھر حسب معمول ہنسنے لگا"
یہودی۔ بس ہزار پاونڈ۔ کیا یہ کافی نہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرے پاس ہوتے"
میرین "مسٹر جبن میں آپ سے مذاق نہیں کرتی۔ میرے لئے درحقیقت ہزار پاونڈ بڑی رقم ہے مگر میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ نہ ہوگا۔ انہوں نے اُس کو کہیں پوشیدہ کر دیا ہے۔ کہ وہ لوگ نہ پا سکیں جنہوں نے اُن کو قتل کیا ہے"
یہودی (اُس کی طرف مکاری سے دیکھ کر) عجیب لڑکی ہے۔ مگر اچھی

لڑکی۔ دیکھو میں تم سے کچھ کہتا ہوں۔ عزیزِ من تم کو جواہرات نہیں ملے
میرین: "مسٹر جبن ایک بھی نہیں"۔
یہودی: "ایک بھی نہیں! خدا میرے دل کو برکت دے۔ تمہارے والد کے پاس بعض اعلےٰ ترین جواہرات تھے۔ نہایت خوبصورت۔ وہ ہزاروں کی قیمت کے تھے۔ ہیرے اور الماس اُن کے پاس بہت تھے۔ (یہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اپنی حد تک پھیلا کر اُس نے بہت کے لفظ کی توضیح کی) بہت میں کہتا ہوں۔ وہ دولتمند تھے"۔ پھر اُسی بیوقوفانہ ہنسی کے ساتھ) وہ بیحد انتہا دولتمند تھے وہ جواہرات سے محبت کرتے تھے۔ وہ کہاں ہیں۔ اُن کے پاس بہت روپیہ تھا۔ وہ کہاں ہے۔ عزیزِ من تم اُس کو تلاش کرو۔ عجیب لڑکی ہے ایک عمدہ لڑکی۔ ایک اچھی لڑکی۔ اچھا اب جاؤ مجھ کو بہت کام ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنا ہاتھ پھیلایا میرین نے اُس کو ہلایا۔ اور وہ کہتا رہا۔ ایک اچھی لڑکی۔ اگر تم کو ضرورت ہو میرے پاس آؤ۔ میں تم کو پسند کرتا ہوں مگر روپیہ اور جواہرات کی تلاش کرو۔ جواہرات کو نہ بھولو عزیزِ من۔ جواہرات کو نہ بھولو"

باب تیرھواں

مسز بلوکرزم

پریشانیاں ہم کو کیا کیا نہیں ہیں
کوئی دل کا طالب کوئی جان کا خواہاں

دو تین روز تک پولیس نے زیادہ تحقیقات نہیں کی۔ جنازہ کی تجہیز و تکفین اُسی روز ہوئی۔ جس روز میرین نے ایزرا جبن سے ملاقات کی

تھی۔ وہ نہایت مغموم اور تنہا تھی۔ نیز اُس کے لئے یہ زیادہ غم کی بات تھی۔ کہ رالف کی طبعیت بدل گئی تھی۔ وہ فسردہ۔ اور مغموم رہتا تھا اور ذرا ذرا سی بات میں ناراض ہو جاتا تھا۔

قاتلوں کی تلاش کی خواہش بہت بڑھ گئی تھی۔ اور وہ اسی فکر میں رہتی تھی

میرین نے ایراجین کی ملاقات کا حال مسٹر پرالس سے بیان کیا گو وہ کوئی امید افزا نہ تھا۔ تاہم وہ اس سے متفق تھا۔ کہ روپیہ کہیں نہ کہیں ضرور ہے اس اس بات کو مناسب سمجھا۔ کہ پولیس کو مُہر کی بابت اطلاع دے دے اور اس پر عمل کیا گیا۔

مسٹر پرالس اعداد والے کاغذ کے متعلق پریشان تھا۔ اُس نے اُسکا تھوڑا حصہ نقل کر کے ایک ماہر کے پاس بھیجا اور میرین سے کہا کہ اُس کے جواب کا انتظار کیا جاوے۔

بدھ کی صبح کو سراغرسان موسٹن میرین سے تازہ واقعہ کی اطلاع دینے آیا کہ پولیس نے کلرجی اسٹریٹ والے مکان کو چاروں طرف سے اچھی طرح بند کر کے کنجیاں میرین کو دی تھیں۔ لیکن وہ شب گذشتہ کو کھولا گیا ہے۔

سراغرسان ”مس جینیا وے میں خود وہاں گیا۔ اس میں کوئی غلط فہمی نہیں۔ کوئی شخص اُس کے اندر گیا ہے۔ اور تلاش میں اشیاء کو ادھر ادھر پھینکا ہے کئی جگہ زمین کھودی گئی۔ اور پلاسٹر نکالا گیا ہے۔ میں نے ایسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا“

میرین ”کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ کس کا کام ہے۔ اور کیوں کیا گیا“

سراغرسان۔ ”یہ ایسے شخص کا کام ہے کہ جو یہ جانتا ہے کہ وہاں کچھ مال ہے اُس نے تلاش کی ہے“

میرین ”کیا سامان سب توڑ ڈالا گیا۔

سراغرسان۔ کچھ اُس میں تھا۔ اور وہ بھی بالکل توڑا نہیں گیا۔ صندوق

کے توڑتے کی معلوم ہوتا ہے۔بہت کوشش کی گئی ہے۔جسمیں تم نے لا ڈال دیا تھا۔تمہارے پاس اُس کی کنجیاں ہیں"؟

میرین۔ہاں یہ عجیب بات ہے۔آپ کے خیال میں مناسب تدبیر کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ تمام سامان یہاں لایا جاوے۔"

سرا غرسان۔"مس جینیا وے میں اس کی رائے نہیں دے سکتا۔لیکن پولیس کو اس میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا اور تم اُس کو اپنی حفاظت میں رکھ سکتی ہو"۔

میرین۔ہاں میں ایسا ہی چاہتی ہوں"۔

اس کے بعد اُسی دن میرین نے وہاں سے لانیکا انتظام کیا۔اور اُس کو لاکر اُسی کمرہ میں رکھا جہاں اُس کا والد سویا کرتا تھا۔اور پھر سراغرسان سے اس کیفیت کو بیان کیا۔

رالف نے پہلے اس خبر کو خوشی سے سنا مگر جب اُس نے میرین سے پوچھا کہ کیا اُس نے اپنے خیال کو بدل دیا ہے۔اور اب وہ قاتلوں کے درپے نہیں تو میرین نے جواب دیا کہ وہ پہلے سے زیادہ اس کی درپے ہے۔تو وہ غصہ ہوا اور میرین پر زور ڈالا کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائے اور بحث بہت بڑھ گئی لیکن میرین نے اپنا خیال نہ بدلا۔

اُسی روز ایک اور عجیب بات ہوئی۔جب شام کو چہل قدمی سے میرین واپس آئی تو مورس پلیس کے دروازہ پر ایک عورت آکر یوں ہمکلام ہوئی۔

عورت۔کیا تم مس جینیا وے ہو"

میرین۔(اوسکی طرف تعجب سے دیکھتے ہوئے) ہاں"۔

عورت۔میرا نام بلوکزم۔مسیز بلوکزم ہے۔اور میں تم سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں

وہ دونوں ساتھ مکان میں داخل ہوئیں۔اور میرین اُس کو اپنے کمرہ میں لے گئی۔

عورت۔ میں مِس ہوڈلی کی خبر گیران تھی۔ اور آخری پھیرے میں دوسرے ملک میں جہاں میری ایک بہن بیمار تھی گئی ہوئی تھی۔ مِس نے مجھے جانے کی اجازت دی تھی۔ میں آج ہی صبح واپس آئی ہوں۔ میں کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں گئی۔ تو معلوم ہوا کہ مِس ہوڈلی کا انتقال ہو گیا۔ اور تم نے مجھ کو خوب نقصان پہنچایا۔ میں نے پڑوسیوں سے تحقیقات کی کیونکہ میں اُن کو جانتی ہوں اور اُس مکان میں برسوں تقریباً۔ نو۔ دس یا بارہ برس رہی ہوں۔ میں نے تمہارا نام سنا۔ اس لیئے مناسب سمجھا کہ تم سے فوراً ملاقات کروں۔"

میریئن۔ "مِسز بلوکزم میں نے تمہارا نام سنا تھا۔ اور یہ کہ تم میرے والد کے ساتھ عرصہ تک رہی ہو۔"

بلوکزم۔ ہاں اور میں نے اُن کی خوب خدمت کی۔ کیا انہوں نے تم سے بیان نہیں کیا۔ کہ اس خدمت کی عوض میں انہوں نے مجھ کیا وعدہ کیا تھا۔

میریئن۔ نہیں

بلوکزم۔ "تو میں پھر تم سے کہتی ہوں۔ انہوں نے تمہاری بابت کبھی مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ مگر بڈھا مِس بہت گہرے خیال میں تھا۔ اور میں بھی ایسی بیوقوف نہ تھی۔ یہ سن کر تم کو تعجب ہوگا۔ کہ اُس نے اپنی جائداد میرے لیئے چھوڑی ہے کم از کم کلرجی اسٹریٹ والا مکان اور وہ تمام چیزیں جو اُس کے اندر تھیں۔"

یہ کہکر جیب سے ایک کاغذ نکال کر ہاتھ میں لیا۔

میریئن (فوراً) اگر ایسی بات ہے۔ تو میں خوشی سے منظور کروں گی۔ مگر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ تمہارا ذکر کبھی نہیں آیا۔ نہ انہوں نے اپنے کاغذات میں اس کا ذکر کیا۔ اُن کی ایک وصیت ہے جو میرے وکیل کے پاس ہے

مسز بلوکزم۔ سختی سے) میں یہ کچھ نہیں جانتی۔ نہ اس کی پرواہ کرتی میرے پاس یہ وصیّت ہے جس میں مکان کلرجی اسٹریٹ والا میرے لئے ہے۔ تم اس کو پڑھ سکتی ہو۔" اُس نے اپنا کاغذ میز پر پھیلا دیا۔"

میبرین۔ میں تم کو کسی قسم کا نقصان دینا نہیں چاہتی۔ کوئی تحریر ہو یا نہ ہو تم نے میرے باپ کی عرصہ تک خدمت کی ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ تمہارے سلوک کروں۔"

بلوکزم۔" مگر تم اس پر کاربند نہیں۔ کیونکہ تم تمام سامان کلرجی اسٹریٹ سے لے آئی ہو۔ میں کسی طرح اُس مکان سے نہیں نکل سکتی۔ اس کاروائی سے میں تم کو دوست نہیں سمجھ سکتی۔"

میبرین۔" میں نے تم سے پہلے ہی کہا ہے۔ کہ مجھے تمہارے معاملات کا کچھ علم نہیں۔"

بلوکزم۔ خیر تو وہ مکان تم میرے حوالہ کرو۔ اس میں قانونی مشورہ کی کوئی ضرورت نہیں۔"

میبرین۔" جو تم کہتی ہو میں کرنے کو تیار ہوں۔ مگر میں نے اپنا معاملہ ایک وکیل کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اور مجھے اُس سے مشورہ کرنا ضرور ہے ہاں تم اُس مکان میں رہ سکتی ہو۔ اور میں تم سے کرایہ نہ لونگی۔"

بلوکزم۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اُس کو اپنی ملکیت میں لونگی۔ جیسا کہ اس وصیّت میں درج ہے۔ اور وہ تمام چیزیں بھی جو سمن ہوڈلی کے مرتے دم تک وہاں موجود تھیں۔ اور جو انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ اس تحریر کو دیکھو۔" یہ کہہ کر اُس نے پھر اُس وصیت کو پیش کیا۔

میبرین۔ نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میرے والد نے بہت زور سے تاکید کی ہے۔ کہ اُس مکان سے علیحدہ نہ ہوں نہ اُس کو فروخت کروں۔ جبتک کہ بعض شرائط پوری نہ ہو جاویں۔ اور تاوقتیکہ کہ یہ وصیت جو تمہارے

پاس ہے جائز طور پر ثابت نہ ہوجاوے۔ ہم اس معاملہ کو صاف کریں گے
بلوکزم ۔" اچھا تو تم مجھ کو وہاں رہنے کی اجازت دو۔"
میرین ۔" ہاں غالباً میں تم کو اس کی اجازت دوں گی۔"
مسنر بلوکزم ۔" مگر لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہاں سے تم میری نیز اُس بوڑھے آدمی
کی سب چیزیں اُٹھا لائی ہو میں یقین کرتی ہوں۔ کہ تم کو سب واپس کردو گی
میرین ۔" میں حفاظت کی غرض سے اٹھا لائی ہوں۔ مجھے اُس کی ضرورت
نہیں۔ اور اگر تم اُس مکان میں اُس کی حفاظت کر سکو تو میں سامان واپس
بھیج دوں گی۔"
اس جواب سے مسنر بلوکزم کا اطمینان ہو گیا۔ اور وہ اپنی طرزِ گفتگو
میں نرم ہو گئی۔
مسنر بلوکزم ۔ میں تم سے جھگڑا کرنے کی غرض سے نہیں آئی تھی اور
آخر ش ہمارا معاملہ کسی قدر طے ہو گیا۔ اچھا تو مکان کے متعلق تم مجھ کب
اطلاع دو گی۔ میرے کچھ رہنے کا ٹھکانہ نہیں۔"
میرین ۔ جسقدر جلد ہو سکا۔ اگر ضرورت ہو تو میں تم کو کہاں تلاش
کروں۔"
مسنر بلوکزم ۔" میں کیا تبلاؤں۔ میرا کوئی پتہ نہیں۔ لیکن اگر تم کوئی دن تبلاؤ
تو میں خود آجاؤں۔" وہ جانے کے لئے کھڑی ہوئی
میرین۔ بہت اچھا اگر تم سینچر کے روز آجاؤ تو میں تم کو اطلاع دے دونگی
لیکن قبل اس کے کہ تم جاؤ۔ میں اپنے والد کے متعلق ایک دو سوال
کرنا چاہتی ہوں۔ کیا تم پولیس میں گئی نہیں۔"
مسنر بلوکزم ۔" نہیں۔ میں پولیس میں کیوں جاتی۔"
میرین۔ اس لئے کہ پولیس والے لوگوں کے حالات سے واقف ہونا
چاہتے ہیں۔ جو میرے والد سے ملتے تھے۔ کیا ان میں سے کسی کا حال تم

مجھے کہہ سکتی ہو"
مسز بلوکزم۔ ان میں سے کسی کا حال کہنے سے کیا فائدہ ہے۔ اُن کی ایک لغات میرے پاس ہے"
میریمن۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ میرے والد کے پاس اُس مکان میں کچھ روپیہ یا قیمتی اشیاء تھیں"
مسز بلوکزم۔ یہ میں نہیں جانتی۔ جہانتک مجھ کو علم ہے۔ اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ انہوں نے مجھے رہنے کو کمرہ دے رکھا تھا۔ اور اس کی عوض میں کھانا ان کو دیتی تھی۔ کبھی کبھی وہ ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ اُن کے پاس چند پاونڈ ہیں۔ اور جو وہ انہوں نے مجھے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اگرچہ مجھے یقین نہ تھا۔ کہ اُن کے پاس کچھ ہو" مگر تم اُن کی چال کو نہ سمجھ سکیں۔ وہ بہت چالاک تھے"
میریمن "مسز بلوکزم غالباً تم اُن لوگوں کو پہنچان سکتی ہو۔ جو اُس مکان میں آتے جاتے رہتے تھے"
مسز بلوکزم "بیشک اُن میں سے بہت کو میں پہچان لوں گی۔ بعض کو میں بالکل نہیں دیکھ سکتی تھی۔ کیونکہ اُن کے آنے جانے وقت خود ہمیں دروازہ کھولا کرتے تھے۔ مگر میں بعض کو کسی نہ کسی طرح دیکھ لیا کرتی تھی۔
میریمن "مسز بلوکزم وہ کس قسم کا کاروبار کیا کرتے تھے"
مسز بلوکزم "کس قسم کا۔ کیا تم نہیں جانتیں"
میریمن "نہیں"
مسز بلوکزم "وہ چیزیں خریدتے تھے۔ اور پھر بیچ دیا کرتے تھے۔ البتہ اُس کی اُن کو پرواہ نہ تھی۔ کہ وہ کہاں سے آتی ہیں۔ وہ اُن کے متعلق کچھ نہیں پوچھتے تھے۔ اور سستی سے سستی خریدتے اور گراں سے گراں فروخت کرتے"

میرین ۔ "لیکن اُن کی کوئی دکان بھی ۔ وہ کس طرح چیزیں فروخت کیا کرتے تھے ۔"

مسنر بلوکزم ۔ (اپنا سر ہلا کر) تم بہت سوالات مجھے نہ کرو ۔ شائد کسی کا جواب تم کو ناگوار گذرے ۔"

میرین "مگر میں صحیح حالات سے واقف ہونا چاہتی ہوں ۔"

مسنر بلوکزم ۔ .... میں تم سے حالات کہنے کو نہیں آئی ہوں نہ کہوں گی ۔ اور اگر کہوں بھی تو تم میری شکرگذار نہ ہوگئے ۔ بہرحال میں اس وقت تک نہیں تبلا سکتی ۔ جب تک کہ تم مکان کا معاملہ طے نہ کرلو ۔"

یہ سن کر میرین تھوڑی دیر خاموش رہی پھر اُس کے چہرہ پر نظر جماکر ایک سوال اور کیا تاکہ وہ اُس کا اثر دیکھے ۔

میرین ۔ جمیس لینی گن کون ہے ؟

بلوکزم اس سوال پر چمک پڑی ۔ اور کسی قدر چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا اور ٹالنے کی غرض سے اُس نے کہا ۔

مسنر بلوکزم "کون جمیس ۔"

میرین "جمیس لینی گن ۔"

مسنر بلوکزم ۔ آہ اب میں سمجھی ۔ وہی شخص جو سمن کے ارادہ قتل کے الزام میں پانچ چھ برس ہوئے کہ بیس برس کے لئے قید کردیا گیا تھا ۔ وہ قاتل بدمعاش تھا ۔ اگر میں نہ ہوتی تو اُس نے تمہارے والد کو قتل کردیا ہوتا ۔"

میرین "مگر تم کو معلوم ہے وہ ابھی حال میں رہا ہوگیا ہے ۔"

مسنر بلوکزم ۔ کیا وہ رہا ہوگیا جمیس لینی گن ۔ تو پھر تم قاتل کو ادھر ادھر کیوں تلاش کرتی ہو ۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں نے اسکو ایک رات کلرجی اسٹریٹ والے مکان کے آس پاس پھرتے دیکھا ہے ۔ جب میں اپنی بہن

کے پاس جانے کو تھی۔ مجھے یقین نہیں ہوا کہ یہ وہی ہوگا۔ اس لیے کہ وہ قید میں تھا۔ مگر اب میں شرط لگاتی ہوں کہ وہی تھا۔ وہ بڑا ہی بدمعاش ہے۔ اُس قسم کھائی تھی۔ کہ وہ تمہارے والد کی جان لے گا۔ اور اُس نے وہی کیا۔ جب کہ میں موجود نہ تھی۔"

میری بن "مسز بلوکزم تم کو یہ حال پولیس سے کہنا چاہیئے اور یہ کہ ایک رات تم نے مکان کے آس پاس دیکھا تھا"

مسز بلوکزم۔ میں ضرور کہوں گی۔ خیال کرو جمیس لینی گن آزاد ہو گیا وہ بیس برس کے لئے قید کیا گیا تھا۔ میں اس وقت عدالت میں موجود تھی جب یہ حکم سنایا گیا تھا۔

میری بن۔ ہاں وہ آزاد ہو گیا اور معاف کر دیا گیا (پھر اُس نے اس کے متعلق اور واقعات بیان کئے اور باہر جانے کے لئے تیار ہوئی) ہم کو اس وقت پولیس میں چلنا چاہیے۔ پھر میں اپنے وکیلوں کے پاس جا کر مکان کے متعلق طے کروں گی۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ کل تم لندن میں نہ تھیں۔ (اب وہ دونوں باہر نکلیں۔) تاکہ تم بیانات میں اپنی شہادت دیتیں۔ عدالت نے کل ہی اس معاملہ کو اس فیصلہ پر ختم کیا ہے کہ کسی غیر معلوم شخص نے سمن کا قتل کیا ہے۔ اگر تمہاری شہادت ہوتی تو جوری اپنی ایک رائے قائم کر لیتی۔"

وہ دونوں پولیس اسٹیشن پہنچیں وہاں بلوکزم کے بیانات ہوئے۔ پولیس نے کئی سوال کئے اُس میں یہ بھی تھا۔ کہ جمیس لینی گن کو پہنچانتی ہو۔ مگر اُس نے بہت استقلال سے جواب دئے۔ اور یہ کہ وہ خوب اچھی طرح پہنچانتی ہے۔ اس کے بیانات سے پولیس کے دل پر بڑا اثر پڑا۔

یہاں سے میری بن مسٹر ڈلس کے پاس گئی۔ اور اُس نے اُس وصیت کا ذکر کیا۔ جو مسز بلوکزم نے پیش کی تھی۔ اور اُس کا مکان میں رہنے

کے لئے پوچھا۔ وکیل بہت شک کی حالت میں پڑ گیا۔ اور مکان کے متعلق اُس نے کہا کہ یہ عقلمندی کا کام نہیں۔ مگر وہ اس کے متعلق سوچے گا۔
میرین جب گھر کی طرف لوٹی تو دوپہر ہو گئی تھی۔ وہ ابھی بہت دور نہ گئی تھی۔ کہ اُس کو معلوم ہوا کہ کوئی۔ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ اُس نے پیچھے پھر کر دیکھا۔ تو ایک نوجوان تیز نظر والا اُس کی حرکات کو دیکھ رہا ہے۔ مگر وہ اس کام میں نا تجربہ کار معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے کہ جب میرین ٹھیری وہ بھی ٹھیر گیا۔ جب وہ آگے چلی وہ پیچھے ہو لیا۔ وہ جلد جلد کئی گلیوں میں گذری اور لڑکا اُس کے پیچھے پیچھے تھا۔ ایک مرتبہ وہ سمجھی کہ لڑکے کو دھوکہ دے دیا اور وہ ایک دکان میں رہگذروں کے نظر سے بچنے کے لئے چلی گئی۔ مگر منٹ دو منٹ کے بعد اُس لڑکے کا سر دروازہ میں داخل ہوا اور پھر باہر ہو گیا۔ میرین نے اس کی چمکدار آنکھیں دیکھ لیں وہ میرین کے قریب آ بیٹھا۔ وہ جلد اس بس سے اتر گئی۔ اور ایک گاڑی والے کو آواز دی اور اُس میں بیٹھ کر کسی طرف چلنے کو کہا۔ ابھی تھوڑی دور گئی تھی۔ کہ اُس نے کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر دیکھا اور چونکہ اس کو لڑکا دکھائی نہ دیا۔ اُس نے گاڑی والے کو حکم دیا کہ ھاے بری اسٹیشن کو چلے۔ وہاں پہنچ کر وہ اتری گاڑی والے کا کرایہ ادا کیا۔ اور خود کو نوجوان جاسوس سے بچنے پر مبارکباد دی۔ مگر جیسے ہی وہ وہاں چلی تو گاڑی کے پیچھے وہ لڑکا بھی نمودار ہوا اور اُسکے پیچھے ہو لیا۔ گو اب کسی قدر فاصلہ سے تھا۔ غصّہ اور خوف سے بھری ہوئی وہ مورٹن پلیس پہونچی۔ زینہ پر چڑھی اور مکاں سے دیکھا کہ لڑکا گلی کے سرے پر اُس سمت کو دیکھا جا رہا ہے۔

باب چودھواں

موریس پلیس میں نقب زنی

کون ہوگا رفیق تنہائی
شب میں سایہ بھی دور رہتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں تھا۔ کہ میرین کا تعاقب کیا گیا تھا۔ اُس روز سے وہ بہت غیر مطمئن رہنے لگی اور کئی دن تک جب وہ باہر جاتی تو کوئی نہ کوئی اُس کا تعاقب ضرور کرتا۔ مگر وہ پھر کسی کو دیکھ نہ سکی وہ روز بروز خوفزدہ ہوتی گئی۔ اس پر بھی وہ ایک روز مسٹر ہرالس کے پاس مسز بلوکزم کے بارے میں دریافت کرنے گئی۔ لیکن وکیل نے اُس کی درخواست منظور کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور کہا کہ وصیت پر اُس کو یقین نہیں۔ اگر دراصل وہ کوئی وصیت ہوتی تو اس وصیت کی جو بنک منیجر کے پاس سے تم کو ملی ہے۔ بہت بعد کی تاریخ کی ہوتی۔ اُس نے یہ بھی رائے دی کہ جب تک اعداد والے کاغذ کے کوئی معنی نہ معلوم ہوں۔ اُس وقت تک مکان کو کسی دوسرے کے قبضہ میں ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ نیز جو خط اُس کے باپ نے اُس کے نام چھوڑا ہے۔ اُس میں بھی زور کے ساتھ اس کی تاکید ہے۔

جب مسز بلوکزم سے انکار کیا گیا۔ تو گو اُس نے خاموشی سے سنا مگر یہ دھمکی ضرور دی کہ وصیت کے پورا ہونے کے لئے قانونی چارہ جوئی کرے گی۔

اُس شام کو جب میرین تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ تو کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور جب جا کر اُس نے کھولا تو ایک عورت نے پوچھا۔ عورت۔ (جو ادھیڑ عمر کی تھی۔ اور اُس کے ساتھ ایک اور آدمی دروازہ

میں کھڑا تھا) کیا مس تمہارے یہاں کچھ کمرے کرایہ پر دینے کے ہیں"۔
میرین نے دونوں کو غور سے دیکھا اور۔ "تم کو کس نے یہاں بھیجا ہے"
عورت۔ (فوراً) مسٹر ڈیوس دودھ والے نے ہالوے روڈ پر رہتا ہے
اُس نے کہا تھا کہ تمہارے دالان اور باورچیخانہ خالی ہیں اور یہی ہم کو کافی ہیں"
عورت باتیں کر رہی تھی۔ اور مرد مکان کے اندر نظر دوڑا رہا تھا۔ جس کو میرین نے

بھی تاڑ لیا۔
میرین۔ "کمرے خالی تھے۔ مگر میں نے وہ کو کرایہ پر دیدئے ہیں (ان دونوں کی طرف سے
اس کی دل میں ایک نفرت پیدا ہو گی تھی۔)
عورت۔ (اپنا پاؤں دروازہ کے اندر رکھکر کہ میرین کواڑ بند نہ کر سکے) "یہ کیسے ہو سکتا
میں یہاں سے دیکھ رہی ہوں کہ وہ خالی ہیں"
میرین۔ میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ کرایہ پر دے چکی کرایہ دار کل آویں گے"
یہ اُس کا ایک بہانہ تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی۔ کہ انکو کرایہ پر دے۔ ان دونوں
عورتوں میں گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ مرد نے عورت کا شال کھینچا کہ وہ چلے اور پھر
بغیر زیادہ حجت کے چند الفاظ معذرت کے کہکر دونوں چلے گئے۔ میرین ان کو
اُس وقت تک دیکھتی رہی۔ جبکہ وہ گلی کے سرے تک پہنچ گئے۔ اُس نے دل میں
کہا "میں ان دونوں کو جہاں کہیں دیکھوں دوبارہ پہچان سکتی ہوں۔ اور اس مرد
کی چال کو میں نے خوب تاڑ لیا ہے۔ مجھے تعجب ہے یہ کون تھے اور اُن کا کیا
مطلب تھا۔ اگر وہ مقررہ کرایہ سے تگنا بھی دیتے تو میں ہرگز مکان نہ دیتی"۔ اس
واقعہ کے بعد وہ ذرا اور اسی باتوں پر توجہ دینے لگی اور اُس کو خیال آیا کہ اس مرد
کا چہرہ اُس نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ وہ مصنوعی ڈاڑھی مونچھیں لگائے تھا
اس خیال کے آتے ہی اُس کی بے آرامی بڑھ گئی۔ اور قبل اسکے کہ وہ
سونے کے لئے جاوے اُس نے نیچے کے حصہ کے تمام دروازوں کی چٹکنیاں خود دیکھیں
اور لگائیں۔ پہلے نیچے کے حصہ میں ایک مرد و عورت رہا کرتے تھے۔ مگر ایک

وہ یہاں سے اٹھ گئے تھے۔ اس کے نچلے کمرے اور باورچی خانہ خالی تھے۔

دوسرے لوگ جو اس مکان کی تیسری منزل پر رہتے تھے وہ ایک مرد اور اس کی بیوی تھے۔ اُن کو وہ اچھی طرح جانتی تھی کیونکہ وہ ایک عرصہ سے رہتے تھے۔ جب وہ دیکھ بھال کر چکی تو اوپر اپنے کمرہ میں جاکر ایک کتاب دیکھنے لگی کہ اُس کے خیالات بٹ جاویں وہ دیر تک اُس کو پڑھتی رہی۔ لیکن جب ایسے حصّہ پر پہنچی جو اُس کے لئے دلچسپ نہ تھا تو کتاب گود میں رکھ کر وہ اپنے معاملات میں غرق ہوگئی

معاملات اُس کے حسب منشا نہ تھے۔ اور نہ وہ کاغذ ابھی تک حل ہوا تھا جس سے میرین ناامید ہوگئی تھی۔ کہ یہ معمہ کبھی حل نہ ہوگا۔ پولیس نے قاتلوں کے سراغ میں کچھ سرگرمی ظاہر نہ کی تھی۔ اگرچہ بلوکزم نے لینی گن۔ کے متعلق پولیس میں بیان دئے تھے مگر اُس نے کچھ توجہ نہ کی۔ اور وقت یونہی ضائع ہو رہا تھا۔ اور میرین چاہتی تھی کہ کوئی طریقہ تلاش کے واسطے اختیار کیا جاوے۔ علاوہ ازیں جب رالف اور میرین میں اس معاملہ میں گرما گرم بحث ہو رہی۔ اور وہ میرین کا سخت مخالف تھا۔ اور اُس وقت سے وہ گاہے ماہے آتا تھا۔ اور وہ بھی پژمردہ رہتا تھا۔ اور اُس کا مزاج ذرا ذرا سی بات میں برہم ہوجاتا تھا۔ اُس کے اس سلوک سے میرین سمجھی کہ کوئی راز ضرور ہے۔ جس کو وہ میرین سے پوشیدہ رکھتا تھا۔ اور اس خیال سے اُس کی بے اطمینانی اور بڑھ گئی کئی روز سے اُس کا خیال تھا کہ وہ قاتلوں کے تلاش کے کام کو اپنے طریقہ پر انجام دے آج رات اُس کا خیال مضبوطی سے جمگیا اور پھر اُس نے افسوس کیا کہ اتنے دن کیوں ضائع ہونے دے۔

آخرش وہ بستر پر لیٹ گئی۔ تو اُس نے گھڑی میں دیکھا کہ ایک بج گیا۔ لیکن ابھی اُس کی آنکھ لگے کو کچھ دیر نہ گذری تھی۔ کہ ایک آواز سے اُس کی آنکھ

فوراً کھل گئی۔

"یہ کیا ہے۔ کہاں ہے۔ کون ہے" یہ آواز ایسی تھی جیسے کہ لوہا پتھر پر گرتا ہے۔

وہ بستر پر سے اٹھ بیٹھی مگر پھر کچھ آواز نہ آئی۔ اُس نے کچھ آواز سنی ضرور تھی محض خواب نہ تھا۔ اس لئے اُس نے خود دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نے اندازہ کرلیا تھا۔ کہ یہ آواز بالائی کمروں میں سے نہ تھی۔ ورنہ وہ ایسی تیز اور صاف نہ ہوتی۔ یا تو وہ نشست کے کمرہ میں ہے یا مکان کے نچلے حصّہ میں پھر اُس کو خیال ہُوا کہ ایسی آواز مکان کے اندرونی حصہ سے نہیں آسکتی۔ لہذا وہ ضرور باہر ہے۔ اب اُس کو یاد آیا کہ اُس کے نیچے تقریباً ایک گز پتھر کا فرش ہے اور آواز وہیں سے آئی ہے۔ ان خیالات سے اُس کا دل دھڑکنے لگا۔ اُس نے فوراً اپنا کالا لباس پہنا اور بجائے بوٹ کے اونی موزے چڑھائے کہ آواز نہ ہو۔ پھر وہ اپنے کمرہ سے نکلی۔ وہ پہلے نشست کے کمرہ میں پہونچی اور وہاں ٹھیر کر اُس نے آواز پر کان لگائے مگر خاموشی تھی پھر وہ کمرہ سے آہستہ گذر کر دروازہ پر پہونچی اور باہر کی طرف جھانکا۔ اگرچہ رات اندھیری تھی۔ اور شبنم گر رہا تھا۔ مگر اُس نے دیکھا کہ ایک شخص سڑک کے دوسرے جانب کھڑے لگا ہوا۔ ایک لمپ کے کھمبے کے پاس کھڑا ہے۔ یہ دیکھکر وہ پلٹی اور زینہ کے پاس جاکر سنے کان لگائے مگر کچھ آواز نہ آئی تو وہ سمجھی کہ اُس نے غلطی کھائی پھر اُس نے ارادہ کیا کہ اُوپر جاکر اپنے داروں کو جگائے۔ مگر پھر رُک گئی۔ اور اوپر جانے کے بجائے وہ مثل ایک بھوت کے زینہ سے نیچے اُترنے لگی جب وہ اُس کمرہ کے دروازہ سے گذری جہاں کہ کلرجی اسٹریٹ کا سامان رکھا ہُوا تھا۔ تو اُس نے کان دروازہ سے لگا دئے۔ مگر خاموشی تھی۔ تو اُس نے پھر نیچے اُترنا شروع کیا۔ جب وہ نیچے پہونچ گئی۔ تو پھر خاموشی سے سننے لگی مگر کچھ آواز نہ سنی۔ اُس نے دروازوں کو دیکھا وہ بند تھے اور ان میں تالا

لگا تھا۔ اب اُس نے سنا کہ پشت مکان سے کوئی اندر آنے کی لیئے کچھ توڑ رہا ہے اور آواز صاف سنائی دیتی تھی۔ یہ سن کر وہ پھر زینہ پر چڑھی کہ اُس شخص کو جگائے مگر آدھی دور جاکر ٹھہر گئی۔ چور ابھی تک مکان کے اندر نہیں آیا تھا۔ اور اُس کو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتا تھا۔ اس لیئے اُس نے چاہا کہ ٹھہرے اُس کو دیکھ تاکہ پہچان سکے۔ اس ادائی فرض۔ اور خوف سے وہ نیم مردہ ہو رہی تھی۔ لیکن ادائی فرض کا خیال غالب آیا۔ اور وہ اپنا دم روکے ہوئے پھر زینہ سے نیچے اتری اور پچھلے کمرہ میں جھانکا۔ وہ خالی تھا اور بند۔ اس لیئے وہ مطمئن ہوئی اور دیوار سے لگی لگی۔ کھڑکی تک پہونچ کر اُس نے باہر جھانکا صحن میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ اور اپنی چور لالٹین کی روشنی میں کسی اوزار کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اُس کو دیکھتی رہی۔ اور خیال ہوا کہ اس کو کہیں دیکھا ہے۔ مگر یاد نہیں پڑتا تھا کہ کہاں دیکھا ہے۔ یکایک اُس نے لالٹین اٹھا کر روشنی کھڑکی پر ڈالی۔ جہاں میرین کھڑی تھی۔ اور یہ حرکت اس تیزی سے کی گئی۔ کہ روشنی اُس پر پڑی۔ وہ ایک دم ہٹ کر گوشہ میں ہو گئی۔ اور پھر دیوار کے قریب بیٹھ گئی۔ مگر اُس شخص نے میرین کو نہیں دیکھا۔ اس لیئے کہ اُس نے روشنی کا عکس کھڑکی کی سلاخ پر ڈالا تھا جس کو اُس نے کاٹنا شروع کیا۔ کہ وہ اندر داخل ہو سکے۔ اب میرین نے ارادہ کیا کہ مدد کے واسطے کرایہ دار کو لائے۔ مگر لالٹین کی روشنی اس طرح پڑ رہی تھی کہ وہاں سے نکل کر جا نہیں سکتی تھی۔ اس لیئے وہ خاموش بیٹھی سلاخ کے کٹنے کی آواز سنتی رہی۔ چند منٹ کے بعد آواز رک گئی۔ پھر اُس نے سلاخ کے کٹنے کی آواز سنی۔ اور وہ جگہ سے علیحدہ کر لی گئی۔ اب میرین نے سوچا کہ ایک دو منٹ کے بعد یہ شخص اندر داخل ہو گا۔

باب پندرہواں

ایک خوفناک ارادہ

شب و روز تم کو پکارا کریں گے
اب ہم اور بھی خود کو رسوا کریں گے

جب میرین نے دیکھا کہ اُس نے اپنا کام ختم کر لیا۔ اور وہ اُس جگہ سے جا نہیں سکتی جبتک کہ اُس شخص کے سامنے سے نہ گذرے اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی۔ کہ وہ یہ معلوم کرے کہ کوئی اُس کے حرکات کو دیکھ رہا ہے۔ تو اُس کو خیال ہوا کہ ایسے خالی کمرہ میں داخل ہونے سے چور کا کیا مطلب ہے غالباً وہ اُس سامان کے لئے آیا ہے جو کلارجی اسٹریٹ سے لایا گیا ہے۔ وہ یہ دیکھنے کے لئے ٹھیری رہی۔ خوف اُس کے دل سے جاتا رہا کیونکہ اُس کو خیال ہوا کہ جب ضرورت ہوگی وہ مدد کے لئے بلا سکتی ہے۔ اگر یہ شخص اُسی سامان کے لئے آیا ہے۔ تو ضرور قاتلوں سے اسکا تعلق ہے جن کا وہ سراغ لگا سکتی ہے۔ وہ بہت ہوشیاری سے خاموش بیٹھی رہی۔ اور اس طرح کہ لالٹین کی روشنی سے بچی رہی۔ جب وہ شخص سلاخ نکال چکا تو اُس نے لالٹین کی روشنی کھڑکی [illegible] پر ڈالی۔ یہ وقت میرین کے لئے غنیمت تھا وہ چپکے سے وہاں سے چل دی۔ اور کافی دور سے اُس شخص کی حرکات کو دیکھتی رہی۔ اُس شخص نے [illegible] کو نکالکر کھڑکی کو اتنا الگ کر لیا کہ اُس کے اندر داخل ہو سکے پھر اُس نے روشنی اندھی کر دی۔ اور کمرہ میں داخل ہونے کی تیاری کی۔ یہ دیکھکر میرین نیچے زینہ پر تیزی سے بھاگی۔ اور پھر ٹھیر کر سننے لگی۔ اُس نے اپنے بوٹ اتارے اور کمرے کے اندر [illegible] میرین نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ جہانتک ممکن ہو وہ اُس حرکات دیکھتی رہے گی وہ پھر زینہ پر آتی چڑھ گئی کہ دیکھے وہ کونسے کمرہ میں داخل ہوتا ہے۔

جیساکہ میرین کا خیال تھا وہ شخص اُسی کمرہ کی طرف گیا۔ اور اپنی لالٹین سے کواڑوں کو دیکھا پھر اپنی جیب سے کنجیوں کا گچھا نکالکر اُن کو تالے میں ازمایا۔ ایک اس میں لگ گئی۔ اور وہ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوا اب اُس نے لالٹین نیچے رکھدی تھی۔ اور بار بار جھک کر اس کی روشنی میں کنجیاں دیکھتا تھا۔ میرین نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جو شام کو عورت کے ساتھ کمرے کرایہ پر لینے آیا تھا۔ جب وہ کمرہ میں داخل ہو گیا۔ تو میرین فوراً اوپر گئی اور کرایہ دار مسٹر ہیٹر کو جگا کر کل واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ وہ اُس کے ساتھ چلکر چور کے پکڑنے میں مدد دے۔ وہ میرین کے ساتھ آیا۔ اور اُس کمرہ کے دروازہ پر جس میں چور گھسا تھا۔ کان لگائے۔ وہ اندر ادھر اُدھر پھر رہا تھا۔ اُس نے دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر وہ اندر سے بند تھا۔ تب اُس نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی کہ دروازہ کھولدو اور اپنی بیوی کو جو جو فرزدہ ہو رہی تھی کہا کہ وہ سامنے کے دروازہ سے جا کر پولیس کو بلائے۔ اس شور و غل پر اندر بھی شور و غل ہوا کچھ سامان گرا اور کھڑکی کے کھلنے کی آواز ہوئی۔ مسٹر ہیٹر نے درواز کھولنے میں بہت زور مارا مگر نہ کھلا۔ اتنے میں پولیس مین آگیا۔ پھر دونوں کی کوشش سے دروازہ کھولا گیا۔ جب اندر داخل ہوئے تو کمرہ خالی تھا۔ چور کھڑکی کھول کر بھاگ گیا تھا۔ پولیس مین نے اپنی مدد کے لئے اور لوگوں کو بلایا۔ پھر روشنی سے تمام گرد کے مقامات کو تلاش کیا۔ مگر اُس کا سراغ نہ لگا۔ صرف ایک اوزار پڑا ملا جو جلدی میں تور چھوڑ گیا تھا۔ میرین اس نتیجہ پر متاسف ہوئی۔ پولیس مین نے کہا اگر پہلے ہی موقعہ پر الارم دیدیا جاتا تو فوراً مکان کو گھیر کر اُس کو گرفتار کر لیا جاتا علی الصباح میرین مسٹر پرائس کے پاس شب گذشتہ کا واقعہ بیان کرنے گئی اُس نے سن کر مختلف سوالات کئے۔

مسٹر پرائس "تم نے کلرجی اسٹریٹ کی کل چیزوں کو دیکھ بھال لیا؟"

میرین۔ "ہاں میں نے کل چیزوں کو دیکھ لیا۔"

مسٹر پرائس :- تو تم نے اُس میں کچھ نہیں پایا۔"
میرین :- کچھ نہیں۔ ہاں میں نے کل کاغذات کو نہیں دیکھا ہے۔ ان میں بہت سی پرانی دستاویزات ہیں۔ جن پر سرخی سے لکھا ہے۔ ان کو میں نے نہیں پڑھا۔ لیکن اور ہر چیز کو کھول کر دیکھ لیا ہے۔ اُس میں کچھ نہیں ہے"
مسٹر پرائس :- خیر۔ میرے خیال میں یہ لوگ اُس سامان کی اچھی طرح جانچ نہیں کر سکتے۔ جب وہ کلرجی اسٹریٹ میں رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ یہ ایک شخص کا کام نہیں۔ اس میں کئی شریک ہیں۔ اور چونکہ اُن کا خیال ہے اگرچہ علم نہیں کہ ان میں کچھ قیمتی چیزیں ضرور ہیں۔ اس لئے انہوں نے لقبیہ کی جانچ کرنے کی تجویز کی بہرحال ہم کو اس میں ضرور کچھ کرنا چاہیئے۔
میرین :- مسٹر پرائس ہم اُس میں کیا کر سکتے ہیں؟
مسٹر پرائس۔ ٹھیرو میں بتلاؤنگا۔ کہ اس میں کونسی بہتر تدبیر ہے۔ وہ یہ کہ کل سامان کو پھر کلرجی اسٹریٹ لمکان میں واپس رکھ کر اُسکی کافی طور پر نگہبانی کی جاوے۔ کیا تم بتلا سکتی ہو کہ اس سامان کے مورس پلیس لانے کی کتنے لوگوں کو خبر ہے؟
میرین :- یہ میں نہیں کہہ سکتی۔ وہ ایک عام طور پر لایا گیا ہے۔ میں گاڑی کے ساتھ کئی بار آئی گئی۔ کیا جو شخص میرا تعاقب کر سکتا ہے۔ وہ گاڑی کا تعاقب نہیں کر سکتا"
مسٹر پرائس :- مگر وہ شخص اُس کمرہ پر کیونکر پہونچا جس میں تم سامان رکھا تھا"
میرین :- البتہ یہ بات مشکل تھی۔ لیکن جس نے گاڑی کا پیچھا کیا ہوگا۔ اُس نے معلوم کر لیا ہوگا کہ سامان کہاں رکھا جاتا ہے کیونکہ جب بڑی الماری رکھی جانے لگی۔ تو دو تین لوگوں کو جو گلی میں کھڑے تھے مدد کے لیئے بلایا گیا تھا۔ وہ بہت بھاری تھی۔"
مسٹر پرائس :- ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آگئی۔ میرے خیال میں تمہارا اُس مکان میں رہنا بھی خطرہ سے خالی نہیں جبتک کہ کافی حفاظت کا سامان نہ ہو۔"

میرین۔ مجھ کو خوف نہیں۔ اور میں تمہاری ہدایت پر عمل کر دوں گی۔ اور اس سامان کو واپس کر کے اُس کی نگہبانی کرونگی۔ جب وہ وکیل کے مکان سے واپس ہوئی تو فوراً کام شروع کر دیا۔ پہلے اُس نے ایک لوہار کو نمبر ۵ کلرجی اسٹریٹ میں بھیجدیا کہ تمام دروازوں کھڑکیوں کے کنڈے وغیرہ مضبوط کر دے۔ اور وہ خود بھی اُس کے ساتھ گئی۔ اور سامنے کا دروازہ اور کھڑکیاں وغیرہ کھولدیں تاکہ لوگ دیکھیں کہ اس مکان میں کچھ نیا انتظام ہو رہے۔ اور وہ خود بھی مکان کے اندر باہر کئی بار آئی گئی۔ اُس نے دو مزدور بھی گلی میں سے کر لیئے کہ وہ منتظر رہیں اور بڑی الماری آئے تو اُس کے اُٹھانے میں مدد دیں۔ جب وہ ان تیاریوں میں مشغول تھی تو دل میں سوچتی جاتی تھی کہ مکان کی نگہبانی کون کرے گا

اگر مسٹر برائس کا خیال صحیح نکلا تو چور ضرور آئینگے اس لیئے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو نہایت ہوشیاری سے کامل طور پر نگرانی کرے اور باہر والوں کو اُس کا شک نہ ہو۔

پھر اُس کو خیال ہوا کہ وہ شخص اگر قاتلوں سے سازباز رکھتا ہے تو اس پھندے میں نہیں آئیگا۔ کیونکہ وہ مشکوک ہو جائیگا کہ بلا وجہ سامان کی واپسی کیا غرض ہے اس لیئے اُس نے اعلان کیا کہ وہ خود ایک ہفتہ کے بعد اس مکان میں اُٹھ آئیگی اور وہ اُس گلی کے کئی مکانوں میں گئی۔ اور پوچھا کہ اگر کوئی بالائی کام کرنے کے لیئے نوکر ملجائے تو اور جس کی ضرورت اتنا وہ سمجھے ہو گی۔ اس طرح اُس کے یہاں آ کر رہنے کی شہرت ہو گی اور یہ بھی لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ تک سامان غیر محفوظ رہیگا۔ اب صرف یہ تجویز ہونا باقی تھا کہ محافظ کون ہوگا۔ اُسکے خیال میں بجز اپنی ذات کے کوئی شخص نہ تھا

اس خیال کے آتے ہی وہ کچھ دیر تک کشمکش و پیچ کی حالت میں رہی۔ آخرش اُس نے مستقل ارادہ کر لیا کہ وہ پوشیدہ طور پر اُس مکان میں آ جاوے گی اور ایک ہفتہ تک مخفی رہے گی۔ جب کہ لوگ یہ سمجھتے ہوں گے کہ مکان غیر محفوظ ہے یہ ایک بڑی ہمت کا کام تھا۔ مگر میرین معمولی لڑکیوں کی طرح نہ تھی۔

باب سولہواں

کلرجی اسٹریٹ میں میرین کی بیخوابی

کب تلک امید پہ جینا رہے

بس ہجوم یاس نے جی گھبراگیا

میرین نے اس مہم کیلئے ضروری انتظامات کئے۔ گھر پہنچکر بڑی الماری اور بعض ضروری سامان بھیجدیا۔ اور بقیہ سامان اندھیرے میں بھیجنے کی تجویز کی کہ اسکے ساتھ وہ خود بھی اسطرح راضی ہو جاوے۔ کہ کوئی اسکو نہ دیکھ سکے اس الماری میں اسنے ایک ہفتہ کیلئے کھانیکی چیزیں جو خراب نہ ہونے پائیں مثلاً گوشت بسکٹ میوہ وغیرہ رکھدیا؛

اب ایسے موقعہ پر اپنی حفاظت کا سامان کرنا بھی ضروری تھا۔ لہذا اس نے ایک تپنچہ اور کارتوس بھی مہیا کئے۔ اور وہ خود کو اس بات پر مبارکباد دیتی تھی کہ وہ اسکا استعمال جانتی تھی؛

اب اسنے سوچا کہ اگر بھاگنے کی ضرورت ہو تو وہ کس مقام سے نکلکر بھاگ سکتی ہے۔ اس نے مکان کے پیچھے ایسا موقعہ تلاش کر رکھا کہ وہ مکان کی کھڑکی سے نیچے کے چھت پر اور پھر دیوار سے باغمیں کودکر بھاگ سکتی ہے۔

ایک دوسری بات بھی خاص توجہ کے لائق تھی اسنے ملیکزم کے زبانی سنا تھا کہ نچلی منزل کا سامنے کا کمرہ برسوں اوسکے والد کا خاص کمرہ تھا۔ اور اسی میں وہ قتل ہوا۔ پس اسنے تقریباً کل سامان حسب معمول اُسی کمرہ میں رکھا۔ اور اس نے بالائی کمرہ میں ایسا انتظام کیا۔ کہ جو شخص اس کمرہ میں داخل ہو وہ اُسے اُوپر سے دیکھ سکے کیونکہ چھت دو تین جگہ سے تھوڑی تھوڑی گر گئی تھی اور پھر اُسکی مرمت نہیں کیگئی تھی۔ یہ میرین کے لئے مفید ہوئی۔ ان شکستہ مقاموں

سے اُسنے نیچے دیکھنے کا منا سب انتظام کرلیا :

اس نے اسکا ذکر الف سے بھی اس خیال سے نہیں کیا۔ کہ اگر اسکو معلوم ہوجا ئیگا۔ تو وہ شب و روز اُس مکان کے گرد گشت و گرد آوری کر یگا۔ جس سے لوگوں کو شک ہوگا۔ اور کام بگڑ جائیگا۔ اسی طرح اسنے مسٹر پرائس کو بھی آگاہ نہ کیا۔ اور دونوں کے نام چٹھیاں لکھیں کہ وہ ایک ہفتہ کے لئے شہر سے باہر جارہی ہے۔ مورٹن سلیس ہیں اسنے بیان کیا۔ کہ وہ ڈیون شائر کے ایک چھوٹے قصبہ میں ایک کام کیلئے جارہی ہے۔ لیکن اگر کوئی یہاں آکر دریافت کرے تو بجز اسکے کچھ نہ کہا جائے کہ وہ موجود نہیں ہے :

جب سب تیاری مکمل ہوچکی اور گاڑی آخری مرتبہ سامان لینے آئی تو وہ اپنے اس خوفناک مہم پر روانہ ہوگئی اور جب سامان رکھا جاچکا تو اُسنے اپنی غیر موجودگی کا اظہار کرنے کیلئے ایک شخص کو کہا۔ کہ دروازہ کو بند کردے اور اُسکے پاس تھوڑی دیر کھڑا رہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ دروازہ میں تالا لگا رہا ہے۔ پھر اُسکے اطمینان کیلئے اُسنے کہا۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اور لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں تھوڑی دیر اسکے اندر سامان جماؤنگی۔ اگر میری موجودگی معلوم ہوگی۔ تو لوگ آکر پریشان کرینگے۔ اور میرے کام میں حرج ہوگا۔ اور جب اُنکو یہ معلوم ہوگا۔ کہ مکان خالی ہے تو پھر کوئی نہ آئیگا۔

جب دروازہ بند ہوا۔ اور گاڑی چلدی تو اب وہ اُس مکان میں بالکل تنہا تھی۔ اور اب اسکو معلوم ہوا کہ اُسنے پرخطر کام اپنے ذمے لیا ہے۔ تاہم اسنے اپنے ارادہ کو ترک نہیں کیا۔ اور نہایت خاموشی سے ضروری تیاریاں کرلیں :

گھر میں بالکل اندھیرا تھا۔ مگر چونکہ دنمیں اُس کو اچھی طرح دیکھ بھال لیا تھا وہ اسی یاد پر چل پھر رہی تھی اسلئے۔ سامنے والے کمرہ کا بالائی کمرہ اپنے رہنے کے لئے تجویز کیا تھا۔ اسنے اپنی ضروریات کی تمام چیزیں پہلے سے وہاں رکھدی تھیں۔ نیز دن بھر اُسنے موقعہ [illegible] ایسے سوراخ کئی کر لیے [illegible]

سے گلی میں یا مکان کے پچھلے صحن میں دیکھ سکے۔
خاموشی اور اندھیرے میں میرون سخت پریشان ہو رہی تھی۔ اور جب کبھی
چوہے وغیرہ نیچے کچھ شور کرتے تو وہ سمجھتی تھی کہ کوئی شخص گھر میں گھسا ہے۔
باہر کے مکانات کے دروازوں اور کھڑکیوں کا کھلنا بند ہونا ہوا کا چمنیوں
اور مختلف سوراخوں میں سے شور کرنا اسکی بے آرامی اور تنہائی پر گہرا اثر ڈالتے
تھے۔ اگرچہ مکان خالی خود پریشان کن ہوتا ہے پھر اسپر اندھیرا اور وحشت افزا ہے۔
جب وہ اسطرح تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ تو اُس نے کسی قریب کی گھڑی سے
۹ کی آواز سنی۔ اب وہ سوچنے لگی کہ کب کوئی مکان میں گھسے گا۔ پھر خود ہی دلمیں
کہنے لگی۔ کہ غالباً آج کوئی نہ آوے کیونکہ ابھی واپسی سامان کی شہرت ہوگی پھر
اُسکی کامل دیکھ بھال ہوگی۔ کہ کوئی نگراں تو نہیں۔ اسلئے بہت غور کے بعد اُس
نے نتیجہ نکالا۔ کہ بجز اُس کے باپ کے قاتلوں کے جو اب اُسکے مال کے پیچھے
پڑے ہیں۔ کوئی معمولی چور یہاں آنیکی جرأت نہ کریگا۔ اور یہ لوگ جب آوینگے
تو بہت احتیاط کے ساتھ اور اندھیرے میں مکان کی پشت سے داخل ہونگے۔ اور
آج نہ آوینگے۔ اسطرح اپنے دلکو مطمئن کرکے اُسنے اپنی چور لالٹین احتیاط سے
روشن کی۔ کہ اُسکی روشنی کسی طرح باہر نہ جاوے۔ اور اُسکو اتنا قریب رکھا
کہ روشنی کا حلقہ صرف اُس کاغذ پر پڑے جسکو وہ دیکھنا چاہتی تھی۔ یہی وہ
کاغذ تھا۔ جو وصیت کے ساتھ نکلا تھا۔ اور جسپر وہ اب غور کرنا چاہتی تھی۔ مگر
اُسوقت اُسکے دل نے مطلق اُسپر توجہ نہ دی۔ اِسلئے اُسکو رکھکر اُسنے ایک کتاب
اُٹھائی۔ جو وہ اپنے ساتھ لائی تھی۔ اور پڑھنے لگی۔ معمولی آوازوں کی اب وہ عادی
ہوگئی تھی۔ اور اُسپر خیال نہیں کرتی تھی۔ جب اُسکو نیند آنے لگی۔ تو اُٹھ کر
لالٹین کو اندھا کرکے وہ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگی۔ غرضکہ یہ رات اُسنے نہایت
بے آرامی سے گذاری جب صبح کے چار بجے تو اُسنے ارادہ کیا کہ تھوڑی دیر
سو رہے۔ کیونکہ اب اُسکو یقین ہوگیا۔ کہ اس رات کوئی نہ آئیگا۔ شروع شروع میں

وہ نیند میں بیخواب رہی ۔ اور ذراسی آواز پر جاگ کر اُٹھ کھڑی ہوتی تھی ۔ کہ کوئی گھس آیا ۔ مگر بالآخر اُسکی نیند لگ گئی ۔ اور وہ دس بجے تک سوتی رہی جب وہ سوکر اُٹھی تو سب سے پہلے اُسنے ناشتہ کیا جو سادہ گوشت بسکٹ اور پانی سے تھا پھر تمام مکان کا اُوپر نیچے گشت لگایا ۔ کہ کوئی دروازہ یا کھڑکی یا روشن دان وغیرہ کھولا تو نہیں گیا ۔ اِس سے اطمینان کرکے اپنا وقت گذارنے کیلئے اُسنے اُن کاغذات پر نظر ڈالی جو مکان میں اِدھر اُدھر پڑے تھے ۔ یا تو چوروں نے اُنکو پھیلایا تھا ۔ یا پولیس نے ۔ مگر انمیں سے اکثر ردی کاغذات تھے ۔ اور بعض پر وہی لفظ کنسل لکھا تھا ۔ وہ اسیطرح اُن کاغذات کو دیکھتی رہی ۔ گر کچھ مطلب نہ نکلا ۔ بجز اسکے کہ خاک دھول میں اُسکے ہاتھ اور کپڑے خراب ہوگئے ۔ پھر اُسنے الماری سے کاغذات نکالے ۔ اُنپر سرسری نظر ڈالی ۔ انمیں بھی اکثر پُرانی دستاویزات تھیں ۔ جو مسٹر پر اُس کی نظر سے گذر چکی تھیں ۔ اُسنے انکو بھی الماری میں رکھکر تالا لگا دیا ۔ پھر آتشدان کے قریب جو کاغذات پڑے تھے ۔ اُنپر نظر کی بعض اُن میں سے پھٹے ہوئے تھے ۔ بعض بغیر پھاڑے گول مول کرکے پھینکدئے گئے تھے اُن میں سے بعض کو اُٹھا کر اُسنے دیکھا ۔ انمیں سے ایک کاغذ کو دیکھکر وہ متعجب ہوگئی ۔ اسمیں ہمند ٹائپ رائیٹر کی شکل بنی ہوئی تھی ۔ اور اُسکے حاشیہ پر کئی جگہ وہی اعداد لکھے ہوئے تھے ۔ جو کہ اعداد زنانے کاغذ میں درج تھے ۔ اُسنے اُسکو صاف کیا ۔ اور اُسکے متعلق اور کاغذات تلاش کرنے لگی ۔ اب وہ ہمہ تن اُس میں متوجہ ہوگئی ۔ اور سمجھی کہ اُس کاغذ کی کُنجی اُسکے ہاتھ لگ گئی ہے ؛

وہ کبھی کبھی سوراخوں میں جاکر جانے آنیوالوں کو دیکھتی تھی ۔ بعض اُس مکان پر نظر ڈالتے ہوئے نکل جاتے تھے بعض غور سے دیکھتے تھے ۔ البتہ ایک شخص نے خاص توجہ سے اُسپر نظر کی وہ کئی بار آیا گیا ۔ اور بہت غور سے اس مکان کو دیکھتا تھا ۔ ایک مرتبہ وہ کھڑا ہوگیا ۔ اور دیکھتا رہا پھر اُسنے کھڑکی میں سے اندر جھانکا پھر وہ اُسکے قریب ایک مکان میں چلا گیا ۔ اُس مکان کو بھی میرین نے

اپنی نگہبانی میں لے لیا۔ اور اُسکو ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہ شخص بالائی کھڑکی سے اب تک اُس مکان کو دیکھ رہا ہے۔ مگر چونکہ دُھند تھا۔ اسکو وہ اپنا گمان ہی سمجھی۔ اب اُسنے اپنے کاغذات جمع کئے۔ اور بالائی منزل پر گئی۔ اور اُس کاغذ کو جسکو وہ اعداد والے نوشتہ کی کنجی سمجھتی تھی۔ حفاظت سے رکھکر اُسنے پھر سڑک پر نظر دوڑائی۔ اُسکے حیرت و استعجاب کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ جبکہ تھوڑی دیر کے بعد اُسنے دیکھا۔ کہ رالف گیتھمنگ ٹہلتا ہوا اُس گلی میں سے نکلا اور اُس کی نظر اس مکان پر تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُس سے بھی زیادہ آہستہ واپس ہوا۔ اور اب بھی اُسکی نگاہ اُسی مکان پر تھی۔ چونکہ اب دُہند زیادہ ہو رہا تھا۔ لہذا وہ نہیں دیکھ سکی۔ کہ گلی میں کیا ہو رہا ہے۔

وہ واپس لوٹی اور سوچنے لگی۔ کہ اُس نے رالف کو یہ کب لکھا تھا۔ کہ وہ کلارجی اسٹریٹ کے مکان کی حفاظت رکھے۔ اس خیال سے وہ غمزدہ ہوگئی۔ لیکن اپنے خیال کو تبدیل کرنیکے لئے کچھ کھانا تیار کر کے کھایا۔ اور پھر چیر لالٹین جلاکر اُسنے اعداد والے کاغذ پر اپنے خیال کو جمایا۔ اُسنے اپنی تمام کوشش اور عقل اُس میں صرف کردی۔ اور اُس کاغذ سے جو اُسکو یہاں ملا تھا۔ وہ اعداد کو جانچتی رہی اور جہاں کوئی عدد یا شکل مل جاتی تھی۔ وہ اُسکو ایک کاغذ پر درج کرتی جاتی تھی اس محنت سے پہلی بات اُسکو یہ حاصل ہوگئی۔ کہ ضرور اُسکے والد نے اُس اُس کاغذ کی تصنیف میں ٹائپ رائٹر سے مدد لی ہے۔ پھر اُسی کاغذ کی مدد سے اُسنے بھی چند سادہ الفاظ بنائے۔ اب اُسنے سمجھ لیا۔ کہ اگر وہ اسپر خاص طور پر توجہ کریگی۔ تو ضرور کامیاب ہوگی۔ اِس سے اُسکا دل خوشی سے دھڑکنے لگا۔ اور وہ برابر اُس میں کوشش اور محنت کرتی گئی۔ یہانتک کہ نئی تلاش سے وہ اپنی کرسی سے اُچھل پڑی اور اُسکے منہ سے نکل گیا۔ "میں نے دریافت کرلیا ہے اب مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ والد نے کسطرح لکھا ہے۔"

اُسیوقت ایک بھاری جسم کی مکان میں گرنے کی آواز آئی جس سے

ایگنیس کے جسم میں خون جم گیا۔ اُس نے اپنی سانس روکی دل کو دونوں ہاتھوں سے تھاما اور پھر اپنی طبیعت کو سنبھالکر اپنی لالٹین کو اندھا کیا۔ ریوالور کو ہاتھ میں لیکر زینہ کیطرف آہستہ آہستہ بڑھی ؎

باب ستر ھواں

ایک خوفناک تعجب

میں کیا دیکھتا ہوں یہ ہے کون یارب
کہ جاتا ہے برقعہ سے مُنہ کو چھپائے۔

اُسنے فوراً اس بات کا قیاس کرلیا کہ آواز کیوں ہوئی اور مکان کے کس حصہ سے آئی۔ اُسنے سمجھ لیا کہ کوئی شخص مکان کی پشت کا دروازہ توڑ رہا ہے۔ یا پچھلے کمرہ کی کھڑکی میں سے آنیکی کوشش کر رہا ہے۔ اب اسکو خوف نہ تھا وہ دم روکے اس بات کی منتظر تھی۔ کہ جو کوئی ہو آوے تو اُسکو اچھی طرح دیکھ سکے وہ اسکو روکنا نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ اسکو خیال تھا۔ کہ کوئی شخص اُوپر نہ آئیگا۔ بلکہ جو کچھ تلاش کرنا ہوگا نیچے کے کمرہ میں سامان میں کرے گا۔ اور اسکو خیال بھی نہ آئیگا کہ کوئی شخص مکان کے اندر ہے۔ پس پہلے تو وہ اُنکو اچھی طرح دیکھے پھر اگر کوئی اُوپر آئیگا۔ اُسوقت دیکھا جائیگا وہ مقابلہ کے لئے بھی تیار تھی۔

پہلی آواز کے بعد اتنی دیر تک خاموش رہی۔ کہ وہ سمجھی کہ آنیوالا چلا گیا اور اب اُس نے ارادہ کیا۔ کہ خود نیچے جا کر دیکھے۔ اُس نے اپنے بوٹ اُتار ڈالے اور سیدھے ہاتھ میں تپنچہ مضبوط پکڑ کر آہستہ آہستہ وہ ایک دو زینے نیچی اتری۔ مگر سیڑھیوں سے چرچرانے کی آواز ہونے پر وہ رُک گئی۔ اور اب بھی کچھ آواز نہ آئی۔ تو وہ اسی طرح آہستہ آہستہ نیچی اُتر گئی۔ اور اُس راستہ میں کھڑی ہوئی جہاں سے پچھلے کمرہ کا دروازہ نظر آتا تھا۔ مگر اسکو کوئی دکھائی نہ دیا۔ پھر وہ دروازہ کے قریب گئی جسکو اس نے عمداً

کھلا چھوڑدیا تھا۔ اور اندر جھانکا اسیوقت پاس کے گھنٹہ نے گیارہ بجائے؛
اُسنے پھر اندر نظر کی اور مایوس ہوکر لوٹنے والی تھی۔ کہ باورچیخانہ کیطرف سے
اُسکو پھر کھٹکا معلوم ہوا۔ اور وہ ریوالور کو مضبوط پکڑکر مستعد ہوگئی۔
وہ شخص پچھلے دروازہ یا کھڑکی سے داخل ہوگیا تھا۔ اُسکو دیکھکر میرین جلدی
مگر آہستگی سے پھر زینہ پر چڑھ گئی۔ اور ابھی وہ اوپر پہنچی ہی تھی۔ کہ وہ شخص روشنی ہاتھ
میں لئے نہایت احتیاط سے اُس جگہ داخل ہوا جہاں میرین کھڑی تھی۔ باورچی
خانہ کا دروازہ کھلا تھا۔ اور وہ شخص نہایت ہوشیاری سے قدم اُٹھاتا تھا۔ باوجود
اسکے اُسنے کسی چیز سے ٹھوکر کھائی۔ اور گر پڑا لالٹین جو اُسکے ہاتھ میں تھی بجھ گئی
اُسپر ایک دبی ہوئی آواز اُسکے منہ سے نکلی اور پھر اُسنے ٹٹول کر لالٹین کو اُٹھایا
اور دیاسلائی روشن کرکے اُسکو جلایا۔ اُسوقت میرین نے بہت کوشش کی کہ وہ
اُسکو دیکھ لے مگر وہ اُسکے سامنے سے اتنا آگے بڑھ گیا تھا۔ کہ وہ دیکھ نہ سکی۔
پھر اُسنے سنا کہ وہ سامنے والے کمرہ میں گیا؛
اب میرین کا کام مشکل تھا۔ کیونکہ اُسکو اُس کمرہ میں جانا تھا۔ جو خاص اس
کمرہ کے اُوپر تھا۔ اور جہاں میرین نے ایسی جگہ بنالی تھی۔ کہ وہاں سے نیچے کا منظر بخوبی
دیکھ سکے اسکو خیال تھا کہ اگر ذراسی بھی آواز ہوئی تو یا تو وہ شخص بھاگ جاویگا
یاممکن ہے۔ کہ اوپر آکر اس پر حملہ آور ہو۔ پس وہ حیران تھی۔ کہ کیا کرے۔ آخرش وہ گھٹنوں
کے بل آہستہ آہستہ چلی تاکہ ان سوراخوں تک پہنچ جاوے۔ ابھی اُسنے نصف
راہ طے کی تھی۔ کہ اسکو یاد آیا کہ وہ اعداد والا نوشتہ اور اسکی کنجی ویسی ہی منبر
پر کھلی پڑی ہے۔ اور اگر اُسکو مکان سے بھاگنا پڑا۔ تو وہ کاغذات دوسرے کے ہاتھ
پڑجائینگے۔ اسلیئے اُسنے اُنکو پہلے اپنے قبضہ میں کرنا ضروری سمجھا اور وہ منبر
کی طرف واپس لوٹی اور بمشکل کاغذات اُٹھاکر اپنی جیب میں رکھے اور پھر اُسی جگہ
واپس ہوئی۔ اُوندھے پڑکر اُسنے سوراخ میں سے جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ کمرہ میں
اُس شخص کی لالٹین سے ہلکی روشنی پڑ رہی ہے۔ مگر وہ شخص نظر نہیں آتا کیونکہ وہ

ہیں پھر رہا تھا - اور میرین جہاں سے جھانک رہی تھی - وہ سوراخ اتنا بڑا نہ تھا کہ کل کمرہ نظر آسکے - اسلئے وہ لیٹے لیٹے دوسرے سوراخ پر پہنچی - مگر بدقسمتی سے اس سوراخ سے بھی وہ اُسکو نہ دیکھ سکی - وہ اُسکے چلنے پھرنے کی آواز سنتی تھی - مگر دیکھ نہ سکتی تھی - اب بجز اِسکے کوئی چارہ کار نہ تھا - کہ وہ اُسوقت تک منتظر رہے جبتک کہ وہ سامنے آئے ؛

وہ شخص نیچے کاغذات کی تلاشی لے رہا تھا - کیونکہ اُنکے کھولنے بند کرنے کی آواز آرہی تھی - یہ تلاش عرصہ تک جاری رہی - کیونکہ اُسوقت گھنٹہ نے ایک بجایا اور یہ دو گھنٹہ کا وقت ایسا گذرا - گویا کہ چند منٹ ہوئے ہیں - اِسکے بعد وہ شخص وہاں سے اُٹھا لالٹین کی روشنی میں اُسکا سایہ نظر آیا - اب اُسکا دل پھر زور زور سے دھڑکنے لگا - کیونکہ اُسکو خیال ہوا - کہ اب وہ اُسکا چہرہ دیکھنے والی ہے - مگر وہ شخص لوٹا اور اُسنے اپنی لالٹین گل کردی - اِسکے بعد باہر گلی میں ایک سیٹی کی آواز آئی - اور اُسی کے ساتھ شور ہوا - پھر بہت سے لوگوں کے قدموں کی چاپ سنائی دی - جو فرش پر دوڑ رہے تھے - لوگ چیخ چلّا رہے تھے - اور مغلّظہ قسمیں کھا رہے تھے - پھر کوئی شخص سامنے کے دروازہ پر گرتا یا ٹکراتا معلوم ہوا - اور اب شور وغوغا بند ہوگیا بعض پتھر دروازے پر پھینکے گئے کچھ اور مکانوں پر بھی پڑے - اب عورتوں کی گالیاں اور شور شروع ہوا - انمیں کچھ دبی ہوئی آوازیں مردوں کی بھی تھیں پھر سڑک کے فرش پر بھاری بھاری قدموں کی آواز سنائی دی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ہنگامہ بڑھ رہا ہے - پھر ایک آواز آئی - کہ پولیس آرہی ہے اُسکے ساتھ ہی لوگ اِدہر اُدہر بھاگتے معلوم ہوئے - پھر تین چار پولیس مینوں کی باقاعدہ قدموں کی آواز معلوم ہوئی جنکے جانیکے بعد مثل سابق خاموشی ہوگئی ؛

میرین سمجھی کہ لوگ ہنگامہ کرکے مکان کا دروازہ توڑنیوالے تھے مگر یہیں پر معاملہ رفع دفع ہوگیا - پھر اُسنے کمرہ میں چلنے کی آواز سنی تو اُسنے جھانکا اُس شخص نے لالٹین جلانے [illegible] روشنی کی اور وہ اب ایسی جگہ

کھڑا تھا۔ کہ میرین اچھی طرح دیکھ سکتی تھی۔ پہلی دیا سلائی بجھ گئی۔ اب اُسنے دوسری حفاظت سے جلائی۔ اور اُسکی ہلکی روشنی کمرہ میں پھیلی۔ میرین نے جو کچھ دیکھا قریب تھا کہ وہ تعجب سے چلا اُٹھے یہ شخص دروازہ سے پیٹھ لگائے جھکا کھڑا تھا۔ اور دیا سلائی کو سنبھالے ہوئے تھا۔ کہ لالٹین کی بتی روشن کرے اس نے نہیں دیکھا۔ جو میرین دیکھ رہی تھی۔ ایک دوسرے شخص کا چہرہ نظر آیا۔ جو کمرہ کے کھلے ہوئے دروازہ کے اندر دیکھ رہا تھا۔ اور پہلے آنیوالے شخص پر اُس کی خاص توجہ تھی۔ میرین نے حیرت سے اپنا دم روکا اور منتظر رہی۔ دوسری دیا سلائی بھی بجھ گئی۔ اور لالٹین روشن نہ ہوئی۔ اور جبکہ وہ تیسری جلانے کی فکر میں تھا۔ کہ اُس نئے آنیوالے شخص نے اپنی لالٹین کی روشنی پوری طرح اُسکے اُوپر ڈالی اور سخت آواز میں بولا؛

نیا آنیوالا۔ اچھا۔ تمہارا یہاں کیا کام ہے"۔

ان الفاظ پہ پہلا شخص چمک اُٹھا اور اسکی طرف پھرا۔

میرین نے سخت ناامیدی کی حالت میں دیکھا کہ وہ اسکا عاشق رالف گیتھنگ ہے۔ وہ خراب کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور اپنے جسم کو چھپائے ہوئے مگر میرین نے پہچان لیا؛

رالف نے غصہ بھری آواز میں کہا۔ "تم کون ہو"۔

دُوسرا۔ تمکو جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں کون ہوں۔ اگر تم اس جگہ آئے تھے تو تم کو احتیاط سے آنا چاہیئے تھا"۔

رالف "کیا تم سراغرساں ہو۔ اور مجھکو گرفتار کرنا چاہتے ہو"۔

دُوسرا "ہاں۔ میں اس شک میں تمکو گرفتار کرتا ہوں۔ کہ تم بڈھے ہوڈلی کے قتل میں شریک ہو"۔

یہ سنکر رالف اُسکی طرف لپکا اور لالٹین اُسکے ہاتھ سے پھینک دی۔ اب راستہ میں دونوں شخصوں کی لڑائی کی آواز آنے لگی تھوڑی دیر کے بعد

کوئی شخص مکان کے پچھلے دروازہ میں سے نکلتا ہوا معلوم ہوا۔ اور دروازہ زور سے بند کرلیا گیا۔ اور پھر خاموشی تھی؛

میری بن اس اثنا اور اس واقعہ سے ایسی خوف زدہ ہو گئی۔ کہ زمین پر بے حس و حرکت پڑی رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تمام شکوک کی یاد اپنے عاشق کے خلاف اب اسکے دماغ میں تھی۔ اور یہ کہ اسکی گرفتاری سے کیا ہوگا۔ پھر اسکو خیال ہوا کہ وہ اس مکان سے چلی جاوے اور اگر اسکو ایسا معلوم ہوتا۔ تو وہ کبھی اس مکان میں نہ آتی۔ گو وہ مضبوط دل کی لڑکی تھی مگر اب خوف مسلط تھا اور وہ چلے جانے پر آمادہ تھی۔ تاہم وہ اسپر عمل کرنیکے قابل نہ تھی۔ وہ تھوڑی دیر اسی حالت میں رہی کہ اس کی طبیعت سنبھل جاوے؛

وہ اپنی جگہ سے اٹھنے والی تھی۔ کہ اسنے پھر نیچے کسی کے چلنے کی آواز سنی دروازہ کھلا۔ اور پھر کوئی شخص اس کمرہ میں داخل ہوا۔ یہ وہی شخص تھا۔ جس نے رالف کو نکالا تھا۔ اور کہا تھا کہ تم کو گرفتار کرونگا۔

رالف نکل گیا تھا۔ اب میری بن کا دل خوشی سے دھڑکنے لگا۔ وہ پھر اس شخص کو دیکھنے لگی۔ جو نیچے بیٹھا ہوا اپنی لالٹین کو دیکھ رہا تھا جس کو اسنے پھر روشن کر لیا تھا یہی وہ شخص تھا۔ جو دو شب پہلے مورٹن پلیس میں گھسا تھا۔ اور جو دنیں اس مکان کے چکر لگا کر قریب کے دوسرے مکان میں چلا گیا تھا۔ پھر یہ سراغرساں کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ شخص کچھ زمین میں تلاش کر رہا تھا۔ اور جب ریوالور اسکو مل گیا۔ تو وہ خوش ہوا۔ اور جیب میں رکھکر نہیسا اور خود گھسی ہوئی آواز میں کہنے لگا؛

معلوم نہیں کون تھا۔ اور کس تلاش میں تھا۔ میں اسکو پولس اسٹیشن لے جاتا جب وہ میری طرف لپکا۔ تو اسنے قریباً مجھے پٹک دیا تھا مگر افسوس وہ پولیس سے بچ گیا (کچھ ٹھیر کر) بیوقوف میں نے اسکی لالٹین

کی روشنی باہر سے دیکھ لی تھی۔ اور میں اُسکے کھیل کو روکنے کیلئے اندر آگیا
میں آج رات نہیں ٹھہرونگا۔ کسی نے شاید سُن لیا ہو۔ میں اس بدمعاش
کو دوسری رات سمجھونگا۔"
یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چپکے سے چلدیا۔ اور اب میرین آزاد ہو گئی۔

باب اٹھارہواں

میرا نام لینی گن۔ جیمس لینی گن ہے

آج اُن سے مقابلہ ٹھرا

آج ہی دلکا فیصلہ ٹھرا

میرین خاموشی سے اپنی جگہ سے اُٹھی اور زینہ تک پہونچکر اُسنے کان لگائے اُدھر چند منٹ تک اسکو پھرتے سنا جو کچھ بڑبڑاتا جارہا تھا۔ آخرش باورچیخانہ کی چھوٹی کھڑکی اُٹھائی گئی۔ اور اُسمیں سے کیسکے باہر جانیکی آواز ہوئی اور کھڑکی پھر نیچے کردیگئی۔

میرین اب اپنے اطمینان کیلئے نیچے اُتری تاکہ معلوم کرے کہ دونوں شخص کھڑکی میں سے کیونکر آئے تھے۔ یہ آسانی سے معلوم ہو گیا۔ ایک کانچ توڑ ڈالا گیا تھا۔ اور جو آڑ کی سلاخ لگی ہوئی تھی نکالڈالی گئی تھی۔ وہ زمین پر پڑی تھی اور اُسی کی آواز میرین نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔

وہ اُسوقت کھڑکی درست نہیں کرسکتی تھی اسلئے پھر اُوپر چلی گئی۔

وہ بہت بے آرام تھی۔ کیونکہ اُسنے اپنے عاشق کو ایسی حالت میں دیکھا تھا اور سوچ رہی تھی کہ اُسکا یہاں آنے سے کیا مطلب تھا۔ اور اُسکے باپ کے ساتھ اُسکے کیا تعلقات تھے۔ اور وہ سامان میں کیا تلاش کرتا تھا۔ اور اُسنے یہ تمام باتیں اُس سے کیوں چھپائیں۔

اگر وہ میرین سے اس قسم کا ارادہ ظاہر کرتا۔ تو وہ بخوشی جب تک چاہتا سامان کی تلاشی لے سکتا تھا۔ وہ کیوں اس موقعہ کا منتظر رہا۔ کہ جب سامان واپس ہوا اور میرین کے باہر جانے کی خبر ملی تو وہ چوروں کی طرح مکان میں گھسا اُسنے اپنے دلکو یہ سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ رالف کا یہ فعل کسی برے ارادہ سے نہ ہوگا۔ مگر وہ اُس میں کامیاب نہ ہوئی۔ کچھہ دیر تک وہ سوچتی رہی۔ کہ وہ اس خیال سے یہاں آیا ہوگا۔ کہ سامان میں اگر کوئی قیمتی چیز ملجاوے۔ تو وہ میرین کو لاکر دیوے مگر یہ خیال قائم رہنے والا نہ تھا۔ کیونکہ اگر اُسکا ایسا ارادہ ہوتا۔ تو وہ مورس پلیس میں اُس سامان کو دیکھہ سکتا تھا یا کلرجی اسٹریٹ میں میرین سے کنجی لیکر تلاش کر سکتا تھا!

اسلیئے اُسنے ارادہ کیا کہ وہ فوراً اسکے پاس جاوے۔ اور جو کچھہ دیکھا ہے اُسکو بیان کرکے اُس سے جواب لے۔ لیکن وہ دوسرا شخص کون تھا۔ جسکو رالف سراسیمہ سمجھا۔ اب اُسنے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ اور کرسی سے ٹیک کر پچھلے منظر پر نظر ڈالی اور اسکے چہرہ پر غور و فکر سے کام لیا۔ اُسنے اُسکے چہرہ مہرہ کو خوب ذہن نشین کرلیا تھا۔ اُسکے نیچے کا چہرہ لمبوترا تھا رخسارہ زرد چھوٹی آنکھیں وہ اُسکو بھول نہیں سکتی تھی یہی وہ شخص تھا۔ جسنے مورس پلیس میں نقب زنی کی تھی اور اس میں کوئی شک نہ تھا۔ کہ یہی وہ شخص تھا۔ جسکو دنہیں اُسنے دیکھا تھا اور جو ایک قریب کے مکان میں چلا گیا تھا یہ کون ہے۔ اور میرے والد کے سامان کے کیوں پیچھے پڑا ہے یہی سوالات تھے جو وہ حل کر رہی تھی۔ یکایک وہ ایک خیال سے کرسی سے اچھل پڑی اُسکو یاد آیا۔ کہ یہی وہ شخص تھا۔ جسکو اُسنے مورس پلیس کے باہر دیکھا تھا۔ یہی جیمس لینی گن ہے۔ جسکی تصویر پولیس نے اُس کو دکھلائی تھی۔ جہانتک وہ اس تصویر سے اُسکے چہرہ مہرہ کو ملا رہی تھی۔ وہاں تک اُسکا یقین بڑھتا جاتا تھا۔ کہ وہ جیمس لینی گن ہے!

اب وہ بے صبری سے اُسوقت کا انتظار کرنے لگی۔ کہ وہ مکان سے نکلے

اسلئے اُسنے اُن چیزوں کو یکجا کیا۔ جو ساتھ لیجانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی۔ کہ اُسکی غیر حاضری میں جیمس لینی گن پھر مکان میں آئے اور اُن تمام کھانے پینے کی اشیاء کو دیکھکر شک میں پڑ جائے۔ اور بھاگ جائے۔

جب گھڑی نے پانچ بجائے تو اس نے روانگی کا ارادہ کیا۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اُس کو جاتا ہوا دیکھے۔ اور ممکن ہو کہ جیمس لینی گن ابھی تک تاک میں ہو یا اُسکے دوست اُسکو جاتا دیکھ کر خبر کر دیں اسلئے وہ کھڑکی کے پاس گئی۔ اور اُسکو کھولکر دیکھا تو چاروں طرف اندھیرا تھا کسی طرف روشنی نظر نہیں آتی تھی۔ مگر پھر بھی اُسکو خوف تھا۔ کہ کوئی دیکھ نہ لے اب اس نے ارادہ کیا۔ کہ مکان کی پشت سے نکل جائے۔ اسلئے اُس جگہ جاکر دیکھا تو یہ اسکو آسان معلوم ہوا۔ جہاں سے وہ آدمی داخل ہوا تھا۔ وہاں ایک بکس رکھا تھا۔ وہ اُسپر ہوکر آسانی سے دیوار پر چڑھ گئی اور پھر گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل وہ اندھیرے میں دیوار پر چلی پھر ایک موقعہ دیکھکر وہ نیچے کود گئی۔ یہ جگہ بہت اونچی نہ تھی اسلئے اُسکو کوئی صدمہ نہ پہنچا۔ اور اب اُسنے خود کو کلرجی اسٹریٹ میں پایا۔ وہ مکان نمبر ۵ کے مخالف سمت تیزی سے بڑھی اور کسینے اسکو نہ دیکھا وہ جلد جلد گلیوں میں نکل گئی اور کچھ نہیں جانتی تھی کہ کہاں جا رہی ہے ایک جگہ پولسمین اُسکو ملا اور پوچھنے پر اُسنے انجل کا راستہ بتا دیا اور اب بالائی گلی میں وہ اپنے مکان کی طرف جانے لگی اب وہ تھک گئی تھی اور اُسنے قدم سست کر دئے تھے کیونکہ اب اسکو کوئی خوف نہ تھا۔ صبح بہت ٹھنڈی اور دھندلی تھی گلی میں چند لوگ ملے لیکن میبرین نے کسی کی پرواہ نہ کی اُسکے دماغ میں چند گھنٹے کے واقعات چکر لگا رہے تھے وہ سوچ رہی تھی کہ پہلے پولیس میں جاوے یا مسٹر پرائس کے پاس مگر سب سے بڑھکر اُسکو الف کا خیال تھا۔ کہ اُس نے اس معاملہ میں کسطرح حصّہ لیا؟

اُسکا مستقل ارادہ تھا کہ اپنے باپ کے قاتلوں کو انصاف کے ہاتھوں

ہیں دے مگر وہ خود اس بات پر ہرگز آمادہ نہ تھی کہ اپنا شبہ رالف پر ظاہر کرے۔ لیکن اگر وہ پچھلے ۳۶ گھنٹوں کا واقعہ بیان کرے گی۔ تو رالف کی موجودگی کو کسی بہت پوشیدہ رکھ سکتی ہے پس اس نے یہ رائے قائم کرلی کہ جب تک وہ رالف سے نہ مل لے کوئی کارروائی نہ کرے۔ یہ تو اسکو یقین تھا کہ مرتکب قتل جیمس لینی گن ہے اور اسیکو وہ گرفتار کرانا چاہتی تھی۔

وہ ابھی اس خیال میں تھی کہ ایک گاڑی کے آنے سے وہ کنارہ کیطرف کھڑی ہوگی اُسیوقت ایک شخص اُسکے پاس سے گذرا جسکو دیکھکر میرین سخت متحیر ہوگئی۔ کیونکہ یہی جیمس لینی گن تھا جو اسکے دماغ میں سمایا ہوا تھا پہلے اسکو خیال ہوا کہ وہ اسکا تعاقب کررہا ہے۔ مگر جب اُسنے دیکھا کہ وہ ایک دوسری گلی سے آیا ہے تو اسکا خیال بدل گیا لیکن وہ شخص اُسکو دیکھکر کچھ رُکا اور اُس سے کچھ بات کرنیکا ارادہ کیا۔ مگر پھر کچھ سوچکر آگے بڑھگیا۔ میرین اس کے پیچھے پیچھے چلی۔ وہ کئی گلیوں میں سے گذرا اور میرین کی طرف پلٹ کر دیکھتا جاتا تھا پھر وہ ایک چوک میں پہنچا اور اُسکے دو بازو نپر پھر کر اُس نے پلٹ کر دیکھا کہ میرین آرہی ہے یا نہیں پھر وہ ٹھیر گیا اور میرین بھی کھڑی ہوگئی اور جھک کر بوٹ کے باند ھنے کا بہانہ کیا پھر وہ شخص بقیہ دو بازو نپر چلا اور میرین اُسکے پیچھے تھی۔ اب اُسنے سمجھ لیا کہ یقیناً عورت تعاقب کررہی ہے۔ تب وہ ایک کونہ کی طرف مڑکر اُس کی نظر سے اُجھل ہوگیا۔ لڑکی نے بھی تیزی سے قدم بڑھاکر اسکو وہاں جا لیا جب وہ قریب پہنچی تو اُسنے اپنی ٹوپی اُٹھائی اور کہا۔

شخص۔ "آپ کس غرض سے میرا پیچھا کررہی ہیں"۔

میرین اسکے سوال سے گھبرا گئی مگر بہت استقلال سے جواب دیا۔

میرین۔ "یہ گلی جیسی آپکے واسطے ہے ویسی ہی میرے لئے ہیں مجبور نہیں ہوں کہ تمہاری اجازت حاصل کرکے چلوں پھروں"۔

شخص "۔ بالکل صحیح ہے۔ ایک دل والی لڑکی کی طرح آپنے جواب دیا اور

اسی واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ اب اور زیادہ میرا پیچھا نہ کریں (اسکی آواز اچھی نہ تھی لیکن اُسکا لباس اسوقت اوسط درجہ کے لوگوں کا تھا) ہاں میں ایک شرط پر اجازت دے سکتا ہوں اگر آپ یہ بتلائیں کہ میں کس سے گفتگو کر رہا ہوں اور میرا تعاقب کرنے میں آپکا کیا مطلب ہے"۔

میرین۔" اور اگر میں اسکے جواب سے انکار کر دوں "

شخص۔" تب میں آپکو اپنا تعاقب نہ کرنے دونگا اور یہیں کھڑا رہونگا"۔

میرین۔" میرا نام جینا وے ۔میرین جینا وے ہے میں تمہارے پیچھے یہ دیکھنے آرہی ہوں کہ تم کہاں جاتے ہو"۔

شخص۔" اچھا تو یہ ایک سادہ اور صاف بات ہے اسکا جواب یہ ہے۔ کہ میں لینی گن جیمس لینی گن ہوں تم وہی مس جینا وے ہو جو موریس پیلیس میں رہتی ہو اور تمہارا ایک مکان کلرجی اسٹریٹ میں کرایہ پر دینے کا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اُسکو خوش قسمتی کی ملاقات سمجھونگا ایک عجیب اتفاق"۔

میرین۔" ہاں میں مورس پیلیس میں رہتی ہوں"۔

شخص۔ (سرد مہری سے) "میں کل وہاں گیا تھا۔ مگر آپ موجود نہ تھیں میں آپسے اُس مکان کے بارے میں ملنا چاہتا تھا"۔

اب میرین نے سوچا کہ وہ کسی طرح اُسپر قابو نہیں پا سکتی اور اُس کا پیچھا کرنے میں اُس نے بڑی غلطی کی اسلئے اُسنے چاہا کہ بلطائف الحیل اُس سے پیچھا چھڑایا جائے:

میرین۔" مجھے افسوس ہے کہ میں گھر پر نہ تھی مگر میں اس معاملہ کے متعلق سوچونگی مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ میں نے آپکو ناراض کیا میں غلطی پر تھی براہ مہربانی مجھکو معاف کرو مکان کرایہ پر دینے کے بارے میں آپ میرے وکیل مسٹر پرائس کے پاس جاویں جو ۲۰ فلنس بری اسکوئیر میں رہتے ہیں"۔

شخص۔ (حقارت سے) اُوہ میں وکیلوں کو پسند نہیں کرتا اُنسے میری نہیں بنتی میں تمہیں سے براہ راست طے کرنا چاہتا ہوں "

میرین۔ "تو تمکو لکھ بھیجوں گی تم اپنا پتہ مجھکو دو "

شخص۔ "آپکا شکریہ میں خود ہی ملکر اپنے معاملات طے کیا کرتا ہوں میں.... دھائے پیری میں رہتا ہوں"۔

میرین۔ (تیزی سے) "تم کلرجی اسٹریٹ والا مکان کسلئے کرایہ پر لیتے ہو"۔

جیمس لینی گن نے کچھ ٹھیر کر جواب دیا!

شخص۔ "مس جینا وے یہ عجیب سوال ہے کہ میں کیوں مکان کرایہ پر لیتا ہوں لوگ مکان کیوں لیا کرتے ہیں"۔

میرین "خیر تو میں ابھی اسکا جواب نہیں دیسکتی ایک ہفتہ کے اندر میرا خود اُس مکان میں رہنے کا ارادہ ہے لیکن اگر میں نے اپنا خیال بدلدیا تو میں تمکو اطلاع دونگی۔ تم مورس ہیلیس میں میرے پاس پیر کے روز آؤ اگر تم کو درحقیقت مکان کی ضرورت اور خواہش ہے!

شخص "مجھکو بڑی خواہش اور ضرورت ہے میں ضرور آؤنگا "

اب میرین وہاں سے لوٹی اور اپنی حماقت پر افسوس کرتی جاتی تھی کہ وہ کیوں اُس سے ملی اور گفتگو کی جبتک کہ اُسکے قید کرانے کا انتظام نہ کرلیا وہ پھر کر دیکھتی جاتی تھی کہ کہیں وہ تعاقب نہ کر رہا ہو مگر اُسکا پتہ نہ تھا۔ لیکن وہ اپنے عاشق کے اس معاملہ میں حصہ لینے سے بہت شکستہ دل ہو رہی تھی!

باب انیسواں

میرین اعداد والا نوشتہ حل کرتی ہے

ہو گیا حل نوشتہ تقدیر اُن کا میں ہو گیا وہ میرے ہوئے

چھ بجے تھے جب میرین مورس ہیلیس پہنچی وہ دو رات کے واقعات

سے نہائیت تھکی ہوئی پریشان تھی اُس نے پہلے دیکھا کہ اُسکی غیر موجودگی
میں مکان میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش تو نہیں کی گئی لیکن اُس نے
سب چیزیں اپنی جگہ بدستور پائیں جیسا کہ وہ چھوڑ گئی تھی اس سے اطمینان
کر کے اُسنے آگ جلائی اور چاء تیار کی جس کی وہ بہت خواہشمند تھی پھر
اُسنے اپنا جیکٹ اور ٹوپی اُتاری اور غسل خانہ میں جاکر اچھی طرح سے غسل کیا
اور جب وہ فارغ ہو کر نکلی تو پھر کام کرنے کے لئے تازہ دم تھی؛
سب سے پہلے اُسنے ارادہ کیا کہ وہ رالف سے ملے اور جو کچھ اُس نے
کلرجی اسٹریٹ میں دیکھا ہے اُس کی کیفیت اس سے پوچھے اور یہی اُس کو
ایک اہم کام نظر آرہا تھا کہ وہ کس طرح اس کو انجام دے بہر حال یہ کرنا ہی تھا
اسلئے اُسنے پھر اپنا جیکٹ اور ٹوپی پہنی اور ساڑھے سات بجے روانہ ہو گئی
کیونکہ اُسکو معلوم تھا کہ رالف حاضری کھا کر آٹھ بجے دفتر روانہ ہوتا ہے؛
اُس نے رالف کے مکان پر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا مگر اُسکے بعد اُس
نے ارادہ کیا کہ بھاگ جاوے۔ مسز گیتھنگ نے (رالف کی والدہ) آکر دروازہ
کھولا اور میرین کو دیکھکر متعجب ہو کر بولی۔
"کیوں میرین کیا حال ہے تم ایسی زرد ہو رہی ہو جیسی روح مہربانی
کر کے اندر آؤ"۔
میرین۔ "مسز گیتھنگ میں رالف سے ملنا چاہتی ہوں"؛
مسز گیتھنگ۔ "بچی اندر آؤ وہاں سردی میں نہ کھڑی رہو تم بالکل خستہ
نظر آرہی ہو اُسنے ہمدردی سے کہا جو اُس سے محبت رکھتی تھی اور اُس کا
حال دیکھکر غمزدہ ہو گئی تھی"۔
میرین۔ "مسز گیتھنگ کیا آپ رالف کو اطلاع دیدینگی میں ایک بہت
ضروری معاملہ میں اُن سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں نہائیت اہم معاملہ میں"۔
مسز گیتھنگ۔ "مگر تمکو ایسے ضروری معاملات میں گفتگو کرنے کی بجائے

آرام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔"

(یہ کہکر اُسنے اپنے دونوں ہاتھ لڑکی کے گلے میں ڈالکر اُس کا بوسہ لیا) "آہ تمہارے ہونٹ برف کی طرح ٹھنڈے ہو رہے ہیں میری پیاری رالف موجود نہیں لیکن اندر آؤ کچھ ناشتہ کرو۔"

میرین (اس خبر سے زرد پڑکر) "گھر میں نہیں ہیں۔ کہاں۔ پھر کہاں ہیں۔"

مسٹر گیتھنگ۔ "وہ سنیچر کے روز کہیں گئے ہیں میرے خیال سے وہ شہر سے کہیں باہر گئے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ میں خط لکھوں گا اور آج واپس آنے کو کہہ گئے تھے میں آج صبح انکے خط کی منتظر رہی مگر شاید انکو لکھنے کی مہلت نہیں ملی کیونکہ ڈاکیہ یہاں سے گذر گیا ہے بچی اندر چلو۔"

میرین۔ "مسٹر گیتھنگ آپکا شکریہ مگر مجھے جانا چاہیئے کیا آپکا خیال ہے کہ وہ آج دفتر میں آویں گے۔"

مسٹر گیتھنگ۔ "ہاں میری پیاری وہ آج دفتر ضرور آوینگے مگر میں چاہتی تھی کہ تم اندر آئیں اور ایک پیالی چاء پیتیں وہ تمہارے لئے مفید ہوگی۔"

میرین۔ "نہیں آپکا شکریہ۔ میں دفتر جاؤنگی اور جلد سے جلد اُن سے ملونگی اگر وہ آئیں تو اُنسے آپ کہدیں کہ میں آئی تھی اور اُن سے ضروری ملنا تھا اور کہدیں کہ وہ مجھ سے جلد آکر ملیں شائد دفتر میں وہ مجھکو نہ ملیں۔"

مسٹر گیتھنگ نے وعدہ کیا اور پھر اصرار کیا کہ وہ اندر آوے مگر میرین وہاں سے چلدی اور وہ عورت اُسکو حیرت و استعجاب سے دیکھتی رہگئی!

میرین مُورگیٹ اسٹریٹ جہاں میسرز کولٹر اور انیس کا دفتر تھا ۹ بجے سے قبل پہنچ گئی اور ہر ایک آنیوالے کو دیکھتی رہی وقت گذرتا گیا مگر جب نو بجنے کو ہوئے تو وہ متوحش ہو گئی وہ سڑک پر ٹہلتی تھی اور دروازہ پر رُک رُک کر ہر ایک کی صورت غور سے دیکھتی تھی!

جب نو بج چکے اور رالف نہ آیا تو اُسکی بے پریشانی بڑھگئی کیونکہ وہ خوب جانتی تھی کہ رالف وقت کا سخت پابند ہے اور محرّر لوگ آ رہے تھے اور اس لڑکی پر بعض نظر ڈالتے تھے جو دروازہ سے لگی ہوئی ہر ایک کی صورت دیکھ رہی تھی ؂

دس بج گئے مگر رالف کا پتہ نہ تھا یہ سمجھکر کہ شائد اُس کی نظر نہ پڑی ہو وہ دفتر کے اندر گئی اور وہاں رالف کے متعلق پوچھا اُسکو جواب ملا کہ وہ نہیں آیا وہ ٹھیر کر انتظار کرے تو وہ وہیں دفتر میں بیٹھ گئی اور انتظار کیا پھر ایک شخص اُسکے پاس آیا اور کہا کہ شائد دفتر آنے سے پہلے وہ کسی کام کو چلے گئے کیونکہ اُن کی عادت کے خلاف ہے کہ وہ دیر میں آویں اب اُس کو بہت دیر تک انتظار کرنا پڑے گا ؂

میرین ـــ تھوڑی دیر سوچا مگر وہ اور زیادہ نہیں ٹھیر سکتی تھی خط لکھکر چھوڑ جانا مناسب سمجھا اسنے لکھا "پیارے - میں تمسے ملنے کے لئے یہاں آئی صبح تمہارے مکان پر گئی اور یہاں نو بجے سے تمہاری منتظر ہوں غور اً مورس ہلییس آؤ یا مجھکو بذریعہ تار اطلاع دو کہ تم کسوقت مجھے مل سکوگے ؂

یہ لکھکر ایک محرّر کے حوالہ کیا کہ جب رالف آوے اُسیوقت اُسکو دے دیا جاوے اور پھر وہ وہاں سے رنجیدہ گھر واپس لوٹی مگر راستہ میں مختلف جہات سے وہ پریشان رہی کہ اُس کے نہ ملنے سے کارروائی میں تاخیر ہو رہی ہے چونکہ اب وہ بیکار تھی اُس کو اُس کاغذ کا خیال آیا جو اُس کو کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں ملا تھا - وہ تمام کاغذات میز پر پھیلا کر بیٹھ گئی ان پر غور کرنے لگی اور جو نتائج اُن سے نکلے وہ اُس کے لئے دلچسپ تھے یہ اُسکو کامل یقین تھا کہ اُس کے باپ نے اسکی تصنیف میں ہمنڈ ٹائپ رائٹر سے کام لیا ہے ؂

اس مشین میں معمولی ۳۰ حروف ہیں (کنجیاں) اور ہر ایک اُن میں سے تین مختلف حروف یا علامات چھاپتی ہے اور اسکا تعلق دوسری چابیوں سے

ہے اگر ایک چابی دبا کر انگلی ماری جاوے تو وہ حروف تہجی کے بڑے حروف چھاپتی ہے اور اگر دوسری چابی دابی جاوے تو وہ اعداد یا کسرات یا کوئی دوسری علامت چھاپتی ہے مثلاً اگر معمولی چابی پر انگلی ماری جاوے تو a چھاپے گی اگر چابی دبائی جائے تو وہ بڑا A چھاپے گی۔اور اگر دوسری چابی دبا کر چھاپا جاوے تو وہ ۷ کا عدد چھاپے گی اسی طرح سب چابیوں کی ترتیب ہے پس میرین نے دریافت کر لیا تھا کہ اس کاغذ کی تحریر میں اُسکے والد نے اعداد والی چابی دبا کر کام لیا ہے تحریر اس طرح شروع تھی ۃ" ۹۳۳۹e} وغیرہ وغیرہ پس اگر چابی نہ دبائی جائے تو ان اعداد اور نشانات کے بجائے حروف ہونگے مثلاً یہ ۃ-۷ کے بجائے یہ" کے بجائے اور I-ح کے بجائے وغیرہ وغیرہ اس خیال پر میرین نے کام شروع کیا پہلی سطر اس طرح تھی :-

ۃ" ۹۳۳۹e} ۸۰ ½ ۶" ۲ ۃ" ۳

جب اُس کی بجائے اُس نے حروف لکھے تو حسب ذیل ہوئے ،

c t v m h k o e w i c c i p g t v

مگر یہ بھی ایسے ہی بے معنی تھے جیسے کہ وہ اعداد اور نشانات۔اس نتیجہ سے وہ پھر نا امید ہو گئی مگر جہاں تک وہ اُس پر غور کرتی تھی اُسکو یقین ہوتا جاتا تھا کہ وہ صحیح راستہ پر ہے۔اور زیادہ غور و فکر کرنے پر اس نے دوسرا طریقہ سوچا کیونکہ وہ یہ سمجھتی تھی کہ اسی میں الٹ پھیر کرنے سے مطلب حاصل ہوگا نیز اس کے والد کی بھی ہدائت تھی کہ مشکل کے وقت وہ ٹائپ رائٹر سے کام لے اب اُس نے ازسر نو ترتیب حروف پر غور کرنا شروع کیا۔اُس نے اپنا ٹائپ رائٹر کھولا اور کچھ علامت چھاپکر ایک سلپ تیار کی اس نے ۷ کا عدد چھاپا جہاں اُسکو ۸ چھاپنا چاہیئے تھا اُس نے خیال کیا کہ اس کے والد نے عمداً ترتیب حروف بدل دی ہے۔اور جو حرف چھاپنا مقصود ہے اس کے عوض آگے کا حرف لیا ہے تاکہ اس کی حل مشکل ہو جاوے اس کوشش کا نتیجہ بھی بیکار

ثابت ہوا تب اُس نے اس عمل کو الٹ دیا اور وہ حرف لیا جو بعد آتا ہے
اس سے حروف ذیل اسکو حاصل ہوئے:

tnmfollowingarthe

تھوڑی دیر تک وہ ان حروف کو پڑھتی رہی پھر خوشی سے چلا اٹھی:
اب یقیناً وہ سیدھے راستے پر تھی صرف ایک مشکل e کی باقی رہ گئی تھی کہ وہ اس نے کسطرح لکھی ہے۔ اس نے اور بھی نقل کی اور عبارت ذیل حاصل ہوئی:

"حسب ذیل میری دولت کی تفصیل ہے جو میں نے وصیت میں ذکر کیا ہے"

یہ عبارت ایک بچہ بھی پڑھ سکتا تھا مگر اُس نے ارادہ کر لیا کہ جبتک e کے متعلق معلوم نہ کرلے گی چین نہ لے گی تب اُس نے اُن علامات کو نقل کیا جو اُس کے والد نے e حرف کے بجائے استعمال کئے تھے اور وہ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ تھے تب وہ ایک لمحہ میں سمجھ گئی کہ جہاں کہیں اُسکو e لکھنے کی ہوئی ہے اُس نے اعداد کو یکے بعد دیگرے گردش کے ساتھ لیا ہے:

اب اُس کے گال خوشی سے چمک اُٹھی کہ اس نے ایک مشکل کام حل کر لیا اور اپنے والد کے پوشیدہ خزانہ سے واقف ہو گئی تحریر حسب ذیل تھی:

"میری بچی میری بنا کو۔
ذیل میں میری دولت کی تفصیل ہے جسکا ذکر میری وصیت میں ہے۔ میں نے اُسکو چھپا دیا ہے اس لئے کہ موت کا خوف مجھ پر طاری تھا میں اپنی دولت یہ یعنے جواہرات - یعنے پیارے ہیروں ا یعنے جمع کئے ہوئے الماموں سے محبت رکھتا ہوں اگر ممکن ہوتا تو موت کے بعد بھی اُنکو اپنے ساتھ لیجاتا میں اُن سے محبت رکھتا ہوں میں اُن کے نظارہ اور چھونے کو پسند کرتا ہوں

اور میں بہت خوش ہوں کہ وہ میرے قبضہ میں ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ میرے ہیں میرے ہیں۔ گھنٹے۔ دن۔ ہفتے۔ مہینے برسیں میں نے اُنکے حاصل کرنے میں صرف کئے ہیں ایک ایک کر کے تھوڑا تھوڑا میں نے جمع کیا ہے اس محنت سے مجھکو الفت تھی ایسی الفت جس سے میں کبھی تھکتا نہ تھا کوئی منظر اُنکے چمکدار منظر سے بہتر نہیں سب سے اوّل سونا ہے جو کلرجی اسٹریٹ والے مکان کمرہ میں دفن ہے کھڑکی سے سیدھے ہاتھ والے کونہ میں دیوار سے تیسرا تختہ اٹھیگا اور ایک سوراخ نظر پڑے گا ہر کوئی اُسکو پاسکتا ہے اسی سونے کے ساتھ مہر اور مچھلی کی شکل کا زیور ہے۔ جس کو میری بہن اچھی طرح جانتی ہے اور جس کسی کے پاس ہو کیونکہ اس کی مثل دنیا میں دوسرا نہیں ایک معمولی چور آسانی سے دھوکہ میں آنیوالا چور اُس کو لیگا آسانی سے گرفتار ہوسکتا ہے۔ اُسپر لعنت ہو اُسپر موت آئے لیکن اصل خزانہ فی الحقیقت پوشیدہ ہے؛

کمرہ کے آتشدان کی وسط کی سلاخ نکالو۔ وہ پولی ہے اور اس میلی کچیلی چیز میں میرے بہت سے پیارے ہیرے اور الماس ہیں میں نے اسمیں کبھی آگ روشن نہیں کی کیونکہ اس کے قریب جانے سے ہی میرے دل میں گرمی پوہنچ جاتی تھی قالین مرور زمانہ اور خاک دھول سے خراب ہو گیا ہے لیکن کونہ میں جہاں الماری ہے اسکا ایک ٹکڑا بیحد قیمتی ہے یہاں سے چمڑا کھینچو جو اس جگہ ملے گا جہاں قالین دوہرا کیا گیا ہے اور اُس میں جو کچھ ملے اُس کو رکھو بھاری لوہیکے الماری کو بھی ہر کوئی چور تلاش کرے گا۔ لیکن اُس میں کوئی قیمتی چیز نہیں دیکھو بھاری شیشہ کی دوات کو نہ پھینکدینا جو ایک بدنما بدصورت چیز منبر پر رکھی ہے۔ اُسکے وزن کو دیکھکر لوگ اکثر مجھ پر ہنستے تھے مگر وہ اتنے سونے کے وزن سے بھی زیادہ قیمتی ہے اس میں الماس خراب ہوگئے ہونگے جنکے صاف کرانے سے قیمت مل سکتی ہے؛

پرانے لکھنے کی میز کے پوشیدہ گوشہ کو تلاش کرو اس میں ایک
بٹن کا خانہ ہے اس میں جو کچھ ہے وہ بڑی محنت کا معاوضہ ہے اسکا سیدھی
طرف کا قبضہ علیحدہ کرو اسکے اندر چھوٹا خانہ ہے اُس میں ایک چھوٹا حلقہ
لگا ہے جس سے پوشیدہ جواہرات کا پتہ چلے گا۔"

بہت سے میلے خاک آلودہ کاغذات اور دستاویزات ہیں وہ بالکل
بیکار ہیں انکو جلا دو لیکن اس بڑے پیکٹ کو حفاظت سے رکھو جسپر کنسل
کا لیبل لگا ہوا ہے یہ اُن تمام کاغذات کے اُوپر ہے۔ اُسکو پھاڑو اور اس میں
۱۵ نوٹ پانچ پانچ سو پاؤنڈ کے ملینگے۔

آخری بات یہ ہے کہ تم میری پرانی لکڑی کو کہیں جلا نہ ڈالنا کیونکہ بعد
میں افسوس ہوگا تمنے دیکھا ہے کہ پچھلے بیس برس سے میں نے اس کو جدا
نہیں کیا ہے کیونکہ وہ پولی ہے۔ اور اس میں پانچہزار پاؤنڈ کے قیمتی جواہرات
ہیں اُسکے نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُس کو دبا کر تھوڑا الٹی طرف پلٹو اور
پھر اٹھاؤ تو اُس میں سوراخ نظر آوے گا اُسکے اندر ایک لمبی سانپ کی
طرح تھیلی ملے گی اور اس تھیلی میں میرے سب سے بڑے اور عمدہ جواہرات ہیں
صرف ایک شخص جو ان سب باتوں کو معلوم کر سکتا ہے اُس سے ہوشیار
رہو وہ خوفناک شخص ہے۔ سیمن ہوڈلی۔"

باب بیسواں

کلرجی اسٹریٹ کے مکان میں تلاش

کوچۂ یار کی تلاش میں ہو
دل کا مطلب نکال لائے ہم

اس نوشتہ کو پڑھکر میرین حیران تھی کہ آیا جو کچھ اُسنے پڑھا ہے وہ صحیح ہے

یا غلط اُس نے بار بار اُسکو پڑھا اُسکو اب اتنی دولت ملنے والی تھی کہ جس کا اسکو خواب وخیال بھی نہ تھا پھر اسکو خیال ہوا کہ وہ کسطرح کمانے کی فکر میں تھی اور اس کی تجویز کہ اپنا کاروبار چلا کر وہ چند پاؤنڈ اپنی آمدنی میں اضافہ کرلے گی کسقدر امید افزا تھا مگر اب ہزاروں پاؤنڈ اس کے قبضہ میں تھے

اس کے باپ نے کتنی محنت کتنی جانفشانی کتنی کوشش سے یہ دولت جمع کی ہوگی کیا یہ اُسکے لئے بھی نامبارک ہوگی اب وہ اپنی آئندہ زندگی کے متعلق سوچنے لگی۔ کیونکہ اب اس کو کمانے کی فکر نہ تھی بلکہ یہ فکر تھی کہ وہ کس طرح صرف کرے اب اس کے ذہن میں آیا کہ لینی گن کیوں دیوانہ وار اس سامان کے پیچھے پڑا ہے اور کیوں مکان کرایہ پر مانگتا ہے اب دوسرا خیال اُس کو ہوا کہ کیا رالف کو بھی اسکا علم ہے کیا وہ بھی اسی کی تلاش میں ہے کیا اسکے والد کی زندگی میں اسکا علم تھا اور کیا وہ اسکے آگے وہ اپنے خیال کو خوف سے مفصل درست نہ کرسکی یہ دولت ملعون ہے اس کی وجہ سے اسکے باپ کی جان گئی وہ اس کو اُسکے عاشق سے جدا کرنیوالی ہے وہ غریب ہوتی مگر اس کی محبت رالف کے ساتھ اور رالف کی محبت اُس کے ساتھ قائم رہتی ؛

ایسے ہی خیالات یکے بعد دیگرے آرہے تھے پہلے وہ خوش ہوئی تھی مگر اب تکلیف محسوس کررہی تھی اُسنے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا تھا اور آج اپنے باپ کی موت کے بعد اُسکے آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے باپ کے غم میں نہیں مگر وہ دوسرے وجوہ سے -

یکایک وہ منبر سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور نہائیت تیزی سے کپڑے پہنے اور دلمیں کہا کہ کیا علم ہونے کے بعد بھی وہ اُن اشیاء کو کھو دے گی جو کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں غیر محفوظ پڑے ہیں اور ہر کوئی اسمیں سے نکال سکتا ہے۔ وہ ابھی اپنی ٹوپی پہن رہی تھی کہ اس کو کچھ یاد آیا۔ وہ کمرہ میں سے بھاگی ایک کونے میں اُس کے باپ کی پرانی لکڑی رکھی ہوئی تھی۔ اُس نے اُس کو اٹھایا

وہ ایک قسم کے کانٹے دار لکڑی سی بنی ہوئی تھی بہت بدشکل اور وزنی تھی اُس نے آزمائش کے طور پر اسکو دبانا شروع کیا جب وہ اس کوشش میں تھک گئی تو سمجھی کہ وہ تمام تحریر غلط ہے پھر ایک عجیب مایوسی اس کے دل پر طاری ہوئی مگر وہ اس کو دیکھتی اور دباتی رہی اس مرتبہ صحیح موقعہ پر ہاتھ جا پڑا اور وہ سوراخ ظاہر ہوا اس نے نہایت مسرّت سے اس تھیلی کو جسکا ذکر تھا اس میں سے نکال لیا اور اپنی کانپتی ہوئی انگلیوں سے اُسکو کھولا اور ان جواہرات کو دیکھکر مبہوت ہو گئی جو اس میں بھرے ہوئے تھے اُس نے اُن کو کھڑکی کے پاس لیجا کر دیکھا وہ نہائت روشن اور چمکدار تھے اب اور زیادہ خواہش ہوئی کہ کلرجی اسٹریٹ جاکر وہ بقیہ اشیاء کو حاصل کرے پھر وہ اس سوچ میں پڑ گئی کہ ان جواہرات کو کہاں رکھے اور یہ خیال بھی نہ رہا کہ وہ اس لکڑی کے اندر مدّت سے محفوظ تھے پھر اس کے ہوش درست ہوئے اور ان کو اس لکڑی میں بدستور رکھکر لکڑی کو اپنے بستر کے گدیلے کے نیچے چھپایا اور وہاں سے روانہ ہوئی؛

گلی میں اسوقت ایک گاڑی جا رہی تھی وہ اپنے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس میں جا پونچی اور گاڑی والے سے انجل کی طرف چلنے کو کہا اس نے وہاں پہنچکر گاڑی والے کو دل کھولکر کرایہ دیا اور خود جلد جلد مکان کی طرف چلی کیونکہ وہ خیال کرتی تھی کہ اسکو کہیں دیر نہ ہو گئی ہو جب وہ گلی میں پہنچی تو اُسکو خیال ہوا کہ کوئی اس کے تعاقب میں نہ ہو اس نے اپنے قدم آہستہ اور مطمئن کر لیئے کہ کوئی شک نہ کرے اگرچہ اس کی خواہش بہت تیز تھی مگر وہ مکان کے اندر جانے سے خوف کر رہی تھی وہ دروازہ پر کچھ دیر رُکی کہ کسی کو مدد کے لیئے بلائے شائد اسوقت بھی کوئی اُسکے اندر ہو مگر پھر اپنے خوف کو دور کیا اور مکان میں داخل ہو گئی دروازہ کھولنے میں اس نے بہت آواز کی کہ شاید کوئی اندر ہو تو نکلکر بھاگ جاوے؛

اندر داخل ہو کر اُسنے دروازہ بند کر لیا اور اپنے والد کے کمرہ میں داخل

ہوئی وہ خالی تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صبح سے اب تک کوئی نہیں آیا نہ کسی چیز کو ہاتھ لگایا سب بدستور اپنی جگہ پر تھیں۔

سب سے پہلے اُس نے مکان کے پچھلے حصّہ میں جا کر کھڑکی کو مضبوط بند کیا وہاں سے گذشتہ شب داخلہ ہوا تھا اور پھر اُس دروازہ کو بند کیا جو باورچی خانہ کے درمیان تھا شام ہونے کو تھی باہر روشنی کم ہوتی جارہی تھی لیکن اُس کو زیادہ روشنی کی ضرورت نہ تھی اور اس کو امید تھی کہ وہ جلد اپنا کام کرلے گی۔

پانچ موقعہ تھے جو اس کو تلاش کرنے تھے۔ آتشدان کی سلاخ۔ دوات قالین کی دُہری تہہ۔ پرانے لکھنے کی میز کا پوشیدہ خانہ اور زمینی سُوراخ۔

وہ پہلے آتشدان کے پاس گئی سلاخ کو فوراً نکالا اس کو ادھر اُدھر دبایا وہ بھی لکڑی کیطرح اتفاق سے کھل گئی اس کے سوراخ میں سے بھی اُسنے تھیلی نکالی اور اُسکو بغیر جانچے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھّا اور سلاخ کو پھر لگا دیا۔

اب اس نے قالین کو دیکھا وہ لپٹا ہوا کھڑکی کے قریب رکھا تھا اب وہ سوچنے لگی کہ اسکا کونسا کونہ الماری کے قریب کا ہے اس نے فوراً اس کو اس طرح بچھا دیا اور ہر ایک کونہ کو جانچا ایک کونہ اس کا دُہرا تھا اُس نے فوراً اس کو ادھیڑا اور اس میں سے ایک چمڑے کی تھیلی نکال کر اپنے پاس رکھی اور اُسکو بدستور لپیٹ دیا۔ دوات الماری کے خانہ میں رکھی تھی وہ معمولی جست کی بنی ہوئی تھی چونکہ وہ بڑی تھی اُسنے کرچھ سے جو آتشدان کے پاس موجود تھا توڑ کر دوہری کرلی تب وہ اسکے ہینڈ بیگ میں آگئی۔

اس لفافہ کی تلاش میں میرین کچھ پریشان ہوئی کیونکہ بہت دستاویزات پر لفظ کنسل لکھا ہوا تھا اور اسکو اتنا وقت نہ تھا کہ وہ ہر ایک کو کھولکر دیکھتی اس لیئے اس نے فیصلہ کیا کہ جسقدر ایسے کاغذات ہیں جسپر کنسل لکھا

ہے اپنے ساتھ لیجاوے اور گھر پر اطمینان سے دیکھے چونکہ ہینڈ بیگ میں اتنی گنجائش نہ تھی، اس لئے اپنے جیکٹ کے نیچے اس نے سب کو کمر کے گرد باندھ لیا؛

اب وہ پرانی لکھنے کی میز کی طرف چلی اسقدر کام کرنے پر وہ پسینہ پسینہ ہو گئی تھی اور دھول خاک میں رٹ گئی تھی یہ لکھنے کی میز بہت پرانی اور شکستہ ہو رہی تھی پہلے وہ اس جگہ کو نہ پا سکی جو اعداد والے کاغذ میں لکھی تھی اور وہ خواہشمند تھی کہ جلد سے جلد مکان کو چھوڑ دے اور زیادہ تو یہ خیال تھا کہ کوئی آ نہ جاوے روشنی بالکل غائب ہو رہی تھی اور وہ بمشکل دیکھ سکتی تھی؛

تب اس نے وہی کرچھا لیکر دو تین ضربیں زور سے لگائیں کچھ میز ٹوٹی کچھ اس نے ہاتھوں سے توڑی مروڑی کھینچی جس سے اسکی تمام انگلیاں زخمی ہوگئیں مگر وہ جگہ اب بھی نہ ملی تب اس نے بلا خوف وخطر کرچھے کی سخت ضربیں لگانا شروع کیں جس سے کئی جگہ سے میز کھل گئی اور ایک چپٹی سطح لکڑی کی نظر آئی جس میں وہ خلقہ تھا ۔۔۔۔۔ تب اس نے کرچھے کی نوک سے اُس سطح کو توڑا آخر بڑی کوشش سے وہ ٹین کا خانہ مل گیا اس نے اس حلقہ کو پکڑ کر کھینچا جسکا ذکر تحریر میں تھا اسیوقت کسی نے دروازہ کو زور سے کھٹکھٹایا جس سے وہ چمک گئی اور پلٹ کر دیکھنے لگی وہ خانہ جو اس نے نکالا تھا کھُل گیا اور ایک دو جواہر اس میں سے گر گئے اس نے جلدی سے اُن کو تلاش کیا خانہ میں رکھکر ہینڈ بیگ میں ڈال دیا پھر اس نے جلدی جلدی ٹوٹی ہوئی لکڑی کے ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے چمنی میں پھینکدیا اور میز کا جو حصہ ٹوٹ گیا تھا اس پر کاغذ لٹکا دیا کہ نظر نہ آوے اب وہ اپنا کام کر کے مطمئن ہوئی اور فتحمندی کی مسرت اسکے چہرہ پر نمودار ہوئی پھر بیگ کو ہاتھوں میں مضبوط پکڑ کر وہ دروازہ کھولنے گئی وہ زینی سوراخ نہ دیکھنے پائی پھر اسی وقت زور

سے دروازہ کھٹ کھٹانے کی آواز ہوئی!

باب اکیسواں

دولت کے لئے دوڑ

بچاؤں دل وجاں کو کس کس سے یارب لوٹیرے تو اب ہاتھ دھوکر پڑے ہیں

میرین نے تعمل کیا کہ وہ دروازہ کھولے یا چپکے سے مکان سے نکل جاوے جیسے صبح نکل گئی تھی مگر یہ اسکو مناسب نہ معلوم ہوا کیونکہ اگر کسی نے پکڑ لیا تو اسپر شبہ عائد ہوگا اس لئے وہ دروازہ پر گئی اور بہادری سے اسے کھولدیا پھر یہ دیکھکر اس کو اطمینان ہوگیا کہ وہ مسز بلوکرزم ہے جب ہی دروازہ کھلا بلوکرزم نے اندر داخل ہوکر اور لڑکی کے میلے چہرہ کو غور سے دیکھکر کہا۔

بلوکرزم۔ "آہ تم ہو مس جینا وے میں اتفاق سے ایک پڑوسی کے یہاں آئی تھی اس نے مجھ سے بیان کیا کہ کوئی مکان کے اندر ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ جاکر دیکھوں۔ مجھ سے لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ تمنے کچھ سامان واپس لاکر رکھدیا ہے اور تھوڑے دن بعد خود رہنے کو آؤ گی!

میرین۔ (اُس کے سامنے کھڑے ہوکر اور اُسکو بڑھنے سے روکتے ہوئے دروازہ کھلا رکھکر) "ہاں مسز بلوکرزم میرا یہی ارادہ ہے"

بلوکرزم۔ (سختی سے) "تب تمکو اپنا ارادہ بدلنا ہوگا اس مکان پر میرا دعویٰ ہے اور میرا وکیل کہتا ہے کہ وہ میرا ہے علاوہ ازیں تمنے دینے کا وعدہ بھی کیا تھا"

میرین۔ (استقلال سے) "مسز بلوکرزم میں نے دینے کا وعدہ نہیں کیا میں نے کہا تھا کہ میں اس معاملہ میں سوچونگی اور پوچھونگی کہ مشیر قانونی کیا کہتا

ہے - جو انصاف سے ہوگا وہی تمہارے لئے کیا جاویگا اور میری خواہش ہے
کہ تم زندگی بھر اسمیں رہو مگر میں تمکو اسپر بالکل نہ قبضہ نہیں دونگی کیونکہ میرے
والد نے اس کی ممانعت کی ہے تم اس میں رہ سکتی ہے بشرطیکہ برائے نام
کرایہ بھی دو خواہ وہ ایک شلنگ سالانہ کیوں نہ ہو یہی میرے وکیل کی
رائے ہے "

مسز بلوکزم - (بے پرواہی اور سختی سے) "مس جینا وے آپکا شکریہ کیا میں ابھی
یہاں رہجاؤں کیونکہ اب میرے سونے کے لئے کوئی جگہ نہیں "

میرین (ایسی سنجیدگی سے گویا وہ ایک معاملہ طے کر رہی ہے) "آج رات کو
تو تم یہاں نہیں سو سکتیں کیونکہ مجھے ایک دو کام ہیں مثلاً بڑی الماری اور
خاصکر چند کاغذات جن کو میں یہاں سے لیجانا چاہتی ہوں اور باقی چیزیں اگر
تم کہوگی تو میں یہاں چھوڑ دونگی اور اگر تم کل جاکر مسٹر پرائس کے پاس اقرار نامہ
پر دستخط کر دو تو تم کو کل ہی قبضہ ملجاوے گا "

بلوکزم (کچھ شبہ میں پڑکر اور لڑکی کے میلے ہاتھوں اور چہرہ پر نظر ڈالکر) "تمہارا
شکریہ - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم آج بھی چیزوں کی دیکھ بھال میں
مصروف تھیں "

میرین " ہاں کسی قدر - میں ایک کاغذ تلاش کر رہی تھی اور میں افسوس سے
کہتی ہوں کہ کوئی شخص رات میں یہاں گھسا ہے - اور ایک سے زیادہ چیزیں
ٹوٹی پڑی ہیں (پھر اس نے اشارتاً کہا کہ گویا وہ دروازہ بند کرنا چاہتی ہے)
لیکن اب مجھکو جانا چاہیئے "

مسز بلوکزم نے اسکی پرواہ نہ کی اور خاموش کھڑی رہی چونکہ اندھیرا
جلد جلد بڑھتا جاتا تھا میرین نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس جگہ اب ضرورت
سے زیادہ ٹھیرے دراںحالیکہ ایسی قیمتی اشیا اُس کے پاس تھیں -

بلوکزم " کیا میں یہاں ٹھیر کر چیزوں کو درستی سے رکھدوں "

میرین۔" میں مناسب سمجھتی ہوں کہ کل تم رکھنا۔"
بلوکرزم۔" مگر میں آج رات رکھنا چاہتی ہوں تم دیکھتی ہو کہ یہ جگہ غیر محفوظ ہے چھوڑنے کے لائق نہیں کیونکہ لوگ دن رات میں یہاں گھستے ہیں اگر میں رہوں گی تو کوئی نہ آسکے گا میں اس کی حفاظت کروں گی۔"
میرین۔" درست ہے میں کہ چکی ہوں کہ کل سے قبضہ دونگی۔"
بلوکرزم۔" (میرین کو ہٹا کر راستہ اندر کرتے ہوئے) میں بھی کہ چکی ہوں کہ میں ابھی قبضہ کروں گی۔"
میرین کو اس پر افسوس نہ ہوا۔ کیونکہ اس کو گلی میں جانے کے لئے راستہ مل گیا اور اسکا بیگ بھی اس عورت نے نہ دیکھا جسکو وہ اپنے کپڑوں میں چھپائے تھی۔
میرین۔" میں تمکو اسوقت نہیں روک سکتی (دروازہ کے باہر جاتے ہوئے) لیکن اگر تمہارے اس سلوک سے میرا ارادہ بدل جائے تو تم شکایت نہ کرنا۔"
بلوکرزم (ہنستے ہوئے)" اوہ۔ چلی جاؤ جو تمہارے جی میں آئے کرو میں نے قبضہ کرلیا اور قبضہ رکھونگی میں، اندر ہوں اور اندر رہونگی تم باہر ہو اور باہر رہو گی۔"
یہ کہتے ہوئے ہنسکر اُس نے دروازہ بند کرلیا میرین وہاں سے جلد جلد قدم بڑھاتی ہوئی چلدی اور خوش تھی کہ بغیر دقت اُس سے پیچھا چھوٹا وہ گرد وپیش نظر ڈالتی جارہی تھی مگر کوئی اور واقعہ پیش نہ آیا اور جبھی اُس نے گاڑی دیکھی آواز دیکر اُس میں جا بیٹھی اور مورس پلیس کی طرف چلدی
جب وہ گھر پہنچی۔ تو وہاں رالف کا پنسل کا لکھا ہوا خط ملا جس کو وہ جواہرات کے ملنے کی خوشی میں بھول گئی تھی۔ خط مختصر حسب ذیل تھا۔
میری سب سے پیاری۔
جیسے ہی میں دفتر پہنچا۔ تمہارے ملنے کے لئے یہاں آیا اور ایک گھنٹہ

تک منتظر رہا اب میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھیر سکتا میں کارخانہ کے کام پر آج رات بھی شہر سے باہر جانیوالا ہوں تمکو کیا تازہ تکلیف پہنچی ہے۔ مجھے بڑی تشویش ہے میں تمکو فوراً خط لکھونگا اور اپنا پتہ بھیجوں گا میں تمہارے دیگر معاملات میں بہت متردد ہوں۔ کسی دن تم سے سب حال بیان کروں گا۔ وہ بڑا خوفناک ہے اور اگر میں اسکو دفع نہ کرسکا تو وہ میرے لئے ایک غمگین تحقیر کی بات ہے اور اس سے بچنے کے لئے وہ روز بروز مشکل اور مشتبہ ہوتی جاتی ہے اگر تمسے ملاقات ہوجاتی تو غالباً میں آج ہی تم سے کہدیتا میری سب سے زیادہ عزیز خدا تمکو برکت دے اور اب اور ہمیشہ کے لئے تمہاری محبّت میرے لئے بڑی برکت ہے۔ رالف"

میرین اس خط کو پڑھکر نامیدی اور ناراضگی سے قریباً رودی گویا کہ اُس راز کے ظاہر ہونے کا اب موقعہ ہی نہ رہا تھا اور اُس خط سے بجائے اُسکے کہ اظہار حال ہوتا وہ اور پریشان ہوگئی وہ غصّہ میں بھر گئی کیونکہ متواتر بے آرامی سے اُسکے اعضاء بیکار اور دل ودماغ پریشان ہو رہے تھے۔ اس نے خط کو میز کے نیچے پھینک کر پاؤں سے کچل ڈالا اور چلّا اٹھی کہ رالف کے لئے یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ ایسے نازک وقت میں اُس کو چھوڑ گیا اور وہ اپنے غصہ میں یہ بات بھول گئی کہ رالف کو کیا خبر ہے کہ وہ کتنے ترددات میں ہے اور جانے میں اس نے اپنے مالکوں کا فرض ادا کیا ہے اب اُسکو پھر خیال ہوا آنسو اس کی آنکھوں سے جاری ہو گئے اس نے خط کو اٹھایا۔ چوما۔ رالف سے اسکو بیحد محبّت تھی اور جب اسکو خیال ہوا کہ وہ تکلیف میں ہے تو اس کو بے حد رنج ہوا۔

اُس کی خواہش تھی کہ اس کے پاس جاوے اپنی محبّت کے بوسوں اور ہمدردی کے آنسوؤں سے اُس کو تسکین دے اور یہ سمجھاوے کہ اس کی محبّت سچی ہے!

تھوڑی دیر بعد اسکا جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور اب وہ خزانہ لے کر بیٹھی۔ پہلے اس نے میلی دوات کو لیا اور غسل خانہ میں لے جاکر ایک برتن میں اُسکو صاف کیا چینی کی پیالی میں جو سیاہی کے واسطے اُس میں رکھی تھی کچھ نہ تھا مگر جست کے خانہ میں مختلف قد کے سیاہی سے لتھڑے ہوئے جواہر تھے اس نے اُن کو خوب صاف کیا یہ سب گیارہ نہایت شفاف الماس تھے۔ گو میرین اُن کی قیمت سے ناواقف تھی مگر اُن کی چمک دیکھکر وہ سمجھی کہ یہ ضرور قیمتی ہونگے اب اُسنے ٹین کا خانہ کھولا وہ تقریباً ایک انچہ موٹا اور تقریباً چھ یا آٹھ انچہ لمبا اور چار یا پانچ کے قریب چوڑا تھا یہ مختلف قد و قامت کے جواہرات سے بھرا ہوا تھا ہیرے اور الماس حفاظت سے چمڑے میں رکھے ہوئے تھے اُس نے کچھ اُن میں سے نکالکر دیکھے اور تعریف کی وہ ابھی انکو دیکھ ہی رہی تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹ کھٹایا اس نے سب جواہرات رکھدئے ہینڈ بیگ کو چھپا دیا۔ کمرہ کا دروازہ مقفّل کیا اور پھر بیرونی دروازہ کھولنے گئی۔ مسز بلوکزم پھر آگئی تھی!

بلوکزم (میرین کو دیکھکر) "تم بہت چالاک لڑکی ہو؟ بہت ہوشیار ہو!

میرین (استقلال سے کسیقدر تند ہوکر) "اس سے تمہارا کیا مطلب ہے اور تم کیا چاہتی ہو"۔

بلوکزم۔ "تمکو ابھی معلوم ہو جائیگا میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم آج کلرجی اسٹریٹ میں کیا کر رہی تھیں"!

میرین۔ (اسی طرح) "مجھے کسی سے بتانے کی ضرورت نہیں مہربانی کر کے تم چلی جاؤ"!

بلوکزم۔ "میں نہیں جاؤں گی تم جیسے ایسا سلوک نہیں کر سکتیں اپنی گرم مزاجی موقوف کرو"!

میرین۔ "اگر تم نہیں جاؤ گی تو میں پولیس کو بلا کر تمکو نکلواؤں گی"۔

بلوکزم۔ (ہنسکر) نہیں تم ایسا نہیں کر سکتیں ہرگز نہیں کر سکتیں میں تم

سے جھگڑا کرنے نہیں آئی ہوں جب تک کہ تم مجھکو مجبور نہ کرو اور اس سے تمکو کچھ فائدہ نہ ہوگا اس کو تم خوب سمجھتی ہو میں بہت کچھ جانتی ہوں اس لئے تم مجھے بگاڑو نہیں۔ میں تمہارے باپ کے حالات سے واقف ہوں"۔
یہ کہکر وہ پھر ہنسی۔
میرین۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم جانتی ہو یا نہیں میں پھر کہتی ہوں کہ اگر تم نہ جاؤگی تو میں پولیس سے تمکو نکلواؤنگی"۔
بلوکرزم۔ (میرین کے منہ کے پاس اپنا منہ لیجاکر)" اگر تم میں ہمت ہے تو کرو۔ ہاں کرتو ناشکر گزار نوجوان لڑکی کہ۔ میں کہتی ہوں (اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹا الماس رکھکر اُس نے کہا) دیکھو شائد تم نہیں جانتیں کہ یہ کیا ہے اور یہ کہاں سے آیا اور مجھے کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں جب تم وہاں سے واپس آئیں کیونکر ملا غالباً جب تم پرانی میز توڑ رہی تھیں اُس وقت گرا دیا ہوگا۔ کیوں اب تم سمجھیں"۔
میرین۔ (نہایت سرد مہری سے)" اگر تم نے اس کو کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں پایا ہے تو یہ میرا ہے مجھکو دو اگر نہ دوگی تو میں چوری کا الزام تمپر لگاؤنگی"۔
بلوکرزم۔ (غصہ سے)" مجھ پر چوری کا الزام لگاؤگی اور پھر دیکھو (غصہ کی ہنسی سے) اس کو بھی آزماؤ۔ ہم دونوں میں سے کون چور ٹھیرتا ہے اس مکان کے چکر لگانا جو دوسروں کو دیدیا گیا ہے اس سامان کو توڑنا جو دوسروں کی ملک ہے اور وہاں سے مال چرانا جسکو متوفی بڈھے نے دوسروں کے لئے چھوڑا اسکو میں چوری کہتی ہوں لڑکی اس سے تمکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ میں بہت کچھ جانتی ہوں اسلئے تم وہ واپس کرو جو تمہارا نہیں ہے کیا تم سنتی ہو"۔
میرین۔ (سرد مہری سے)" میں کانسٹیبل کا انتظار کر رہی ہوں"۔
بلوکرزم" تب میں نے اور کچھ ارادہ کیا ہے نوجوان بلی میں دو سوئیوں سے

تمہاری آنکھیں نکال لونگی۔"

میرین۔ (اُس نے جب مسٹر پیٹر کرایہ دار کو آتے ہوئے دیکھا تو خوشی سے کہا) آہا۔ اچھا مسز بلوکرم اب تم جاتی ہو یا میں تمکو پولیس کے حوالہ کروں۔ شام بخیر مسٹر پیٹر ایک لمحہ تم یہاں ٹھیرو۔ بولو تم جاتی ہو یا نہیں"

مسز بلوکرم نے غصّہ سے مسٹر پیٹر کو دیکھا جو اب مکان میں داخل ہو گیا تھا اور پھر دھمکی کے انداز سے میرین۔ اور جاتے ہوئے بولی۔ "تم سمجھتی ہو اس مرتبہ تم کامیاب ہو گئیں اور تمنے کل چیزیں پالیں مگر یہ معاملہ یہیں تک نہیں رہیگا۔ پانا آسان ہے مگر رکھنا مشکل ہے۔"

میرین نے اس کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور مسٹر پیٹر سے کہا کہ اس عورت نے میری توہین کی تھی۔

مگر اب وہ خوف زدہ تھی کہ اس خزانہ کو کہاں رکھے اس مکان میں رکھنا خطرناک تھا۔ رالف موجود نہ تھا۔ مسٹر پرائس اسوقت دفتر بند کر گئے ہونگے اور ان کے مکان کا پتہ معلوم نہ تھا پھر ایزراجین کا خیال آیا مگر وہ اسقدر جواہرات وغیرہ کا اسپر اعتبار نہیں کر سکتی تھی پھر مسٹر فالیٹ بنک منیجر کا خیال ہوا۔ اور اس کو محفوظ جگہ سمجھ کر وہ اُسپر قائم ہو گئی لیکن اب سوال یہ پیدا ہوا کہ وہ کس طرح اُسکو لیجا وے ضرور کوئی نہ کوئی تاک میں ہوگا۔ لہذا اسنے تمام جواہرات اپنے کپڑوں کے نیچے جگہ جگہ ٹانکے لگا کر سی لئے اور دھوکہ دینے کے لئے خالی ہینڈ بیگ اپنے ہاتھ میں لیا اور جلدی پھر اس کو خیال ہوا کہ مسٹر پیٹر کو ساتھ لے لے مگر وہ موجود نہ تھے۔ اس لئے وہ تنہا چل دی۔ رات ٹھنڈی تھی۔ اور کہر سے دھند چھایا ہوا تھا ہر قدم پر اس کو خیال ہوتا تھا کہ کوئی تعاقب کر رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس لڑکی کے پاس ہزاروں کے جواہرات ہیں۔

اس نے گاڑی کرایہ کی بلکہ ٹرام کی منتظر رہی جب وہ آئی تو میرین

اس میں بیٹھ گئی مگر اُسیوقت ایک اور شخص بھی اُس کے بالمقابل آبیٹھا جس کو میرین سمجھی کہ نگرانی کر رہا ہے۔ اُس نے اُس کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو شناسا سا معلوم ہوا گو اسوقت اُس کی داڑھی مونچھیں تھیں مگر تامل کے بعد اس نے پہچان لیا کہ یہ جیمس لینی گن ہے جس سے وہ نہایت خوفزدہ ہو گئی اُسی وقت اس شخص نے لہجہ بدلکر میرین سے پوچھا "کیا یہ گاڑی انجل جائے گی"؟

میرین "ہاں، تم چند منٹ میں وہاں پہنچ جاؤ گے"۔ یہ کہکر وہ اس گاڑی سے اُتر گئی اور دوسری ٹرام کو جاتے دیکھا کی۔ لیکن اس نے دیکھا کہ وہ شخص بھی اتر گیا ہے اور اس کی طرف دیکھ رہا ہے اسوقت ایک چوپہیہ گاڑی گزری وہ اس کو روک کر اس میں بیٹھ گئی اور گاڑی والے کو بنک کا پتہ دیکر تیز چلنے کو کہا گھوڑا اگرچہ تیز تھا اس پر گاڑی والے کے چابکوں نے اس کو اور ہوا کر دیا تھا اور اب میرین خود کو آزاد سمجھنے لگی!

گاڑی بڑی تیزی سے گذرتی ہوئی ہائے بری اسٹیشن پہنچی میرین اپنے دلمیں خوش تھی کہ اب یہاں بہت لوگ آس پاس ہیں یکایک گاڑی ایک سخت جھٹکے کے ساتھ رک گئی جس سے میرین اگلی سیٹ پر گر پڑی اور اس نے جھانک کر اس کا سبب دریافت کیا تو دیکھا کہ ایک گاڑی جسپر ساگون کے لٹھے بار ہیں گلی سے گذر رہی ہے اس مداخلت سے وہ کسی قدر ناراض ہوئی کیونکہ اب اُس کی گاڑی آہستہ چل رہی تھی۔ لیکن جبکہ گاڑی پھر تیز ہونیکو تھی کہ اسی وقت ایک شخص نے گاڑی کا پھاٹک کھولا اور اندر داخل ہو کر خاموشی سے پھر بند کر لیا جس سے میرین ڈر گئی!

یہ وہی شخص تھا جس کو اس نے ٹرام گاڑی میں دیکھا تھا اور قبل اس کے میرین چلائے اس نے [illegible] رومال اس کے منہ سے لگا دیا۔

"ایک لفظ اگر زبان سے نکالا تو گولی سر سے پار ہو گی میں ان جواہرات کو لینا چاہتا ہوں۔" میرین نے فوراً اس کی آواز سے پہچان لیا کہ وہ جیمس لینی گن ہے۔

باب بائیسواں

۲۰۰۰۰ پاؤنڈ

میرے صبر کا آج پھل مل گیا   وہ میرے گلے آ کے خود مل گئے

میرین اسقدر خوف زدہ ہوئی کہ قریب تھا غش کھا جاوے مگر خود کو سنبھالا اور بغیر سر ہلائے ہوئے بولی "میں وعدہ کرتی ہوں کہ نہیں چلاؤنگی اگر تم پستول الگ کر لو۔"

شخص۔ (تیزی سے اٹھاکر) "اگر تم نے آواز نکالی تو میں گولی مار دونگا اس کا خیال رہے اچھا وہ جواہرات مجھکو دو۔"

میرین۔ (مضبوطی سے) نہیں میں نہ دونگی اگر تم مار ڈالوگے تب بھی تم نہیں پا سکتے کیونکہ آواز کے ساتھ ہی پولیس تم کو آ لیگی۔"

شخص۔ "او مکار شیطانہ۔ میں انکو لونگا میں کہتا ہوں فوراً دیدو۔" یہ کہکر اس نے بیگ پر ہاتھ بڑھایا اب میرین نے سمجھ لیا کہ وہ اسکو دھوکہ دے سکتی ہے اس نے بیگ کو خوب سنبھالکر رکھا۔

میرین "میں اُن کو کبھی نہ دونگی۔"

شخص "دیدو ــــ ورنہ ــــ میں تمکو ــــ"

اب گاڑی اُس گلی میں سے تیزی سے جا رہی تھی دونوں کی کشاکشی شروع ہوئی۔ میرین نے اپنے زور اور قابو کے لائق اُس کی حفاظت کی مگر بالآخر اُس نے چھین لیا جب بیگ اُس کے

قبضہ سے نکل گیا۔ تو اُس نے نہائیت غم ظاہر کرنے کے لئے ایک رونے کی آواز بنائی اور گاڑی کے تکیہ سے پیچھے ٹک گئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مُنہ کو چھپالیا اور ہاتھوں کی انگلیوں میں سے اُس بیگ کو کھولتے دیکھ رہی تھی خوش قسمتی سے اُس میں تالا لگا تھا اسوقت گاڑی گلی کے تنگ راستہ پر پہنچی تھی جہاں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اُس کی رفتار کم ہو گئی تھی اور اگر وہ شور کرتی تو لوگ اسطرف متوجہ ہو جاتے اس شخص نے یہ موقعہ غنیمت سمجھا اور معہ بیگ چپکے سے پھاٹک کھول ڈیہنار اور مجمع میں غائب ہو گیا۔ میرین نے گاڑی کا پھاٹک بند کیا اور اسکو بے وقوف بنانے پر خوش ہوئی۔

چونکہ گاڑی کوئی سو گز گئی ہو گی تو اس نے مناسب سمجھا کہ گاڑی بدلائے کیونکہ اس کو خیال تھا کہ جب وہ دیکھے گا۔ کہ بیگ میں کچھ نہیں تو پھر اس کا تعاقب کریگا اس نے گاڑی روک کر خوب کرایہ ادا کیا اور فوراً دوسری گاڑی میں جا بیٹھی اور گاڑی والے سے کہا کہ وہ اس کو دگنا کرایہ دیگی اگر پانچ منٹ کے اندر وہ بنک کے دروازہ پہنچادے گاڑی والے نے اپنے گھوڑے کو چابک رسید کیا اور وہ تیزی سے بھاگا اُسی وقت اس نے دیکھا کہ ایک شخص بھاگتا ہوا گاڑیوں کے ٹھیرنے کیجگہ آیا۔ اور اس گاڑی کو آواز دی جس کو ابھی میرین نے چھوڑا تھا۔

اب دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے پوری تیزی سے چل رہی تھیں۔ بنک قریب آرہا تھا۔ میرین کا دل بڑھ رہا تھا جب گاڑی سینٹ جان اسٹریٹ میں پہنچی تو گھوڑے نے ایک پتھر سے ٹھوکر کھائی اور گرا میرین کو اس قدر جھٹکا پہنچا کہ وہ تقریباً گاڑی کے باہر آگری لیکن اُس نے خود کو سنبھالا اور گاڑی والے سے یہ کہکر

بنک پر آکر کرایہ لے وہ جسقدر تیز ممکن تھا۔ بھاگی۔ ابھی وہ مشکل سے بیس گز گئی ہوگی کہ کوئی شخص تیزی سے اوپچکے سے آیا اور اُس کی کلائی پکڑلی اب اس نے دیکھا تو وہی لینی گن تھا۔

لینی گن "تم مجھکو دوبارہ دھوکہ نہ دیسکو گی۔ ابھی میرے ساتھ چلو۔"

میرین۔ (فوراً زور سے آواز دیکر اور چاروں طرف دیکھکر) "مدد۔ مدد۔ مدد۔"

دو تین شخص جو اس کے آس پاس آ گئے تھے "اوہو۔ یہ کیا ہے۔" میرین کی بدقسمتی سے یہ لوگ لینی گن کو پہچانتے تھے اس نے کچھ چپکے چپکے اُن سے کہا اور اب انہوں نے میرین کو گھیر لیا اور زور زور سے گانا اور ہنسنا شروع کیا کہ اسکی آواز سنائی نہ دے۔

میرین نے لینی گن سے چھوٹنے کی جدّوجہد کرتے ہوئے کہا "اگر تم انسان ہو تو میری مدد کرو۔"

یہ سنکر وہ لوگ ہنسے اور سب اکٹھے بڑھنے لگے اس سے میرین کو بڑی ناامیدی ہوئی اور بڑی سخت کوشش سے وہ لینی گن کے ہاتھ سے چھوٹکر بنک کی طرف جھپٹی جو اب قریب ہی تھا وہ لوگ دوڑے اور پھر اُسکو جا لیا مگر اب میرین کی چیخوں نے دوسرے لوگوں کو متوجہ کر لیا انہیں میں ایک پولسمین تھا۔ اس کی ٹوپی اور وردی دیکھکر انہوں نے میرین کو چھوڑدیا اور مغلظ گالیاں کھاتے ہوتے چلدئے۔

میرین نے پولسمین سے کہا کہ چند لوگ اس کو چرانا چاہتے تھے اور خواہش کی کہ بنک تک وہ اس کے ساتھ چلے چنانچہ وہ ساتھ ہولیا اور میرین اسوقت مطمئن ہوئی جب کہ وہ بنک میں فیرسٹ دروازے کے اندر داخل ہوگئی۔

مسٹر فالیپٹ فوراً اس کے پاس آیا اور اپنے ہاتھ سے [illegible]

کمرہ میں بٹھایا جہاں اُس کی بیوی بیٹھی ہوئی تھی مگر میرین ایسی پریشان اور گھبرائی ہوئی تھی کہ تھوڑی دیر بات نہ کر سکی انہوں نے اسکو تھوڑی شراب پلائی اور اس کو کچھ دیر بالکل خاموش رہنے کو کہا جبکہ اُس کو کامل طور پر سکون ہوا تو اپنا تمام قصہ بیان کیا۔ اسی کے ساتھ اُس نے اعداد والے نوشتہ کا حل کرنا اور رکلرجی اسٹریٹ جاکر جواہرات کا لانا اور جو کچھ اُس دن واقعات گذرے تھے کہ ڈالے۔

دونوں بہت شوق سے سنتے رہے اور جب میرین نے اپنی ٹوپی میں سے ایک تھیلی جواہرات کی نکالی اور اسکو کھولکر ڈالا تو منیجر بہت خوش ہوا کہ ایسا دولتمند خریدار اُسکو ملا۔

منیجر "یہ بہت اعلےٰ قسم ہیں۔ نہایت صاف بے داغ"

میرین "ہاں میں نے ان کو ایسا ہی سمجھا ہے"

منیجر "بیشک ہر ایک ٹکڑا سینکڑوں پاؤنڈ قیمت کا ہے اگرچہ میں جوہری نہیں اور اُنکی پوری قیمت نہیں لگا سکتا تاہم میں کہتا ہوں کہ بہت قیمتی ہیں (ان میں سے ایک اٹھاکر) اور یہ ٹکڑا پانچ سے سات سو پاؤنڈ کی قیمت کا ہوگا اور باقی کہاں ہیں"

میرین "اُنکو میں نے اپنے لباس میں چھپائے ہیں"

منیجر "خوب جیسی تم بہادر ہو ویسی ہی ہوشیار بھی۔ (اس نے ہنسکر کہا) اگر تم مسز فالیٹ کے ساتھ جاکر انکو نکالکر یہاں لاؤ تو ہم انکی قیمت کا اندازہ کریں فینی (بیوی کا نام) تم مس جینا وے کے ساتھ اپنے کمرہ میں جاؤ"

ان دونوں کی غیر حاضری میں منیجر ان جواہرات کو دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ مسٹر ہوڈلی نے کسطرح انکو جمع کیا اور اگر سب اسی طرح کے ہیں تو وہ کئی ہزار پاؤنڈ کے ہیں اور اگر یہ سب دولت ہماری ضمانت

ہیں دیدیگئی تو غالباً ہمکو بھی اچھا فایدہ ہوگا۔

تھوڑی دیر میں میربن واپس آئی اور اس نے بقیہ جواہرات کا ڈھیر میز پر لگا دیا انکو دیکھکر منیجر کی آنکھیں کھل گئیں کیونکہ وہ سب عمدہ اور مختلف قد و قامت کے تھے۔ منیجر نے خاص دلچسپی سے انکو قسم وار چھوٹے بڑے علحدہ علحدہ کیے کئی ٹکڑوں کو تولا پھر ہر قسم کی قیمت کا اندازہ کرکے ایک کاغذ پر لکھتا گیا پھر جب اس کی میزان کیگئی تو وہ میربن کے خیال سے بہت زیادہ تھی۔

منیجر "اگر ہم نے صحیح طور پر جانچ کی ہے اور یہ جواہرات بھی صاف بغیر کسی عیب کے ہیں۔ تو فی الحقیقت انکی قیمت بہت زیادہ ہے کیونکہ شاید تم جانتی ہو کہ عیب دار جواہر کی قیمت بہت کم ہوجاتی ہے میں گیس کی روشنی میں انکو اچھی طرح نہیں جانچ سکتا لیکن اگر وہ صاف اور بیعیب ہیں تو بیس ہزار پاونڈ سے کسی طرح کم قیمت کے نہیں۔"

مسز فالیٹ "خدا رحم کرے رابرٹ (منیجر کا دوسرا نام) یہ اس قیمت کے ہیں۔"

میربن نے کچھ نہیں کہا۔ اُس نے کاغذات نکالے۔

میربن "یہ کچھ اور ہے اس میں سات یا آٹھ ہزار پاونڈ کے بنک نوٹ ہیں۔"

منیجر۔ (تعجب سے) "ان میلے پرانے کاغذوں میں۔"

میربن۔ (ہنسکر) "ہاں ان میلے پرانے کاغذوں میں کیا یہ عجیب خزانہ نہیں ہے۔"

منیجر۔ ہمکو اسے بھی فوراً تلاش کرنا چاہیئے۔ لیکن سب سے پہلے ہمکو کاروبار کے طریقہ پر ان جواہرات کو آرام کی جگہ پہنچا دینا چاہیئے۔" (اسنے ہنسکر کہا)

تب اس نے ہر قسم کو علحدہ علحدہ تھیلی میں رکھکر انکی تعداد اور نمبر تھیلی پر لکھا اور میرین کو بتلاتا گیا پھر سب کو ایک جگہ رکھکر پارسل کی صورت میں بنایا۔ ڈوری سے لپیٹی اور کئی جگہ لاکھ کی مہر بن لگا کر کہا۔

منیجر ''میں اُن کی رسید تم کو دونگا اور انکو نیچے مضبوط کمرہ میں رکھونگا وہ وہاں ہر طرح محفوظ رہیں گے اچھا اب نوٹوں کو دیکھنا چاہیئے''

میرین ''وہ سب سے بڑے اور سب سے زیادہ میلے پیکٹ میں ہیں میرے خیال میں سب سے زیادہ میلا یہ ہے۔ (اُس نے ایک پیکٹ کو بتلایا جو خاک اور سیاہی میں زیادہ خراب ہو رہا تھا) اور سب سے بڑا بھی''

منیجر ''ہم قد کے بارے میں آسانی سے اندازہ کر سکتے ہیں میرے خیال میں یہی ہے دیکھو اسکے اندر کا چمڑہ کچھ خراب بھی ہو گیا ہے (اُس نے خادم کو گھنٹی سے بلایا اور گرم پانی منگوایا) یہ بہت چپکا ہوا معلوم ہوتا ہے اگر گرم پانی سے جلد نکل آویگا''

اس نے چھری سے اسکو جدا کرنا چاہا مگر ناکام رہا آخرش گرم پانی لگانے سے چمڑہ کا منہ خود بخود جدا ہو گیا ہے اور جب اس کو علحدہ کر کے دیکھا تو بہت احتیاط سے نوٹ اس میں رکھے ہوئے تھے جب گنا تو بجائے پندرہ کے اٹھارہ نکلے اور ہر ایک انمیں سے ۵۰۰ پاؤنڈ کا تھا اس لئے وہ سب نو ہزار پاؤنڈ کے تھے۔

پس اگر جواہرات کی قیمت کا صحیح اندازہ ۲۰۰۰۰ پاؤنڈ ہو اور ۹۰۰۰ ہزار پاؤنڈ نوٹوں کے اور ایکہزار وہ جو بنک میں رکھے تھے تو کل ۳۰۰۰۰ پاؤنڈ ہوتے ہیں علاوہ دو مکانات تھے پھر کچھ تعجب نہ تھا کہ بنک منیجر ایسا خلیق ہو گیا ہو۔

منیجر۔ (اس کو رسید دیتے ہوئے) ''مس جینا وے تم بہت پریشان اور تھکی ہوئی سی معلوم ہوتی ہو آج رات یہیں آرام کرو۔ تم یہاں مورس میلبیس

سے بڑھکر آرام اور اطمینان سے رہو گی۔"
میرین "آپکا شکریہ۔ میں پوچھنے والی تھی کہ میں سلامتی سے کہاں سو سکتی ہوں۔ میرے اعضا بیکار ہو رہے ہیں۔ اور میں ایسی جگہ ڈھونڈ رہی تھی۔"
منیجر۔ درست ہے۔ یہ جگہ ایسی ہی ہے اگر کچھ دن آپ یہاں ٹھیریں تو اور بہتر ہے۔ جب تک کہ ہم آپکے معاملات کسی قدر درست کر لیں اور اب فینسی تم جلد کھانا کھلاؤ۔ تاکہ مس جینا وے جلد سو جائیں۔ کیا آپ میرے ساتھ نیچے چلکر دیکھیں گی کہ میں اس خزانہ کو کہاں رکھتا ہوں۔ اب آپ بالکل مطمئن ہو جائیں اگر کوئی آج رات اس کو لے گیا تو اُس کے ذمہ دار اور دیندار ہم ہیں آپکا کچھ نقصان نہ ہوگا۔"

میرین اس بار سے سبکدوش ہو کر خوش تھی اور جب تینوں کھانا کھا رہے تھے تو مسز فالیٹ میرین کی صاف دلی کی گفتگو سنکر نہائت خوش ہوئی۔

وہ جلد سونے کے لئے چلی گئی اگرچہ اس کو بدخوابی ہوئی اور وہ کئی بار جاگ اٹھی کبھی اُس نے دیکھا کہ کوئی اس کی دولت کے واسطے کمرہ میں گھس رہا ہے کبھی اُسنے دیکھا کہ جیمس لیبنی گن پیچھے آرہا ہے کبھی دیکھا کہ اسکا عاشق رالف اُس کے درپے ہے تاہم وہ اطمینان سے سو گئی اور جب صبح اٹھی تو وہ نہائت تازہ دم تھی۔ صرف ایک خیال اس کے عاشق کے چال چلن کا ستا رہا تھا اور وہ سمجھتی تھی کہ اصلی خوشی اسوقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک اس راز کا افشا نہ ہو۔

باب ۲۳ تیئسواں

لینی گن کی گرفتاری

کہ رہے ہیں وہ بام پر آکر
آج زلفوں میں دل پھنسائینگے

صبح کو یہ بات طے ہو گئی کہ میرین کچھ روز مسٹر اور مسز فالیٹ کے ساتھ رہے اور میرین نے بھی اسے بخوشی منظور کر لیا۔

اس نے جو کچھ کلرجی اسٹریٹ میں دیکھا تھا وہ ان لوگوں سے بیان نہیں کیا کیونکہ اس میں رالف کی بدنامی تھی وہ پہلے اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔ رالف کی اسوقت غیر موجودگی اس کو گراں گذر رہی تھی کیونکہ وہ خواہشمند تھی کہ باپ کے قاتلوں کو جلد تر پولیس کے حوالے کرے لیکن بغیر رالف کے ملے وہ پولیس میں اپنا بیان نہیں دے سکتی تھی پس وہ رالف کی خبر لینے کے لئے اُس کے گھر پر گئی۔

مسز گیتھنگ نے مسرت سے اس کا استقبال کیا اور اس کے چہرہ کو دیکھکر خوش ہوئی مگر رالف کے متعلق کوئی تازہ خبر نہ دے سکی۔ مسز گیتھنگ نے کہا کل شام کو وہ بہت جلدی میں آئے تھے اور کہا تھا کہ مورس پیلیس گئے تھے مگر تم نہیں ملیں اور مجھے ایک دو چیز کا کہا کہ بیگ میں رکھدوں کیونکہ وہ کارخانہ کے کام پر باہر جانے والے تھے میرے خیال ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ گواہی کے کمیشن پر جانے والے ہیں۔ یا کچھ اور اسی قسم کا کام مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ بہر حال انہوں نے مجھ سے بیان نہیں کیا کہ کہاں جانیوالے ہیں مگر کہا تھا کہ خط لکھونگا یا تار دونگا مگر نامعلوم کیا سبب ہوا وہ ہمیشہ سے نہایت باقاعدہ ہیں۔ مگر

میں نہیں کہہ سکتی کہ کیا بات ہے" یہ کہکر اس نے ٹھنڈی سانس لی۔
میبر ین " مسز گیتھنگ کیا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سنیچر کے روز سے وہ کہاں تھے "
مسز گیتھنگ " نہیں میری پیاری وہ ایسی جلدی میں تھے کہ میں کچھ بھی نہ پوچھ سکی چند منٹ سے زیادہ وہ مکان پر نہیں ٹھیرے "
میبر ین " میں کچھ روز سے اُن میں تبدیلی دیکھتی ہوں "
پھر کچھ دیر تک بیٹھی ہوئی رالف کے متعلق گفتگو کرتی رہی جب جانے کے لیے اٹھی تو اس نے مسز گیتھنگ سے کہا کہ جب کوئی خبر رالف کی معلوم ہو تو اُسکو فوراً اطلاع دیجاوے۔
یہ دونوں رالف کے کمرہ میں بیٹھے تھیں جب وہ وہانسے چلی تو اُس نے آتشدان کے کانس پر کانچ کے گلوب میں کوئی چیز رکھی ہوئی دیکھی جس کو دیکھکر وہ زرد اور ٹھنڈی پڑ گئی۔
یہ مچھلی کی شکل کا سیپ کا پنسل کیس تھا جیسا کہ اس نے اپنے والد کے قبضہ میں دیکھا تھا وہ تھوڑی دیر اس کے قریب کھڑی ہوئی دیکھتی رہی پھر کسی قدر کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔
میبر ین " یہ ایک خوبصورت چیز ہے کیا میں اسکو دیکھوں "
مسز گیتھنگ " یہ رالف کی ہے کم از کم اب ہے بہت عرصہ ہوا یہ ہم سے کھو گئی تھی۔ اب حال میں رالف نے اسکو پایا ہے چند روز ہوئے۔
تم سچ کہتی ہو وہ بہت خوبصورت چیز ہے " یہ کہکر اس کو نکالکر میبر ین کو دی میبر ین نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کو لیا اور جہاں اس نے اپنے نام کے حروف بنادئے تھے اس نے روشنی میں دیکھا تو دُم پر وہی حروف کندہ تھے یہ دیکھکر اس کو ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ قریباً بے ہوش ہونے کو تھی اس کے گھٹنے کانپنے لگے اور گرنے والی تھی کہ بیٹھ گئی۔

اس کے چہرہ پر ایسا تغیر دیکھ کر مسز گیتھنگ نے پوچھا "میری پیاری کیا ہوا"

میرین "آپکا شکریہ۔ کچھ نہیں مجھے غش کے اس سے پہلے دو تین دورے ہو چکے ہیں میں تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جاؤنگی" اس کی آواز نہائت کمزور ہو گئی تھی اور اس مچھلی کو میز پر رکھدیا تھا۔

مسز گیتھنگ۔ (مادرانہ شفقت سے) "میرین میرے خیال میں تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں میں نے کل صبح بھی غور کیا تمہارا چہرہ زرد اور پریشان نظر آیا تھا اور آج تمہاری حالت قریب غش کے ہے میں تمکو مجبور کرونگی کہ تم ایک گلاس برانڈی یا شراب کا پیو"

اور اس کی اصلی وجہ نہ سمجھتے ہوئے وہ فوراً کمرہ سے شراب لینے کے لئے چلی گئی۔

جب وہ چلی گئی تو اس نے پھر اُس مچھلی کو اٹھایا اور صاف طور پر حروف M.L پڑھے۔ اُس کے ہاتھ بے قابو ہو کر گود میں گر پڑے اور اسکی نظر کھڑکی کی طرف اٹھ گئی۔ اس کو اسوقت دلی تکلیف پہنچ رہی تھی اس کے والد نے تحریر میں لکھا تھا کہ جو کوئی اس کو چرائے گا۔ آسانی سے پکڑا جائیگا اور وہی قاتل ہے۔

شراب سے اس میں پھر طاقت آئی اور اُسنے مسز گیتھنگ کو یقین دلایا کہ اب اس کی طبیعت درست ہے اور کہا کہ کھلی ہوا میں تنہا رہنا چاہتی ہے پھر وہ گلی میں کچھ دور تک اپنے معاملہ کی ادھیڑ بن میں چلی گئی اب وہ اپنے دل کو رالف کی طرف شک کرنے سے نہ روک سکی۔

وہ اپنے مکان مورس ہلپیس گئی اور وہاں دیکھا کہ شب گذشتہ اس میں کوئی گھسا تھا اسکے کمرہ کی تمام چیزیں الٹ پلٹ کی گئی ہیں۔ صندوق۔ الماری توڑے گئے ہیں۔ بستر چیر پھاڑ کر دیکھا گیا ہے کئی جگہ کمرہ بھی کھود اگیا ہے

غرضیکہ کوئی دقیقہ تلاش کا نہیں چھوڑا گیا۔ اس نے فکر یہ ادا کیا کہ اگر وہ رات کو یہاں رہتی تو اس کے ساتھ بھی بُرا برتاؤ ہوتا اور اس نے ارادہ کر لیا کہ آئندہ سے تنہا اس مکان میں نہ رہے گی۔

اس چوری کی اطلاع پولیس میں دیکر وہ مسٹر پرائس کے پاس گئی اسنے تعجب اور حیرت سے اسکا تمام قصہ سنا اور اس کی تعریف کی اور اسپر متفق ہوا کہ کسی طرح تنہا رہنا مناسب نہیں۔

مسٹر پرائس "مس جینا وے یہ ظاہر ہے کہ یہ شخص لینی گن بڑا شریر آدمی ہے، وہ تمسے دھوکا کھا چکا ہے اور اب اس کو تم سے نفرت ہے اور وہ اس کا عوض لینے پر مستعد ہوگا۔ جب تک کہ وہ گرفتار نہ ہو تمکو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی خطرہ میں ہو۔ (یہ الفاظ اس نے اس لئے ایزاد کئے کہ کہیں میرین خوفزدہ نہ ہو جائے) مگر تم کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ میں منع کرتا ہوں کہ کچھ عرصہ تک شب میں کہیں باہر نہ جاؤ۔ دولتمند جوان لیڈیوں کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ انکی ذمہ داری دوسروں پر بھی ہوتی ہے اگر کچھ دن کے لئے آپ لندن سے باہر چلی جاویں تو اچھا ہے"

میرین بنوز الف کا خیال کرتے ہوئے) "نہیں میں فی الحال نہیں جاسکتی۔ جب تک یہ شخص لینی گن گرفتار نہ ہو جائے"

مسٹر پرائس۔ "یہ تو ایسی بات ہے کہ میں پوچھوں کیا سورج کل طلوع ہوگا" یہ سنکر میرین سرد پڑ گئی۔

میرین۔ (اٹھتے ہوئے) "اور مسز بلوگزم کا کیا ہوگا"

مسٹر پرائس۔ "یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑو۔ میں دیکھ لونگا" پھر کھڑے ہو کر اس نے ہاتھ ملایا اور میرین وسمپر زیادہ بار سے لئے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئی۔

وہ اس دن اور دوسرے دن تک اسی خیال میں غرق رہی۔ کہ

رالف کو مجرم کیسے قرار دے کبھی سوچتی تھی کہ یہ کہا جاوے کہ موت سے پہلے اس نے اس پچھلی کو علاحدہ کردیا تھا اور رالف نے اس کو خرید لیا تھا مگر تحریر کی عبارت اسکو غلط ثابت کرتی تھی۔ غرضکہ کوئی خیال قائم نہ ہوا جس سے اس کو اطمینان ہوتا۔ بجز اسکے کہ رالف واپس آئے وہ دوسرے دن موریس پلیس اور رالف کے مکان پر گئی مگر کچھ خبر نہ ملی یہ خیال کرتے ہوئے کہ آج ضرور کوئی خبر ملے گی وہ جمعرات کے روز صبح کے وقت موریس پلیس میں گئی اور وہاں اس کو ایک خط ملا اس نے پہچان لیا کہ رالف کا ہے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے کھولا۔ جو حسب ذیل تھا۔

"میری پیاری

میں کل تمکو خط نہ لکھ سکا کیونکہ مجھے امید تھی کہ میں کل لندن واپس آجاؤنگا مگر کچھ دیر ہو گئی۔ اور اب کہ میں واپسی کا ارادہ کر رہا تھا کہ کارخانہ سے تار ملا کہ میں سپکے موتھ چلا جاؤں اور پھر وہاں سے مجھے خیال ہے کہ میں ٹروریا بن زنس تک جاؤں گا۔ جہاں سے بمشکل سنیچر یا پیر تک واپس ہو سکوں گا میں کیا بیان کروں کہ ایسے وقت میں تمسے جدا ہونا کس قدر شاق ہے مگر مجھے امید اور یقین ہے کہ یہ سفر میرے لئے مفید ہوگا۔ اور اس میں ہم دونوں کے فائدہ کی بات ہے مجھے لکھنے کا وقت نہیں ملا اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اب میں کہاں جاؤنگا۔ لیکن اگر تم پلے موتھ کے ڈاکخانہ کے پتہ سے بھیجو تو شاید میں تمہارا خط پا سکوں مگر مجھے اسکا بھی یقین نہیں کہ میں ڈاک پہنچنے تک یہاں رہونگا بھی اور خط مجھکو ملیگا بھی یا نہیں۔ اس تاخیر پر پریشان نہ ہوتا اگرچہ یہ بات مجھ پر سخت شاق گذر رہی ہے۔ خدا حافظ۔ خدا تمکو برکت دے۔ تمہارا عاشق رالف"

میرین نے بڑے شوق سے خط پڑھا اس کو بوسہ دیا۔ گو میرین کے دل میں اُس کی طرف سے بُرے خیالات تھے۔ اس خط نے وہ سب

دور کر دئے اور وہ بھروسہ کرنے لگی کہ رالف بہت آسانی سے اُس کے تمام شکوک رفع کر دیگا اس نے خط لکھنا اس لئے بیکار سمجھا کہ وہ پانچ مونٹو سکیے ڈاکخانہ میں پڑا رہیگا۔ اس لئے اس نے تار دیا گو اس میں خرچ زیادہ ہو گیا ار وہ ایسے اصراف کی محتاط نہ تھی اُس تار میں اس نے ظاہر کیا کہ اس کی غیر حاضری میں نئے معلومات ہوئے ہیں اور یہ کہ اسکا جلد واپس آنا بہت ضروری ہے۔ اور اپنا پتہ مسز فالیٹ کے یہاں کا تحریر کیا۔ تار دیکر وہ اطمینان دل کے ساتھ جو کئی دن سے اس کو حاصل نہ ہوتا تھا۔ روانہ ہوئی اور رالف کی طرف سے اس کے خیالات عمدہ تھے!

وہ بنک سے ہوتے ہوئے اپراسٹی بیٹ سے گذر رہی تھی اور راستہ میں دکانوں کی کھڑکیوں میں ٹھیر کر دیکھتی جاتی تھی کہ اُس نے اپنے سے تھوڑی دور پر حیرت و استعجاب سے جیمس لینی گن کو سڑک سے پار ہوتے ہوئے دیکھا اس کو دیکھتے ہی غصہ میں بھر گئی۔ کہ وہ اس آزادی کے ساتھ پھر رہا ہے گویا اس نے کچھ کیا ہی نہیں۔ میرین نے اُس کو اسی وقت جا لیا جبکہ وہ خاص سڑک سے گذر کر ایک چھوٹی گلی میں داخل ہو رہا تھا اس شخص نے اس کے بھاری قدموں کی آواز سنی اور پلٹ کر کھڑا ہو گیا کہ دیکھے کون ہے۔ پھر تعجب سے بولا۔

"مس جینا و سے یہ خوش قسمتی ہے۔ پچھلے دنوں میں نے کئی دفعہ چاہا کہ آپ سے ملوں اور موّرس پلیس گیا بھی مگر ہر مرتبہ یہ جواب ملا۔ کہ آپ باہر ہیں!"

وہ اس وقت بھی معززانہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ اسکا اس شخصیت اور بے پروایانہ طریقہ کو دیکھکر اسکا غصہ بڑھ گیا اور اس نے خاص معنی کے ساتھ جواب دیا۔

میرین "پیر کے روز تم نے میری تلاش کی تھی اور تم مجھے ملے تھے!"

لینی گن "معاف کیجئے۔ اس دن بھی ایسی ہی اتفاقیہ ملاقات ہوگئی تھی بلکہ مجھے کہنا چاہیئے۔ تم نے اُس روز میرا تعاقب کیا تھا جیسا کہ اب کیا ہے"
میبرین "میرا مطلب پیر کی شام سے ہے جبکہ تم نے گاڑی میں میرا تعاقب کیا اور پھر کلوکن ویل میں۔ مجھے اپنے ملاقات کی یاد تم سے زیادہ تازہ ہے"
لینی گن۔ (اُسی ڈھٹائی کی طرز سے) "میں نے تمکو اپنی زندگی بھر گاڑی میں نہیں دیکھا اور نہ کلوکن ویل میں اور نہ پیر کے روز میں کلوکن ویل گیا۔ بجز اس جگہ کے جہاں پیر کے روز تمسے ملاقات ہوئی تھی"
میبرین۔ (غصہ سے) "تم کہتے ہو اپنی زندگی بھر کبھی کلوکن ویل نہیں گئے یہ کہاں تک سچ ہے"
لینی گن۔ (جھک کر) "یہ کہنا بیکار ہے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے مگر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ میری حرکات میں اس قدر دلچسپی کیوں لیتی ہیں"
میبرین (اپنے غصہ میں تیزی سے) "ہاں اس لئے کہ تم دوہری زندگی گذار رہے ہو۔ اور اس لئے کہ تم نے کلرجی اسٹریٹ والے مکان کو کرایہ پر لینے کی خواہش کی جہاں میرے والد سیمن ہوڈلی قتل کئے گئے اور اس لیئے کہ تم اس مکان میں والد کے قتل کے بعد دو دفعہ پوشیدہ طور پر گئے اور اس لئے کہ تم نے میرے والد کے سامان پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور اس لئے کہ تم نے مجھے لوٹنا چاہا۔ تم کلرجی اسٹریٹ والے مکان میں اتوار کی اور پیر کی شب کو گئے اور تم نے اس جگہ جو یہاں سے چند سو گز کے فاصلہ پر ہے گاڑی میں مجھکو لوٹنا کیا یہ کافی نہیں کہ میں تمہارے حرکات میں دلچسپی لوں"
لینی گن۔ (خاموشی سے) "شائد یہ باتیں سچ ہوں مگر مثل سابق آپ پھر صریح دھوکہ میں ہیں اسی قسم کے الزامات پر میں کچھ نوٹس لینا نہیں چاہتا

لیکن اگر ضرورت ہوگی تو میں ثابت کرونگا کہ میں ان مقامات پر جنکا تمنے ذکر کیا کبھی پیر کی رات کو نہیں گیا۔ تمام الزام بے ہودہ ہے۔"

میرین "تم کہتے ہو۔ تمام الزام بے ہودہ ہیں اس لئے کہ تم جیمس لینی گن ایک رہا شدہ قیدی ہو۔ آہ تم اسی بات کو سنکر زرد کیوں پڑ گئے تمکو جلد اس بات کے ثابت کرنے کا موقعہ ملے گا کہ تم پیر کی شب اُس جگہ تھے یا نہیں اور یہ کہ تم نے میرا بیگ نہیں چرایا میں تم کو حوالات میں دونگی۔"

یہ لڑکی نے اس وقت کہا جبکہ ایک پولیسمین کو سڑک کے کونہ پر آتے دیکھا۔

لینی گن (اس دھمکی سے زرد پڑکر) "مس جینا وے تم ایسا نہیں کروگی۔"

میرین (مضبوطی سے) "میں ضرور کرونگی۔ مجھے اس وقت بڑی خوشی ہے کہ تم مجھکو مل گئے۔"

پھر اس نے پولیسمین کو آواز دیکر اُس شخص کو اُس کے حوالہ کیا اور جب وہ حوالات میں جا رہا تھا تو اس کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلے۔ "تم کو اس کیلئے افسوس ہوگا۔"

باب چوبیسواں ۲۴

ایک فریب

فتنہ پردازی سے اپنے لیگئے
دل جو آوارہ تھا آیا دام میں

میرین نے لینی گن پر صرف گاڑی میں اسکو لوٹنے کا الزام لگایا تھا اس خیال سے کہ وہ اس وقت تک حوالات میں رہ سکے جب تک رالف لوٹ کر آئے اور نیز اگر اس سے بڑھکر کوئی الزام اسپر عائد ہو تو وہ

بھاگ نہ سکے۔

لیکن جب لینی گن کی پولیس میں تلاشی لیگئی تو اس کے پاس وہ مُہر نکلی جسکا سیمن ہوڈلی نے اپنے کاغذ میں ذکر کیا تھا اور جسکو میرین اچھی طرح پہچانتی تھی اس کے متعلق جب اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے صرف یہ جواب دیا کہ وہ اس کی کیفیت موقعہ مُناسب پر بیان کرے گا جب وہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا اور اسپر چوری کا الزام عائد کیا گیا تو انسپکٹر نے ریمانڈ کے واسطے کہا کہ آیندہ پیشی پر غالباً کوئی بڑا الزام اُسپر عائد ہو سکے اور پھر میرین کی شہادت پر مجسٹریٹ نے قیدی کو ایک ہفتہ کے لئے۔ پھر حوالات بھیجدیا۔

اخبار نوالوں نے اس معاملہ میں خوب رنگ آمیزی کی اس میں یہ بھی لکھا کہ یہی شخص سیمن ہوڈلی کا قاتل ہے۔ میرین خود اس پر حیران تھی مگر اُس نے خاموشی اختیار کی اور جس کسی رپورٹر سے وہ ملی اُس سے کسی بات کے اظہار سے انکار کیا۔

وہ اپنے اس فعل سے پشیمان تھی کہ کیوں رالف کے واپس آنے سے قبل اس نے لینی گن کو قید کرادیا۔ اور اُس کی یہ پشیمانی اس خط سے اور بڑھ گئی۔ جو دوسری صبح کو رالف کی طرف سے اُسے ملا اُس نے جلد اور جوشِ دل کے ساتھ لکھا تھا۔

"میری پیاری میرین۔

تمہاری نسبت یہ کیا خبر ہے جو شام کے اخبارات میں مین نے دیکھی میں نے ڈاک خانہ سے تمہارا اتا پتا پایا تھا۔ اور اس لئے یہ خط میں بنک کے پتہ سے بھیج رہا ہوں اگر مجھکو یہ گمان بھی ہوتا کہ تم اس شخص لینی گن کو قید کرادوگی تو فوراً اس فعل کو روکنے کے لئے واپس آتا۔ خواہ اس میں مجھ کو کچھ بھی نقصان ہوتا۔ کسطرح تمکو اس فعل کی تحریص ہوئی۔ مجھکو کامل طور

پر یقین ہے۔ کہ جیمس لینی گن اس معاملہ میں بالکل بیقصور ہے افسوس ہے کہ اس بارے میں تمسے کیوں نہ ملا کہ کل کیفیت بیان کر سکتا اب مجھے خوف ہے کہ اس کا نتیجہ ہمارے لئے کیا ہوگا۔ میں نے بہت عرصہ تک خاموشی اختیار کی اور یہی وہ باتیں تمکو خط میں نہیں لکھ سکتا جو میں زبانی کہنا چاہتا ہوں ... بلد تر واپس آنے والا ہوں۔ میں یہاں کے کام کو بغیر ختم کئے واپس آنا نہیں چاہتا۔ میں نے اس خبر کو پڑھکر اپنے دفتر تار بھیجا تھا کہ میں واپس آنا چاہتا ہوں مگر مجھکو جواب ملا کہ ابھی کوئی دوسرا شخص عوض پر بھیجنے کے لئے نہیں ہے آہ پیاری تم نہیں جانتیں کہ تمنے کیا کیا مگر خدا کے واسطے جب تک میں واپس نہ آؤں کوئی مزید کارروائی نہ کرنا ورنہ تم مجھکو کبھی اپنے بازوؤں میں کھڑا ہوا دیکھوگی۔ مجھپر بھروسہ رکھو۔ میں سب کچھ تمپر اظہار کر دونگا اور کسی شخص پر ان شبہات کو جو تمہیں لینی گن پر ہیں ظاہر نہ کرنا کسی متنفس سے اس کے متعلق گفتگو نہ کرنا میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت رکھتی ہو اور اس لئے تم میرا کہا مانوگی میں قریباً دیوانہ ہوگیا ہوں مگر تمہاری محبت نے ابتک دلاسا دے رکھا ہے۔ تمہارا سچا عاشق رالف ...

میری ... نے کئی بار اس خط کو پڑھا مگر بجز اس کے کچھ مطلب نہ نکال سکی کہ کسی طرح رالف لینی گن کی معصومیت کو جانتا ہے لیکن اس کو وہ علم نہیں جسکو وہ خود جانتی ہے۔ وہ لینی گن کو بے قصور کیوں سمجھتا ہے جیسا کہ دونوں ایکدوسرے کی صورت تک سے واقف نہیں کلر کی اسٹریٹ والے مکان میں رات کو ایک دوسرے نے دیکھا تھا تو رالف نے لینی گن کو سراغرساں سمجھا تھا اگر رالف جانتا ہے کہ لینی گن نے اسکے باپ کو قتل نہیں کیا تو صرف اس وجہ سے کہ وہ جانتا ہوگا۔ کہ قتل کی رات لینی گن کہاں تھا یا اس کو علم ہوگا کہ قاتل کون ہے اسی طرح

کے مختلف خیالات میں وہ بیحد پریشان تھی کہ ایک خادم نے ایک عورت
کے آنے کی اطلاع کی اور پھر مسز بلوکرزم پیش کی گئی۔

میرین۔ (سختی سے) "تم کیوں میرے پاس آئی ہو"

بلوکرزم (عاجزی سے) "مس جیناوے تم سے معافی مانگنے اور یہ پوچھنے
کہ اس بدمعاش لینی گن کے معاملہ میں میں کچھ مدد آپکو دیسکتی ہوں"

میرین "کس قسم کی مدد سے تمہارا مطلب ہے"

بلوکرزم "میں اس کے خلاف شہادت دے سکتی ہوں میں اس کو خوب
جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ تمہارے غریب والد کی موت
کے بعد کلرجی اسٹریٹ میں آیا تھا اور یہ کہ تمہارے والد ہمیشہ اس سے
خوفزدہ تھے۔ میں قسم کے ساتھ اس کو ثابت کرسکتی ہوں"

میرین "تم پولیس میں جانے کے بجائے میرے پاس یہ کہنے کیوں آئی
ہو"

بلوکرزم (روتے ہوئے اور اپنی آنکھیں شال سے پونچھتے ہوئے) "مجھ پر ایسی
سختی نہ کرو اور مجھے اس مکان سے نہ نکالو۔ میں تمہاری ہر طرح مدد کرنے کو
تیار رہوں۔ میں جاکر قسمیہ شہادت دیسکتی ہوں"

میرین "میں تم سے اس شرط کو بیان کرچکی ہوں جسپر تم اُس مکان
میں رہ سکتی ہو۔ اسکا عوض تم نے میرے ساتھ یہ کیا کہ میرے پیچھے پیچھے
آئیں اور مجھکو چور بنایا یہ معاملہ مسٹر پرائس کے ہاتھ میں ہے میں اس میں
کچھ دخل نہیں دیسکتی۔ تم نے اپنے موقعہ کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ اب
میں کچھ نہیں کرسکتی"

بلوکرزم "مس جیناوے مجھکو یوں نہ نکالو۔ خدا کے لئے ایسا نہ کرو۔ میں تمہاری
کی اچھی اور وفادار خادمہ تھی۔ اور بغیر معاوضہ کے۔ بجز اس کے کہ انہوں
نے مجھے یہ مکان دینے کا وعدہ کیا تھا اور انہوں نے مجھے نہیں دیا۔ ایسا

مجھے دربدر نہ پھراؤ" (یہ کہکر وہ خوب رونے لگی۔)

میرین کا دل اس سے متاثر ہوا اور وہ سمجھی کہ واقعی ایسا وعدہ کرنے سے اس کے والد نے اس کو دھوکہ دیا۔

میرین "میں تمپر سختی کرنا نہیں چاہتی اور نہ خلاف انصاف کوئی بات کرونگی۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ تم سڑکوں پر ماری ماری پھرو اور اگر تم وہ شرط پوری کروگی۔ تو میں تم کو اسوقت تک اس مکان میں رہنے دونگی کہ تم اس کا ناواجب استعمال نہ کرو۔

بلوکرزم اسکی شکرگزاری میں اس کے گھٹنوں پر گر پڑی اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ میرین نے ایک خط مسٹر پیرالس کے نام لکھدیا اور مسز بلوکرزم کے حوالہ کیا۔

بلوکرزم "اور مس لینی گن کے بارے میں کیا ہوگا"

رالف کا خط دیکھتے ہوئے اس سوال کا جواب مشکل تھا اور وہ کسی معاملہ کو چھپا بھی نہیں سکتی تھی۔

میرین "یہ بہتر ہے کہ تم خود پولیس میں جاکر یہ سب کیفیت بیان کردو"

بلوکرزم "پولیس بعض وقت بیوقوف ہو جاتی ہے اور اگر وہ بے قوف نہ ہوتی تو بہت پہلے لینی گن کو پکڑ سکتی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ کہاں رہتا ہے"

میرین۔ (اسکی طرف غور سے دیکھکر) "درحقیقت وہ کہاں رہتا تھا"

بلوکرزم "کہاں رہتا تھا۔ انکی ناکون کے سامنے۔ کلرجی اسٹریٹ میں ۵۰ کے بالمقابل جہاں سے وہ ہر ایک معاملہ کو دیکھ سکتا تھا"

میرین۔ (گویا بہت گھبراکر) "کلرجی اسٹریٹ میں تمکو یہ کیسے معلوم ہوا اور پہلے تم نے کیوں نہ بیان کیا"

بلوکرزم "میں صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ یہ بے قوف کیا کرتے ہیں۔ مگر

میں ہر وقت اُنکی نگرانی کرتی تھی اگر اُسکا کسی وقت برا خیال دیکھتی۔ فوراً گرفتار کرا دیتی وہ مکان میں بھیس بدلکر داخل ہوا تھا مگر میں نے اس وقت بھی اُسے پہچان لیا تھا۔"
میرین "کیا مکان والے بھی جانتے ہیں کہ وہ کیسا آدمی ہے ؟"
بلوکزم "نہیں۔ اگر جانتے تو کبھی اسکو وہاں نہ رہنے دیتے میں اُن لوگوں کو عرصہ سے جانتی ہوں وہ سب ایماندار کاروباری لوگ ہیں مگر مس جینا وے میں آپ سے ایک اور عنائیت کی خواستگار ہوں۔ تم جانتی ہو کہ میں نے تمہارے والد کی برسوں خدمت کی اور انہوں نے مجھکو ہمیشہ اپنا وفادار سمجھا اسی طرح مس اگر آپ اجازت دیں تو میں آپکی خدمت کرنا چاہتی ہوں اور پھر میں یہ سمجھونگی کہ آپ نے میرے پچھلے حماقتانہ سلوک کو معاف کر دیا ہے میں نہائیت سچائی سے اس پر افسوس کرتی ہوں۔
میرین "میں ابھی نہیں کہ سکتی کہ میں کیا کرونگی اور کہاں رہونگی اور میں اس درخواست کا ابھی کچھ جواب نہیں دے سکتی مگر میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں"
بلوکزم "افسوس ہے مس کہ تم میری درخواست منظور نہیں کرتیں کیا کوئی اور طریقہ ہے جس سے میں اپنی وفاداری ثابت کروں"
میرین "نہیں مسز بلوکزم تمہارا شکریہ لیکن میں خوش ہونگی اگر تم اُن لوگوں کے حالات بیان کرو۔ جس کے ساتھ لینی گن رہتا تھا"
بلوکزم "کیا مس تم انکو دیکھنا چاہتی ہو۔ کیا ان میں سے ایک عورت کو تمسے ملنے کے لئے بلا لاؤں۔ میں اگر کہونگی تو وہ فوراً آ جاوے گی لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ شہادت دینا پسند نہ کریگی وہ ایک معزز عورت ہے اور جو کچھ وہ جانتی ہے بیان کر دیگی"
میرین "کیا اس نے کبھی لینی گن کے دوستوں اور ساتھیوں کا تم سے

ذکر نہیں کیا ؟"

وہ نہیں جانتی تھی کہ لینی گن کے معاملہ میں زیادہ کارروائی کرے مگر جہاں تک ممکن ہو وہ مزید حالات سے واقف ہونا چاہتی تھی وہ اس عورت کو بنک میں بلانا نہیں چاہتی تھی اور نہ خود اس کے مکان پر جانا پسند کرتی تھی اور اسی واسطے یہ سوال اسنے کیا تھا۔

بلوکزم "میں نہیں کہہ سکتی - میں نے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر وہ تمہارے پاس آئے گی تو بہت کچھ بیان کرے گی وہ بہت تیز اور ہوشیار ہے۔ کیا میں اس کو لاؤں مجھے یقین ہے کہ تم اس کو آمادہ کر لوگی کہ وہ میرے ساتھ پولیس میں جاوے "

میرین "مسز بلوکزم تم نے خود کسی دوسرے شخص کو اس کے ساتھ عدہ میں کسی وقت جاتے دیکھا ہے "

بلوکزم "ہاں میں نے ایک شخص کو اور دیکھا ہے مگر میں اسکا حلیہ نہیں بیان کر سکتی تاہم اگر دوبارہ دیکھوں تو ضرور پہچان لوں "

میرین نے تب ان لوگوں کے حلیے بیان کئے جنہوں نے اُس کو کلو کن ویل میں جبکہ لینی گن نے اُسکو پکڑا تھا - گھیر رکھا تھا اور مسز بلوکزم سے پوچھا کہ ان میں سے کسی کو دیکھا ہے۔ تھوڑے تامل کے بعد اسنے نفی میں جواب دیا کہ ان میں سے کسی کو اس نے نہیں دیکھا - پھر میرین نے رالف کا حلیہ بیان کر کے وہی سوال اس سے کیا۔

بلوکزم "میں خیال کرتی ہوں کہ میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے یا شاید مسٹر ڈن سے سنا ہے جہاں لینی گن رہتا تھا شاید وہ جانتی ہو "

اب میرین کی دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور کچھ سوچنے کے بعد اُسنے کہا۔

میرین "کیا مسٹر ڈن میرا انکے مکان میں آنا اور چند سوال کرنا پسند کرینگی "

اس سوال کے وقت میرین نے اس کے چہرہ پر نظر نہ کی ورنہ وہ

اس کے بشرہ سے تاڑ جاتی۔

بلوکزم۔ (نیچے نظر کئے ہوئے) "میرے خیال میں اس کو کوئی اعتراض نہ ہوگا"

میرین۔ "تو میں ابھی تمہارے ساتھ چلوں"

جب وہ دونوں ساتھ جا رہی تھیں تو میرین نے بلوکزم سے کہا کہ تم مسز ڈن سے یہ کہنا کہ کچھ حالات معلوم کرنے کیلئے سوال کرنا چاہتی ہوں اور تمکو شہادت میں ہرگز جانا نہ پڑے گا۔

جب وہ کلرجی اسٹریٹ میں اس مکان میں پہنچیں تو میرین نے پہچان لیا کہ یہ وہی مکان ہے جس میں لیبی گن داخل ہوا تھا اور میرین نے اپنی پوشیدہ جگہ سے دیکھا تھا۔ بلوکزم نے دروازہ کھٹ کھٹایا اور وہ فوراً کھول دیا گیا جب میرین نے مسز ڈن کی صورت دیکھی تو وہ اندر جاتی ہوئے ہچکچائی۔ یہ موٹی تازی سرخ چہرہ کی تند خو میلے لباس والی گنوار نظر آئی تھی۔

مسز بلوکزم نے مختصر الفاظ میں میرین کا نام اور اسکی خواہش ظاہر کی تو اس نے نہایت خلق سے اندر آنے کے واسطے کہا اور یہ بھی کہ جو کچھ وہ جانتی ہے بیان کر دیگی یہ عورت میرین کو مکان کے پچھلے کمرہ میں لے گئی اور پھر اس کمرہ کا دروازہ مقفل کر کے کنجی اپنی جیب میں رکھی اور دروازہ کے قریب کرسی پر بیٹھ کر اس نے کہا "مس بیٹھ جاؤ"۔ اس کے انداز سے میرین خوفزدہ ہوگئی اور پوچھا۔

میرین "تم نے دروازہ میں قفل کیوں لگا دیا"

مسز ڈن "ہم بغیر کسی کی مداخلت کے خوف کے گفتگو کر سکتے ہیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ مسز بلوکزم اب تمکو پھر یہاں آنے پر آمادہ نہیں کر سکتی اور اب کہ تم آگئی ہو تو بہت باتیں ہیں جنکے متعلق ہم گفتگو کرینگے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا فعل کوئی اور سنے"

یہ کہکر اس نے فطرت کے ساتھ میرین پر نظر ڈالی ان الفاظ پر میرین کا دل پھٹ گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ وہ نہایت ہوشیاری سے تیار کئے ہوئے فریب میں پھنس گئی ہے

باب پچیسواں

میرین خطرہ میں

ابھی اور صدمے اٹھانے پڑینگے
نئے زخم کچھ دل پر کھانے پڑینگے

اس کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ میرین تمام معاملہ کو سمجھ گئی کہ یہ عورت کس قسم کی ہے۔ اُس نے ہمت اور امید کو ہاتھ سے نہ دے کر یہ خیال کیا۔ کہ اس جگہ کمزوری ظاہر کرنا معاملہ کو اور بگاڑ لیتا ہے۔ لہذا اُس نے یہ باور کراتے ہوئے کہ وہ قفل لگانے پر کوئی بُرا خیال نہیں کرتی۔ کہا۔

میرین۔ مسز ڈن میں آپ کے اس خیال پر کہ کوئی ہماری مداخلت نہ کرے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اگرچہ ایک دو سوال سے زیادہ تکلیف نہ دوں گی۔ آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ مسز بلوکزم نے مجھ کو یہاں آنے پر آمادہ کیا بلکہ میں خود عمداً آئی۔ میں نے خیال کیا کہ دن کے کاروبار میں آپکو بلا کر آپکا حرج کرنا مناسب نہیں

عورت۔ آہ جب تک تم یہاں ہو۔ اسکی کچھ پرواہ نہیں کہ تم اپنی خوشی سے آئیں یا نہیں۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ تم آگئیں۔ کیوں۔"

میرین "(ہنسی کے ساتھ اُس کی پُر معنی نظر کو ٹال کر)" بالکل نہیں۔ مگر اب ہم کو معاملہ کی گفتگو کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں زیادہ دیر تک نہیں ٹھیر سکتی۔ مجھ کو جلد واپس جانا ہے۔"

عورت (آہستگی سے۔) تم کو جلد واپس جانا ہے۔ مگر ہمکو معاملات پر گفتگو کرنے میں کچھ دیر لگے گی۔"

میرین "تو ہم کو جلد کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ میں نے مسٹر فائیٹ سے کہا تھا کہ میں جلد واپس آؤں گی۔"

وہ عورت اس کو سن کر بظاہر چمک گئی۔ اور لڑکی متجسسانہ نظر ڈالی۔ مگر میرین اپنی نظر نیچے کئے رہی اور بولی۔

میرین۔ "مسز ڈن میں تم سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تم جیس لینی گن کے نقل وحرکت سے یا اُس کا تعلق کن کن لوگوں سے ہے کچھ جانتی ہو۔ کیونکہ وہ یہاں رہتا تھا۔ اور اب پولیس کی حراست میں ہے۔ مسز بلوکزم نے مجھے کہا تھا۔ کہ وہ تم سے ایک عرصہ سے واقف ہے۔ اور تم اپنے کرایہ داروں سے بہت ہوشیار رہتی ہو۔ چنانچہ اس شخص کا ایسا چال چلن ثابت ہونے پر تم بہت ناراض ہوئیں"

عورت۔ "میں کسی ایسے معاملہ میں پڑنا نہیں چاہتی۔ جس سے مجھے عدالت میں جاکر شہادت دینا پڑے۔ میں ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتی۔"

اُس نے یہ الفاظ جلد جلد کئے۔ جس سے میرین پر یہ ظاہر ہوا۔ کہ وہ سن کر کہ مسٹر فالیسٹ کو یہاں آنے کی خبر سے گھبرا رہی ہے۔ اور افسوس کرتی تھی کہ اُس نے مسٹر فالیسٹ کو اطلاع کیوں دی۔

میرین۔ "تمہارے مرضی کے خلاف میں تم کو شہادت میں پیش کرنا نہیں چاہتی لیکن اگر تم نے کوئی مفید مطلب اطلاعات دیں۔ تو مجھ کو بہت مدد ملیگی۔ اور تم اطمینان رکھو کہ تم کو اس کا اچھا معاوضہ دیا جاوے گا۔"

عورت۔ "(تیزی سے) "میں نہ کوئی جاسوس ہوں۔ نہ اطلاع دھندہ۔ نہیں ایسا خراب روپیہ لینا چاہتی۔ مگر اس کا جواب وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

میرین۔ میں یہ خیال نہیں کرتی کہ تم جاسوس ہو یا ایسا خراب روپیہ لینا پسند کرتی ہو۔ صرف میں اپنی خانگی ضرورت سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں کیونکہ لینی گن کے خلاف پہلے ہی بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔"

عورت۔ (جلدی سے) "کیا شہادتیں ہیں۔"

میرین۔ میں کہہ نہیں سکتی مگر تم یقین جانو کہ بہت ہیں۔ مثلاً وہ میرے والد کو دھمکی دیتے ہیں۔ مشہور ہے اُن کے قتل کے بعد ہی وہ مکان میں گیا۔ اور وہ

اسکے بالمقابل رہتا تھا۔ اور کچھ چیز جو میرے والد کی تھی وہ اُس کے قبضہ سے برآمد ہوئی"۔

عورت "وہ کیا چیز ہے"؟

میرین "اس میں تو شک نہیں کہ وہ بہت کچھ روپیہ نکال لے گیا۔ اور اُسی کے ساتھ وہ چیزیں جو پہچانی جا سکتی ہیں"۔

عورت "(زور دے کر) آہ یہ بات ہے بدمعاش"۔

میرین "میں یہ جاننا چاہتی ہوں۔ کہ اس معاملہ میں اُس کے اور بھی ساتھی ہیں یا نہیں؟

پھر میرین نے پہلے اُن لوگوں کے حُلیے بیان کئے جنہوں نے لینی گن کے ساتھ اُس کو کلرکن ویل میں گھیرا تھا۔ پھر رالف کا

عورت "میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ مگر میں نے اس نوجوان کا جس کا ذکر تم نے آخر میں کیا ہے دیکھا ہے؟ مگر میں یقین سے نہیں کہتی"۔

میرین "(کھڑے ہو کر) خیر تو تم وہ باتیں نہیں جانتیں جو میرے مفید مطلب تھیں۔ اس لئے اب میں زیادہ تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتی۔ خاص کر اس لئے کہ میں کہہ آئی تھی کہ دوپہر کے کھانے کے وقت میں واپس آجاؤنگی۔ آپ مہربانی کر کے دروازہ کھولدیں (اپنی گھڑی دیکھکر) خدایا۔ بہت دیر ہوگی۔ اب ایک کے قریب ہے۔

عورت "(اُسی طرح بیٹھے ہوئے) مگر میں نے اپنا سوال تو کیا ہی نہیں"۔

میرین "تم کیا سوال مجھ سے کرنا چاہتی ہو"؟

عورت "(کچھ تامل کے بعد) اول تو یہ کہ تم سڑک والا مکان کرایہ پر دوگی یا نہیں"؟

اس عورت کی حرکات پریشانی آمیز تھیں"۔

میرین "میں نے مسٹر بلوکزم سے اس معاملہ کو طے کر لیا ہے"۔

عورت "اوہ۔ اور اُن چیزوں کے متعلق جو اُس میں ہیں۔ وہ بھی تم اُس کو دیدو گی"؟

میرین "میں نے اس پر غور نہیں کیا ہے۔

عورت ”اب وہ تمہارے کس کام کی ہیں۔ کیوں“ عورت نے پرمعنی الفاظ میں کہا۔
میرین۔ (متعجب ہوکر کہ کیا ہونیوالا ہے) مگر بے پرواہی ہے)“ میں درحقیقت اُن کی قیمت سے واقف نہیں۔“
عورت ”میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تم اپنے مطلب اور کام کی چیزیں اُس میں سے نکال لے گئیں۔ تو اب تمہارے کیا کام کی ہیں سمجھیں“۔
میرین۔ تمام سامان اُس میں بدستور واپس کردیا گیا جیسا کہ پہلے تھا“۔
عورت۔ (ہنسے ہوئے)“ ہاں وہی مگر کچھ فرق ہے۔ جب تم پنیر کے روز وہاں آئیں نہیں تو کیا لے گی تھیں۔ میں اسی سے واقف ہونا چاہتی ہوں“ یہ کہکر اُس نے غصہ سے لڑکی کی طرف دیکھا“
میرین۔ میں کیا لے گئی؟
عورت ”ہاں۔ جبکہ تم نے سامان کو الٹ پلٹ کیا۔ چیزوں کو توڑا چھوڑا تو تم کیا لیگئیں اور یہ کہو کہ وہاں گوشت اور بسکٹ کے ٹکڑے کیونکر پہونچے۔ اب تم سمجھیں کہ میرا سوال کیا ہے۔ اور اس کا جواب تم کیا دیتی ہو“
اب وہ عورت پوری خوفناک بن گئی
میرین ”میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ اور میں تم کو ایسے سوالات کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ وہ مکان اور اُس کے اندر جو کچھ ہے۔ وہ میری ملک ہے اگر میں سب کو توڑ ڈالوں یا جلادوں تو کسی کو حق نہیں کہ مجھ سے اُس کے متعلق سوال کرے۔“
عورت ”اس حق کو آگ لگاؤ۔ حق کے متعلق کون پوچھتا ہے۔ تم نے اُن جواہرات کا کیا کیا جو تم اپنے ساتھ لے گئیں۔ تم اس کا صاف جواب دو اور اپنی فضول باتوں کو چھوڑدو“
میرین ”(ہنسکر) جواہرات۔ میں سمجھتی ہوں تم دیوانی ہوگئی ہو جو ایسی باتیں مجھ سے کرتی ہو۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسی مکان کی بابت تم نے کی تھی۔“

عورت "نہیں میں دیوانی نہیں اور نہ ایسی بیوقوف کہ یہ نہ سمجھوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں میں یہ پوچھتی ہوں کہ تم نے اُن کو کیا کیا" عورت نے اُسی دھمکی آمیز آواز میں کہا۔

میری بن۔ اگر تم واقف ہونا چاہتی ہو۔ تو یہ جان لو کہ یہ شخص یعنی گن سب قیمتی چیزیں لے گیا۔ اُس نے وہیں زمین میں پوشیدہ رہنے کی جگہ بنالی تھی۔ پولیس نے میرے والد کے انتقال کے بعد اُس کی تحقیقات کی تھی"

عورت "میں جانتی ہوں۔ وہ نہیں لے گیا۔ اور میں نہیں بتلاؤں گی۔ کہ اس کا مجھے کیونکر علم ہے"

اور اگر اُس نے چرایا ہے تو وہ جواہرات نہ تھے۔ وہ تم نے لیئے ہیں۔ اور یہ اُس کا ثبوت کہ جب مسٹر بلوکزم اسی روز تمہارے پاس آئیں تو تم نے جلدی میں ایک دو گرا دیئے اور اُن کو اٹھایا بھی نہیں۔ پس اب بتلاؤ کہ وہ کہاں ہیں اسی میں بہتری ہے"

میری بن۔ جو کچھ چھوٹی موٹی چیزیں میں نے پائی نہیں۔ وہ اب مسٹر فالیسٹ کی ضمانت میں ہیں۔ جن کے ساتھ میں اب رہتی ہوں۔ اور جو جانتے ہیں کہ میں اسوقت کہاں ہوں۔ اور وہ مجھے آکر تلاش کریں گے"

یہ سن کر عورت کرسی سے اٹھی اور غصہ اور حقارت سے میری بن کی طرف دیکھ کر بولی

عورت "اوبذات۔ او مکار قام پارہ میں تجھ پر یقین کرتی۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ اُس وقت بھی تیرے پاس ہیں۔ اور میں دیکھوں گی کہ وہ ہیں یا نہیں۔

وہ زبردست عورت تھی۔ میری بن نے سوچا کہ اگر حملہ آور ہوئی۔ تو وہ کیا کریگی گو میری بن بھی ایسی کمزور نہ تھی مگر تاہم اُس کے مقابلہ کے نہ تھی۔ نیز اُس کی یہ خواہش تھی کہ ایسی کوئی بات نہ ہونے پائے۔

میری بن۔ میرے پاس بجز گھڑی۔ زنجیر اور چند شلنگ کے اس وقت کوئی قیمتی چیز نہیں۔ اور اگر تم دروازہ کھولدو تو میں سب تمکو دے دوں گی"

عورت۔ نہیں لڑکی تم اس خیال کو دل سے نکال ڈالو۔ اگرچہ تم گھرائی ہوئی ہو مگر دوسرے تم سے زیادہ گھرائی میں ہیں۔ میں وہ جواہرات چاہتی ہوں اور انکو لونگی"۔

میرین "میرے پاس جواہرات نہیں ہیں"۔

عورت "میں ہرگز یقین نہیں کرتی"۔

میرین "پھر تم کو کس طرح یقین آئے۔ بتلاؤ وہ میں کرنے کو تیار ہوں"

عورت۔ صرف جواہرات دے کر اس بحث کو ختم کرو۔ کیونکہ میں زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتی"۔

میرین "مگر میں کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس جواہرات نہیں ہیں۔ میں اپنی جیبیں الٹکر اس کو ثابت کرسکتی ہوں"۔

عورت " (ہنسی سے) جیبیں کیا میں ایسی بیوقوف ہوں کہ یہ سمجھوں کہ ایسی قیمتی چیزیں تم جیبوں میں رکھے پھرتی ہو۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ تم نے یہ نہیں کہا کہ میں ہینڈ بیگ ساتھ نہیں لائی۔ میں بیوقوف نہیں لیس وہ میرے حوالہ کرو۔

میرین۔ جو کچھ میں کہہ چکی ہوں۔ اس سے زیادہ کیا کہوں۔ اگر تم کو یقین نہیں تو جسطرح جی میں آئے یقین کرلو۔ میں ایسی بیوقوف نہ تھی کہ جواہرات یہاں ساتھ لاتی

عورت۔ ہاں اس بات میں کچھ سچائی ہے۔ مگر تم یہ کیا جانتی ہو کہ تم کہاں جارہی ہو"

میرین۔ (ہمت نہ ہار کر) "اگر میں یہ نہیں جانتی تھی کہ میں کہاں جارہی ہوں۔ تاہم اپنے دوستوں کے مکان کا پتہ تو دیا ہے۔

عورت " تو مجھ کو جلدی کرنا چاہیئے۔ تمہارے پاس کپڑوں میں جواہرات چھپے ہیں۔ اچھا تم اپنی ٹوپی اتار کر بال کھولدو۔ میں تلاش شروع کرتی ہوں۔

میرین۔ (استقلال سے) "نہیں میں ایسا نہ کرونگی"۔

عورت "نہیں کروگی۔ اچھا میں دیکھتی ہوں"

قبل اس کے میرین سنبھلے اُس نے جھپٹ کر سر سے ٹوپی اتار کر الگ کر لی پھر اُس کے پر فیتہ وغیرہ الگ کر کے ہر طرح سے دیکھا بھالا کہ شاید کہیں کوئی چیز چھپی ہوئی ہو۔ جب وہ اس تلاش میں مصروف تھی تو میرین مکان کے اردگرد نظر دوڑا رہی تھی۔ کہ کہیں سے بھاگ جانیکا موقعہ ہے یا نہیں۔ مگر کوئی نہ تھا۔ جب تک کہ وہ اُس عورت سے کسی طرح کنجی نہ لے لے۔ اُس نے اپنے حملہ آور کو خوب غور سے دیکھا اور پھر خیال کیا کہ اگر وہ اپنی جیکٹ اُتار ڈالے تو زیادہ آزاد ہو جائیگی۔ اور جب عورت ٹوپی کے امتحان سے فارغ ہوگئی تو اُس نے کہا۔

میرین ”اور بھی جو تم کہو وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔ میں اپنے بال بھی کھولے دیتی ہوں“

میرین کے خوبصورت لمبے گھنے بھورے بال تھے۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے بالوں سے پن نکال لی۔ اور وہ اُس کے گردن۔ کاندھوں سے کمر تک پھیل گئے۔ اُس نے اپنا سر پیچھے جھکا کر گردن ہلائی۔ اور بولی۔

”تم دیکھو ان میں کچھ نہیں“

عورت ”میں خود دیکھوں گی“

یہ کہہ کر اُس نے میرین کے پیچھے جاکر اپنی سخت اُنگلیاں اُس کے بالوں میں ڈالیں۔

میرین ”میں اپنی جیکٹ اُتارتی ہوں، تم اُس کو دیکھو جب تک میں اپنے بال درست کر لوں“

یہ کہکر اُس نے اپنی جیکٹ اتار کر عورت کو دی اور پھر اپنے بالوں کو جوڑے کے طور پر لپیٹ کر اس میں پن لگالی۔ وہ مسز ڈن کو دیکھتی رہی ادھر ادھر نظر کی۔ اُس نے دیکھا کہ ایک کرسی پر کپڑا پڑا ہے۔ اب اُس کے دل میں ایک مایوس کن خیال جاگزیں ہوا۔

وہ عورت جیکٹ کے دیکھنے میں ہمہ تن مصروف تھی۔ اور کبھی کبھی لڑکی طرف پشت بھی ہوجاتی تھی۔ میرین نے دیکھا کہ جس جیب میں اُس کنجیاں ڈالی ہیں۔ وہ کھلی ہوئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر میرین نے بڑی ہمت سے کپڑا اٹھا کر اُس عورت کا منہ لپیٹ دیا اور دوسرا ہاتھ اس کی جیب میں ڈالکر کنجیاں نکال لیں۔ اور پھر ایک جھٹکا دیا کہ وہ بستر پر گر گئی۔ اور قبل اس کے کہ وہ عورت سنبھلے اور کپڑے کو الگ کرے۔ میرین نے تالا کھولا اور باہر کی طرف بھاگی۔ اُسی وقت ایک شخص باہر کی کمرے میں سے نکلا اور سامنے کے دروازہ پر کھڑے ہوکر میرین کی پکڑ کر بولا۔

"اوہو۔ اوہو۔ یہ کیا ہے"

باب چھبیسواں ۲۶

ایک پرخطر دہوکہ

بلا یا چال سے ہے دیکھیں کیا ہو
خدایا راز افشا ہو نہ پائے

میرین خوف سے کانپنے لگی۔

اُس وقت وہ عورت بھی پچھلے کرہ سے بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اُسکو دیکھکر ہنستے ہوئے مرد نے کہا۔

"کیوں مسز اس کی چال تم پر چل گئی۔ میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ وہ بہت ہوشیار ہے۔ کیوں"

عورت نے لڑکی کو مضبوط پکڑ کر قسموں اور گالیوں کے ساتھ اُس سے مخاطب ہوکر کہا۔

عورت۔ او بدذات۔ ڈائن کی بچی بے شرم بدذات بے خبری میں پیچھے سے اسطرح

میرے مارنے کی کوشش کی۔ تیری اس چالاکی کی میں سزا دوں گی۔ او نخرے باز عورت۔"

مرد۔" (سخت زبان میں) نہیں، نہیں مسز جب تک میں موجود ہوں۔ اس سے براسلوک نہیں کرسکتیں۔ میں کبھی اس کو پسند نہیں کرونگا۔" یہ کہکر وہ دونوں عورتوں کے درمیاں کھڑا ہوگیا۔"

عورت۔" (پھر چلاکر) او نخرے باز۔"

میرین۔" میں نے صرف بھاگ جانے کی کوشش کی۔ تم کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانیکا مقصد نہ تھا۔"

مرد۔" بہتر ہے کہ تم واپس اسی کرہ میں جاؤ۔ اب تم کیا کرنا چاہتی ہو۔"

میرین (آہستگی سے) تم نے مجھ پر فتح پالی۔ اور اب جو کچھ تم کہوگے میں کرونگی میں تمہارے ہاتھ میں ہوں اور تم مجھ کو ہر بات میں مجبور کرسکتی ہو اور میں ہر شرط کو منظور کرنیکے لئے تیار ہوں۔"

مرد۔" (حیوانی طریقہ سے اس کی تعریف کرتے ہوئے) اس میں شک نہیں بڑے دل جگر کی لڑکی ہو۔ تم نے اچھی لڑائی لڑی۔ اور جیسا کہ تم کہتی ہو اگر وہی کروگی تو تم کو کوئی ضرر نہ پہونچیگا۔"

جب وہ تینوں پھر پچھلے کمرہ میں داخل ہوئے تو مرد نے پھر ہنسکر عورت سے کہا۔

"بہتر ہوگا کہ میں دروازہ کی حفاظت کروں کیونکہ تم ایسی قوی ہو نہ چالاک جیسی یہ لڑکی ہے۔"

ان الفاظ پر عورت پھر خفا ہوئی۔

میرین۔" اگر تم مجھ کو یہاں سے جانے دو تو میں سو پاؤنڈ تم کو دوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔ کہ یہاں کا ایک لفظ بھی کسی سے نہ کہوں گی۔"

عورت۔" (ہاتھ پھیلاکر) لاؤ۔ حوالے کرو۔"

میرین۔ "میرے پاس اس وقت نہیں ہیں"۔
مرد۔ اچھا تو یہ بھی ایک کھیل ہے۔ تم شائد ڈاک سے بھیجو گی۔ اور شکریہ میں پولیس کو۔ "نہیں آپکا شکریہ کسی بچہ کو سمجھاؤ"۔
میرین۔ نہیں میں اس کے حوالے کرونگی۔ جس کو تم نامزد کرو اور کوئی متنفس نہ جان سکیگا۔ کہ میں نے کیوں کیا۔
مرد" (اپنی گردن ادھر ادھر ہلاکر) "آپکا شکریہ۔ وہ ہاتھ جسکا میں بھروسہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہیں"
"یہ کہکر اس نے اپنے ہاتھ مرین کی طرف پھیلائے"
میرین۔ "تو میں تمہیں کو دونگی"۔
مرد" ہاں۔ اور مسٹر بلومنگ سراغرسان گوشہ میں منتظر کھڑے ہونگے۔ تم بڑی چالاک اور بڑے دل گردے والی لڑکی ہو اس میں شک نہیں مگر میں ایسا نہیں کہ اس عورت کی طرح چادر اپنے منہ پر ڈلوا لوں (یہ کہکر پھر وہ ہنسا) اگر تم سو پاونڈ مجھ کو دینا چاہتی ہو۔ تو اسی مکان میں دو اور دو کس طرح اس کے سوچنے کا تمہارا کام ہے"۔
میرین۔ تو میں حیران ہوں کہ کیا کروں بجز اس کے میں چپ رہوں جب تک کہ میرے دوست مجھ کو تلاش کرتے آئیں۔
مرد" یہ کیا" غصہ کے آثار مرد کے چہرہ پر ظاہر ہوئے۔
میرین" میرے دوست جانتے ہیں کہ میں کہاں ہوں۔ وہ میری واپسی کے عرصہ سے منتظر ہونگے۔ اگر میں نہ گئی تو وہ میری تلاش میں آدمی بھیجیگے پس اگر تم میری شرط پر راضی نہیں ہوئے۔ تو میں ٹھیری ہوں۔ جبتک لوگ میری تلاش میں آئیں۔ میں یہی مسٹر ڈن سے کہہ چکی ہوں"۔
مرد۔ (عورت سے غصہ میں) "بیوقوف تم نے پہلے مجھ سے کیوں نہ کہا"۔
عورت" اس لئے کہ مجھے اس کے کہنے کا یقین نہیں۔ کیونکہ اس کے پاس

جواہرات موجود ہیں۔ اس لیئے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ اور اسی لیئے اس نے اپنی جیکٹ اتار دی اور باہر کی طرف بھاگی "۔
پھر تھوڑی دیر ٹھیر کر مرد نے پوچھا۔ عورت بیوقوف نہ بنو (میرین سے) وہ کون لوگ ہیں جن کو تمہارے یہاں آنے کی خبر ہے "۔
میرین "۔ میرے دوست جن کے ساتھ میں اب رہتی ہوں
مرد "۔ اچھا ٹہیرو (یہ کہکر وہ باہر جانے کو اٹھا۔) دیکھو مسنر وہ نہیں پھر بیوقوف نہ بنائے۔
عورت (غصہ سے) ہاں اب میں دیکھتی ہوں وہ کیا کرتی ہے "۔
میرین نے مرد کی غیر حاضری میں ایک لفظ زبان سے نہ اکالا نہ کوئی حرکت کی بلکہ خاموش بیٹھی رہی۔ اُس نے سمجھا کہ لالچ کے پیچھے ان لوگوں رو کا ہے۔ اس لیئے اپنی آزادی خریدنے کا ارادہ کر لیا۔ مگر فالیسٹ کا ذکر اس لیئے کر دیا کہ وہ کم شرائط پر راضی ہو جائیں۔ اُس وقت اُس نے مرد کے بھاری قدموں کی آواز زینہ سے اترتے سنی۔ اور جب وہ داخل ہوا تو اُس نے اُس کے چہرہ پر نظر ڈالی اور گھبراہٹ اور بدمزاجی کے آثار پائے۔
مرد "۔ ہاں تو روپیہ کی بابت تم نے کیا تجویز کی۔ تم بغیر اُس کے مکان سے نہیں جا سکیں "۔
میرین نے ایک منٹ سوچکر جواب دیا۔
میرین۔ تمہارے پاس کوئی آدمی ہے جس کو تم بھیج سکو۔ میں کوشش کرتی ہوں۔ کہ روپیہ مجھ کو یہاں بھیجد یا جاوے "۔
مرد۔ ہاں ہم کسی کو تلاش کر لینگے "۔
میرین۔ اچھا تو کاغذ قلم دوات لاؤ۔ میں خط لکھتی ہوں "۔
یہ چیزیں وہاں نہ تھیں۔ اس لیئے میرین نے ایک شلنگ عورت کو دیا کہ

یہ چیزیں مہیا کرے۔
جب عورت باہر چلی گئی تو میرین گہری فکر میں ڈوب گئی۔ ایک پُر امید خیال اُس کے دل میں پیدا ہوا کہ مسٹر فالیسٹ کو وہ چٹھی لکھے گی۔ اسی میں اپنی حالت کا اعداد میں اشارہ کر دے جو اُسکے باپ نے ایجاد کیا تھا اور جس کو مسٹر فالیسٹ نے بھی دیکھ لیا تھا۔
اب وہ سوچنے لگی کہ کونسے مختصر الفاظ ہوں کہ جن سے وہ مطلب سمجھ جائے اور ان لوگوں کو بھی شبہ نہ ہو بالآخر وہ لکھنے بیٹھی تو مرد نے اُس سے پوچھا۔
مرد "کیا تم کو یقین ہے کہ تمہارے دوست جانتے ہیں کہ تم کہاں ہو۔ مجھ سے چال نہ چلنا۔ ورنہ میں دوسری طرح کا آدمی ہوں"۔ یہ کہکر دھمکی کے طور پر اُس نے میرین کو دیکھا۔
میرین "ہاں مجھ سے اس کا یقین ہے"۔
مرد "تو پھر تم اس خط میں یہ لکھو۔ کہ تم نے اپنا ارادہ بدل ہے۔ اور کچھ دیر تک واپس نہ آوگی۔ تم سمجھیں"۔
میرین نے پہلے اس کے لکھنے سے کچھ انکار کیا لیکن کچھ فائدہ نہ سمجھ کر راضی ہو گی۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اشارات میں شروع میں لفظ "خطرہ میں" لکھنا چاہیئے۔ اگر یہ لوگ پوچھینگے تو کہدیا جاویگا کہ یہ خاص حساب کا نمبر ہے جس سے روپیہ آئیگا۔ اُس نے حسب ذیل لکھا۔

"پیارے مسٹر فالیسٹ۔ ۷ ½ ۶۰ مجمہ ۸۰

کیا آپ مہربانی کر کے حامل ندا کو ۰۰ اپاونڈ سونے کے مذکورہ بالا حساب میں دے دینگے۔ میں نے مجبوراً اپنا ارادہ دیا ہے۔ میں نے صبح تم سے کہا تھا کہ مکان نمبر ۳۰ کلرجی اسٹریٹ میں لینی گن کے متعلق کچھ دریافت کرنے جاونگی۔ میں نے آج اُس کو ملتوی رکھا۔ اور جو آج جو کام مجھ کو درپیش

ہوگیا اُس کی وجہ سے واپس نہیں آسکتی کچھ تردد نہ کرد اور براہ مہربانی روپیہ بھیجدو کہ مجھ کو اس خاص ضرورت ہے۔ آپ کی وفادار میرین جنیاوسے" اُس شخص نے خطوطول اور اعداد اُوپر انگلی رکھکر پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ پھر میرین کو شک کی نظر سے دیکھا۔

مرد۔" میں اُن باتوں کو خط میں پسند نہیں کرتا۔ جن میں سمجھ نہ سکوں۔ دیکھو مجھ سے چالبازی نہ کرنا ورنہ جیساہی مجھ کو معلوم ہوا میں تمہارا گلا الگ کرونگا

میرین۔" (اطمینانی طریقہ پر) یہ حساب کا نمبر ہے جہاں سے روپیہ آئیگا۔ یہ اُس خاص حساب کی علامت ہے جو میرے اور مسٹر فالیسٹ کے درمیان طے ہُوا ہے۔ میں بغیر اس نمبر کے کوئی روپیہ بنک سے نہیں نکال سکتی"

مرد۔" میں کوئی پوشیدہ عدالت نہیں چاہتا۔"

میرین۔" بہت اچھا۔ تو میں روپیہ مہیا نہیں کر سکتی۔ معمولی حساب میں بجز چند پاونڈ کے اور کچھ نہیں" میرین نے سمجھا کہ یہ اگر باتوں میں آگیا تو کام نکل جائیگا۔"

مرد نے یہ سن کر بہت پیچ وتاب کھایا غصے ہوا۔ دھمکایا۔ قسمیں کھائیں پھر آخر راضی ہُوا۔

مرد۔" تم اس کے ساتھ چک بھی بھیجو۔ ورنہ روپیہ نہیں ملیگا۔ خط پر کوئی سو پاونڈ نہ دیگا۔"

میرین۔" یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس آسانی ہوگی۔"

وہ اس بات پر خوش تھی۔ کہ اعداد پر جھگڑنے میں اُس نے خط کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ جس میں مکان کا پتہ بھی درج کر دیا تھا۔

اُس نے سادہ کاغذ پر لکھا۔

لندن دسمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۰ء

بنام کیپٹل بنک شاخ کلرکن ویل

اداکرو خود کو۔ یا حکم دو ۱۰۰ پاؤنڈ کا حساب نمبر" ۷ ۶۰ ۸۰ میرین جینا وے۔"

یہ چک خط اور لفافہ اس نے اُس شخص کے حوالے کیا۔ اُس نے پڑھا۔ عورت اُس کے کاندھے پر سے جھانک کر پڑھتی جاتی تھی۔ پھر وہ اُس کو لئے ہوئے جلد گیا کہ بنک کو بھیجدے۔ میرین کو یہ معلوم نہ ہوا کہ کون قاصد بھیجا گیا ہے۔ مگر اُس نے قیاس کیا کہ مسٹر بلوکرم کو بھیجا ہوگا اب میرین کو اطمینان ہوا کہ جیسے ہی مسٹر فالیسٹ اس خط کو پڑھیگا ضرور کچھ انتظام کریگا۔

وقت آہستہ آہستہ گذرتا گیا۔ اور میرین قاصد کی واپسی کی منتظر تھی۔ وہ بالکل خاموش بیٹھی تھی۔ اور عورت دروازہ پر تقریباً ڈیرھ گھنٹہ اس طرح گذر گیا۔ جسکے بعد مکان کا دروازہ کھلنے اور کسی کے آنے کی آواز ہوئی اور میرین سمجھی کہ قاصد واپس آیا۔ اُسی وقت وہ شخص یہ کہتا ہوا داخل ہوا مرد۔ "بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ سب معاملہ ٹھیک ہے (سونے کے سکوں کی ہتھیلی تبلاتے ہوئے) یہ ایک خط بھی ہے۔ میں نے اس کو پڑھ لیا ہے تم بھی دیکھ لو اس میں کوئی بات نہیں۔"

میرین نے جلد جلد خط پڑھا لکھا تھا۔

پیارے مس جینا وے۔

میں حسب خواہش حامل ہذا کے ہاتھ روپیہ بھیجتا ہوں اور خیال رکھو کہ تم نے دیر میں واپسی کا لکھا ہے۔ ہم تمہارے منتظر ہیں جب تک کہ تم کو دیکھیں۔ تمہارا وفادار روبرٹ فالیسٹ۔"

جب وہ پڑھ چکی تو میرین نے اپنی ٹوپی اٹھائی۔ جو نہایت خراب حالت میں بستر پر پڑی تھی۔

شخص۔ "اب تم کیا کرتی ہو۔"

میرین۔ (آہستگی سے) میں اب جاتی ہوں۔ تم کو روپیہ ملیگا جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرو اور مجھے جانے دو۔ ہمارا معاملہ مکمل ہو چکا۔"

یہ سن کر اُسی شخص نے زور سے قہقہہ لگایا۔

شخص "ٹھیک ہے۔ بیشک ... بات ہے۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں ایسا بیوقوف ہوں۔ کہ تم جیسی عمدہ مہربان لڑکی کو جانے دونگا۔ جو سونیکا انڈا دیتی ہو۔ اس کو میں کبھی گوارا نہ کرونگا۔"

یہ کہکر اُس نے پھر دوسرا قہقہہ لگایا۔

میرین "تو پھر تمہارا کیا ارادہ ہے۔"

شخص۔ (ہنسکر اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے) میرا ارادہ تم کو یہاں رکھنے کا ہے کیا تم بار بار ہاتھ آسکتی ہو۔ تم اُس قسم کی لڑکی ہو جیسی میں چاہتا ہوں۔ تمہاری نسبت میرا کوئی برا خیال نہیں۔ اب میں تمہارے روپیہ سے تمہارا جام صحت پیونگا۔ اور تمہارے لئے بھی کچھ ضرورت ہوگی (ہنسکر اور عورت کی طرف سودرین پھینک کر) بہت سی شراب لاؤ مگر خراب نہ ہو جیسی تم پیتی ہو۔ ہم اس لڑکی کا جام صحت پیئنگے۔ (یہ کہکر وہ خوب زور سے ہنسکر چلایا) ہاں کچھ خفہ نوشی کے لئے بھی۔"

جبکہ مسز ڈن سب سامان لینے باہر گئی ہوئی تھی۔ تو اُس نے خوش مزاجی شروع کی۔ اس نے میرین سے کہا کہ وہ ایک بوسہ دے کیونکہ عورت موجود نہیں ہے۔ اور اُس کی خوش قسمتی ہے۔ کہ وہ اس کی حفاظت میں آئی ہے۔ اور وہ یہ کہتا ہوا کبھی اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتا تھا کبھی ہاتھ ملاتا تھا جس سے میرین خوفزدہ ہو رہی تھی مگر اُس نے ہر ایک بات برداشت کی اگرچہ اُس کے دل میں آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے تھے۔"

جب شراب آگئی تو وہ پیاسے گھوڑے کی طرح اُس پر جھک پڑا اور جام

پر جام چڑھانا شروع کئے اور سگار کے دھوئیں سے کمرہ کو بھر دیا۔ عورت نے بھی شراب پی اور میرین سے بھی خواہش کی کہ وہ بھی پیئے مگر اُس نے انکار کیا۔ جب شراب کا اثر ہُوا تو اُس شخص نے عورت سے پوچھا۔

"کیا تم اُوپر بھی ویسے آئی ہو"

عورت "ہاں وہاں سب ٹھیک ہے۔"

شخص "چھوٹی لیڈی تم بھی کچھ پیو۔ کیونکہ تم کو بھی ضرورت ہو گی۔"

میرین "مجھے شراب کی ضرورت نہیں۔ میں تو جانا چاہتی ہوں۔ کیا تم کسی شرط پر جانے کی اجازت نہ دو گے۔"

شخص۔ (نشہ میں) "نہیں کوئی شرط نہیں۔ مجھے تمہاری صورت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تم کو حکم دوں (نشہ میں تکرار کی) کہ تم اپنی چھوٹی انگلیوں سے کام لو۔ اور دو سو شلنگ کا چک لکھو۔ میں تم کو اس لیئے روکتا ہوں۔"

میرین "تو تمہارا یہ مطلب ہے کہ تم مجھ کو کبھی نہ جانے دو گے۔ یہ امید نہ رکھو کہ کوئی تلاش نہ کریگا۔"

شخص "اوہ کیا میں نہیں رکھ سکتا۔ اچھا میں آزماتا ہوں۔ اور یہ میرے لیئے کافی ہے۔ بہر حال جب تک میں چاہونگا۔ تم کو رکھونگا۔ تم کرو کیا کر سکتی ہو۔"

میرین "تو مجھ سے کہو میں کیا کروں۔ اور پھر مجھے جانے دو۔"

اب میرین کو بدسلوکی کا خوف بڑھتا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ شخص زیادہ نشہ میں ہوتا جاتا تھا۔

شخص۔ اچھا میں کہتا ہوں۔ تم اُس وقت جا سکتی ہو اگر تم وہ جو اب دے دو جس کا یعنی گن اور بلوکز نے کہا ہے۔ کہ تم مکان کا بھید جانتی ہو۔ تم سمجھیں۔ یعنی ہر ایک شلنگ ہر ایک پتھر میں پاؤنگا۔ تب تم کو چھٹی دوں گا۔ اُس وقت تک ہرگز نہیں۔ اور اگر تم نہ دو گی تو پھر

خشک گلا گھونٹ دوں گا۔"

یہ کہکر اُس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا دبایا۔ اور دھمکی کے طور پر میرین کو دکھایا۔ اور پھر اور شراب پی

باب ستائیسواں

ایک شدنی خطرہ

گھٹائیں غم کی مصیبت میں ہیں برسنے کو
الٰہی دل کو کسی طور تو بچا لینا

میرین سمجھ رہی تھی۔ کہ اگر یہ شخص اس طرح پڑے گیا۔ تو قبل اس کے کہ وہ بالکل مدہوش ہو جائے۔ اس درمیان میں اُس کے لئے سخت خطرہ ہے۔ مگر اُس سے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اب اُس کی امید صرف یہ تھی کہ جب فالسیٹا ان اشارات کا مطلب معلوم کرلیگا۔ تو اُسی وقت اُس کی سلامتی کی کوشش کرے گا۔ پھر یہ بھی خیال ہوتا تھا۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ کسی جائز وجہ سے رُک گئی ہے۔ اس لیے اُس نے کہا۔

میرین۔ "جو تم چاہتے ہو میں یہاں کیسے پاسکتی ہوں۔"

شخص۔ میں نہیں جانتا۔ نہ مجھے اسکی پرواہ ہے خواہ کچھ ہو تم یہاں سے نہیں جاسکتیں۔ اور نہ مجھ کو بیوقوف بنا سکتی ہو۔ تم سے کہہ چکا۔"

میرین۔ "جو کچھ میرے پاس ہے وہ بنک میں ہے۔ اگر میں وہاں ہوتی تو سب چیزیں دیدیتی۔ مگر چونکہ تم مجھ پر اعتبار نہ کروگے۔ تو پھر میں کیا کروں۔"

شخص "میں کچھ نہیں جانتا۔ نہ میں پرواہ کرتا۔

میرین۔ علاوہ ازیں اگر میں سب چیزیں دے بھی دوں۔ تو میں یہ کیسے سمجھوں کہ تم مجھے جانے دوگے۔"

شخص "(سختی سے) جو تم سمجھو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتیں۔"

میرین۔ "تم نے پہلے کہا تھا کہ اگر سو پاؤنڈ ملینگے تو تم جانے دوگے۔ مگر جب وہ تمہارے ہاتھ میں آگئے تو تم نے انکار کر دیا۔"

شخص۔ "خیر اس سے کیا کہ میں نے کیا کیا۔ میں اپنی زبان کا مختار نہیں کہ جو چاہوں کہوں اور کیا میں اپنے ہاتھوں کا مختار نہیں کہ جو چاہوں کروں۔ تم اس میں کیا اعتراض ہے۔"

یہ کہکر لعنۃ والی مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی۔ اور وہ اٹھکر میرین کے پاس کے پاس گیا۔ اُس کے سر اور گالوں کو تھپ تھپایا اس بے عزتی کے سبب میرین کی رگوں میں خون جم گیا۔ پھر وہ بولا۔

شخص۔ "دیکھو تم اچھی لڑکی ہو۔ اور بڑی دل جگر کی۔ بڑی دل جگر کی (اللہ میں الفاظ کی تکرار کرتا تھا) اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ جو انکار کرے اُس کی کوڑوں سے خبر لوں۔ میں تم کو پسند کرتا ہوں۔ میں تم کو کوئی ضرر پہونچانا نہیں چاہتا۔ اور نہ کسی کو ضرر پہونچانے دونگا (اس نے پلٹ کر عورت کی طرف دیکھا)

مگر تمہارے پاس وہ جواہرات ہیں۔ تم خوب جانتی ہو کہ تمہارے پاس ہیں۔ اور چالاک چھوٹی شیطانہ۔ (یہ کہکر وہ ہنسا اور اُس کی ٹھڈی پکڑ کر چہرہ اپنی طرف اٹھایا) تم وہ دینے پڑینگے۔ اگر تم دیدو تو پھر آزادی سے چلی جاؤ مجھے مارنا اگر ایسا نہ ہو۔ اب چھوٹی لیڈی تم سمجھیں۔"

میرین۔ "میں تم پر اعتماد کرتی ہوں (یہ کہکر اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس سخت انگلیاں اپنے ہاتھ میں لیں) مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ لیکن جس مشکل میں میں ہوں۔ اُس کو سنو۔ میں تم سے سچائی سے کہتی ہوں کہ جو کچھ جواہرات ہیں اُن کی رسید مجھ کو دی گئی ہے۔ یہ رسید میرے سونے کے کمرہ میں لگی

کے بنک والوں میں مقفل ہے۔ مجھے یہ خوف ہے کہ بغیر اُس رسید کے منیجر جواہرات واپس نہ دے گا۔ لیکن اگر تم کسی کو پھر بنک بھیج سکو تو میں منیجر اُن کی حوالگی کے واسطے لکھوں پھر دیکھیں کہ وہ اُن کو دیتا ہے یا نہیں۔"

شخص نے اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر "ہاں ٹھیک ہے۔ تم خط لکھو ہم جلد اُس کو بنک بھیجدینگے اور اگر اُس نے جواہرات دیدئے تو پھر تم آزاد ہو۔"

میرین نے خیال کیا تھا۔ کہ اس عرصہ میں مسٹر فالیسٹ نے امداد کا مناسب پالیا ہوگا۔ اور جب یہ دوسرا خط پہنچیگا۔ تو وہ فوراً ہی کارروائی پر آمادہ ہو جائیگا۔ اور یہ بھی خوب سمجھتی تھی۔ کہ جواہرات کبھی نہ دے گا۔ اور مرد آسانی سے یہ وقت خط وکتابت میں گذر جائیگا۔ اور یہ لوگ بھی جواب کے منتظر رہینگے۔ اور کوئی کارروائی نہ کریں گے۔ اُس نے حسب ذیل خط اور حکم لکھا۔

بخدمت مسٹر فالیسٹ۔"

مجھے ایکایک اُن جواہرات کی ضرورت آپڑی ہے جو تمہارے پاس امانت ہیں۔ براہ مہربانی وہ حامل ہذا کو دیدو۔ میں رسید اُسی خاص حساب کے نمبر کی بھیجتی ہوں۔ براہ کرم فوراً کارروائی کرو۔ تمہاری بھتیجی میرین جینیاو

"اوبرٹ فالیسٹ صاحب"

میں نے مسٹر فالیسٹ سے وہ تمام جواہرات جو میں نے کٹبیس بنک کی شاخ کلکرکن ویلی میں امانت رکھے تھے وصول پائے۔ دسمبر ۱۲

میرین جینیاو۔"

جب میرین نے یہ دونوں کاغذ اُس شخص کے حوالے کئے تو اُس نے دیکھ کر کہا "پھر وہی نمبر"

میرین "تم دیکھو میں نے خط میں کیا لکھا ہے یہ اُسی خاص حساب کا نمبر ہے جس میں جواہرات امانت ہیں۔"

وہ مطمئن ہو گیا۔ اور اُس لفافہ کو لیکر بنک بھیجنے کے لئے گیا۔
اصل مطلب ان اعداد کا تھا "خطرہ میں" دوبارہ لکھنے سے وہ سمجھتی تھی کہ فوراً کارروائی کی جاویگی۔ جب خط بھیجا جا چکا تو اُس شخص نے شراب اور سگار منگوائے۔ اور جب وہ آئے تو ان کو لئے ہوئے بالاخانہ پر چلا گیا۔ میرین اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔ اب وہ منتظر تھی کہ پیغام کا کیا جواب آتا ہے۔ جو خط لیکر گیا تھا بالآخر واپس آیا اور وہ شخص اُس خط کو لئے کھڑکھڑاتا داخل ہوا۔

شخص۔ اس کے کیا معنی۔ (یہ کہکر اُس نے خط میرین کی گود میں پھینکا) جواہرات نہیں بھیجے۔"

"پیاری مس جینا وے"

میں نے جواہرات کے بارے میں تمہارا خط پایا۔ اور میں حتی الامکان تمہاری خواہش کے مطابق کرنے کو تیار ہوں۔ مگر یہ بنک کے معاملات کے ہے کہ ایسی قیمتی اشیاء ایک رسید پر دیجاویں جب تک کہ اصلی رسید جو بنک سے دی گئی ہے۔ پیش نہ ہو۔ بہرحال آپکی آسانی کے لئے میں دو میں سے ایک بات منظور کرونگا۔ یا تو خود تم کو بنک میں جواہرات دوں گا۔ یا ایسے شخص کے ہاتھ بھیجونگا جو تمہارے ہاتھ میں دے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان دو باتوں میں سے آپ ایک قبول کرینگی ورنہ قاصد کو میں اس وقت تک نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ بنک کی اصلی رسید جو دی گئی ہے نہ بھیجی جاوے دوسرے یہ کہ تمہارے ذہن سے خاص نمبر میں کچھ غلطی ہوگی وہ نمبر ۴۳ "I" ۸۰ ⅛ ہے نہ ۷ ⅛ جیسا کہ تم نے لکھا ہے۔ براہ مہربانی اس کا جواب جلد تر بھیجئے۔ کیونکہ رات ہو رہی ہے اور میں اندھیرے سے قبل اس معاملہ کو طے کرنا چاہوں۔ تمہارا سچا رابرٹ فالسیٹ "

جب میرین خط پڑھ چکی تو اُس شخص نے کہا "اس تمام سے ہو دگی

سے اس کا کیا مطلب ہے۔"

میرین۔" (جسقدر ممکن تھا غصہ کی آواز بناکر) "یہ کہ میں اپنا ہی حال نہیں لے سکتی۔ اور یہ کہ میں خود بنک میں جاؤں یا کوئی شخص بنک سے آکر مجھ کو دے یا کسی قانندار کے ہاتھ اصلی بنک کی رسید بھیجی جاوے۔ ان میں سے کوئی بات نہیں کر سکتی یہ عجیب مہمل بات ہے۔ مگر یہ میرا قصور نہیں۔ تم دیکھو

جب وہ اُس شخص کی طرف مڑی تو رونے لگی۔

شخص۔" وہ رسید کہاں ہے؟"

میرین۔" بنک کے کمرہ میں دراز میں مقفل ہے۔"

شخص۔" یہ بات ہے۔ اچھا ٹھیرو۔" یہ کہکر وہ بالاخانہ پر گیا۔ میرین کو شک ہوا کہ وہ بالاخانہ پر کسے سے مشورہ لیتا ہے جس کو اُس نے ابتک نہیں دیکھا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو اُس کے چہرہ سے مکاری کے آثار پائے جاتے تھے اُس نے کہا۔ دیکھو اُس کو یہ لکھو کہ میں میں آج تمکو اس معاملہ میں زیادہ تکلیف نہیں دیتی۔ مگر میں رسید صبح بھیجدوں گی۔

میرین۔" مگر وہ میرے قبضہ میں تو ہے نہیں۔"

شخص۔" ہاں میں جانتا ہوں۔ وہ ابھی نہیں ہے۔ مگر یہ ایک بڑی بات ہے شاید ہم میں سے کوئی رات میں جاکر اُس کاغذ کو حاصل کرلے۔ تم جانتی ہو وہ کہاں رکھی ہے۔ اُس کا پتہ دے دنا۔ اُس وقت جو میں کہتا ہوں وہ لکھدو۔"

میرین نے خوشی سے تعمیل کی کیونکہ اُس کو پھر خط بھیجنے کا موقعہ ملا۔ مسٹر فالسٹ کے خط سے اُس یہ ظاہر ہو گیا تھا۔ کہ اُسنے اعداد کا مطلب سمجھ لیا ہے۔ اور اُس نے ۶ کی غلطی کو بھی درست کر دیا ہے۔ اُس نے حسب ذیل لکھا۔

"عزیز مسٹر فالسٹ۔

میں آج تم کو جواہرات کے بارے میں تکلیف نہ دونگی۔ بلکہ کل صبح وہ رسید خود لاؤنگی یا بھیجدونگی۔ میں آپکے نمبر کی تصحیح کی شکرگذار ہوں۔ میں غلط سمجھتی

تھی مگر اب وہ صاف ہوگی۔ آپکی وفادار میرین جینا دے۔" یہ خط ایک شخص کو دیا گیا کہ بنک لے جاوے۔ تب اُس شخص نے ظاہر کیا کہ صرف ایک کام اور باقی رہ گیا ہے جب وہ ہو جاوے تو رات مزے سے گذرے۔ "ٹام" اُس آواز پر ایک نوجوان اندر آیا۔ اس کو دیکھ کر میرین نے پہچان لیا کہ ان میں سے ایک شخص ہے جنہوں نے کلرکن ویل میں لینی گن کے ساتھ اس کو گھیرا تھا۔"

شخص۔ تم اُس مکاں میں کہاں سوتی ہو۔ ٹام کو بتلاؤ کہ وہ کہاں ہے۔ اور وہ رسید اُس کمرہ میں کہاں رکھی ہے۔"

میرین نے نہایت بے باکی سے ایک فرضی نقشہ کمرہ کا بتلایا۔ اور پھر رسید کا پتہ دیا کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ اگر یہ ناکام رہا تو جبتک اس کی تحقیقات ہوگی۔ اس وقت تک یا تو وہ آزاد ہوگی یا مردہ۔

اب وہ سوچنی لگی کہ اگر مدد آئی تو وہ اندر سے انکو کیسے مدد دے سکتی ہے جب وہ پتہ دے چکی تو ٹام چلا گیا۔ اور اُس خیال کہ اُس جماعت کا ایک ایک آدمی تو کم ہوا۔

اب پھر دونوں نے شراب پینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ مرد بالکل غافل ہو کر پڑ گیا اور بے ہوش ہوگیا۔ عورت البتہ ہوشیار تھی۔ جب اندھیرا ہوا تو اُس نے ایک موم بتی اپنے پاس اور دوسری میرین کے پاس جلا کر رکھدیں۔ میرین نے سوچا کہ جب آدمی قریب آجاویں تو یہ ضرور ہے کہ کمرہ میں اندھیرا کر دیا جاوے اس لئے اُس نے ارادتاً اپنی کرسی آگے بڑھالی کہ جب موقعہ ہو تو ایک کو پھونک سے اور دوسری کو تال سے سمجھا سکے۔ پھر اُس نے نہائیت غور سے کمرہ کے سامان کو دیکھا تا کہ وہ اندھیرے میں اُس جگہ چھپ سکے اب وہ یہ سوچنی لگی کہ قاصد کی واپسی میں دیر کیوں ہوئی۔ شاید مسز بلوکرم وہاں روک لی گئی۔ اور وہ لوگ اندھیر ہونے کے منتظر ہیں۔ اب موقعہ

نہایت خوفناک تھا۔ ہر ایک لمحہ پہاڑ کی طرح گذر رہا تھا۔ بالآخر اُس کو ایسا معلوم ہوا کہ مکان کی پشت پر کوئی آہستہ چل رہا ہے۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ کوئی اُپر چھت پر چل رہا ہے۔ پھر بھاری قدموں کی آواز نیچے آتے سنائی دی اور دھیمی آواز میں کسی نے پوچھا۔

"ڈک۔ ڈک۔ بیوقوف"

عورت نے دروازہ کھول دیا اور پوچھا "بل کیا ہے؟"

وہی "ڈک کہاں ہے"

عورت۔ "غافل ہو کر بستر پر سو رہا ہے"

وہی "آج رات اُس کو اسقدر پینے کی کیا ضرورت تھی۔ بیوقوف"

یہ بات ایک مغلظ قسم کے ساتھ کہی گئی۔ میرین بھی اس آواز پر چونک پڑی۔ یہ آواز لینی گن کی تھی۔ اور اس کی قسم کا طرز بھی وہی تھا۔ اُس نے سوچا۔ "کیا بات ہے۔ کیا وہ بھاگ آیا"

وہی "کوشش کرو۔ اور اُس کو اٹھاؤ"

عورت "تم دروازہ پہ ہوشیار رہو۔ کیونکہ لڑکی ہے"

عورت نے جاکر اُس مرد کو اٹھانا چاہا۔ مگر وہ نہ اٹھا کچھ قسمیں بڑبڑائیں اور کہا کہ اُس کو سونے دو۔

آواز میرین کی قریب۔ "اُس پر لعنت بھیجو"

میرین نے بستر سے نظر ہٹا کر دروازہ کی طرف دیکھا تو لینی گن سے آنکھیں چار ہوئیں۔ اور وہ خوف سے کانپ گئی۔ مگر اُس نے میرین سے کچھ نہ کہا۔ کمرہ میں سے سر ہٹا کر عورت سے کہا۔

جلو کرم کہاں ہے کیا وہ ابھی تک واپس نہیں آئی؟

عورت۔ "نہیں اُس کو بہت دیر ہوئی"

جبکہ وہ یہ باتیں کر رہے تھے۔ تو میرین نے کمرہ کی کھڑکی کے باہر دھان

طور پر قدموں کی آواز سنی اور اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اُسی وقت کسی نے مکان کا سامنے کا دروازہ آہستہ سے کھٹکھٹایا۔

وہی شخص۔ "یہ بلوکزم کی آواز ہے۔ میں جاؤں گا۔"

وہ گیا اور میرین نے دروازہ کھولنے کی آواز سنی۔ اور دروازہ بہت زور سے کھولا گیا۔ اور پھر بہت زور سے بند کیا گیا۔ اور بہت سے قدموں کی آوازیں مکان کے اندر سنائی دیں۔ اور راستہ میں کچھ لڑائی کے آثار بھی پائے گئے۔ اسی کے ساتھ شور اور قسموں کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ اسی وقت پشت کے مکان کے دروازہ پر ضربیں پڑنے لگیں۔ انہیں میں لینی گن کی بھاری آواز تھی جو اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کر رہی تھی۔ کہ پولیس آگئی۔

جب میرین نے یہ شور سنا تو اُس نے اپنی پاس کی بتی پھونک دی اور دوسری کو اپنے ہاتھ سے بجھا دیا اور پھر زور سے مدد کے واسطے چلائی اور اپنی جان کے خوف سے ایک گوشہ میں دیوار اور صندوقوں کے درمیان گھس گھسا کر چھپ گئی اور دیکھتی رہی کہ اب کیا ہوتا ہے۔

باب اٹھائیسواں

جان کے واسطے جنگ

وان ناز و انداز میں تھی جد و جہد کی
یاں بیخودی نے ہمکو سنبھالے ہوئے رکھا

اس جد و جہد۔ شور و غل اور میرین کی چیخوں نے اُس شخص کو اٹھا دیا اب شراب کا نشہ بھی کچھ کم معلوم ہوتا تھا۔ سخت مغلظ قسموں اور گالیوں کے ساتھ وہ اُن لوگوں پر خفا ہوا جنہوں نے۔ اُس کے آرام میں خلل ڈالا

تھا۔ اور اُس عورت پر غصے ہوا کہ اُس نے کمرہ میں اندھیرا کر رکھا ہے۔ پھر پوچھا کیا ہوا؟"

عورت "ڈگ پولیس یہاں آگئی اور میرے خیال میں بل کو پکڑ لیا ہے"

مرد۔" (خوف زدہ آواز میں) روشنی کیوں نہیں جلائی۔ کیا تم جانتی ہو کہ میں مثل چوہے کے پھندے میں پکڑا جاؤں (پھر مغلظ قسم کھا کر) روشنی کرو"

عورت۔ مجھے دیا سلائی نہیں ملتی۔ میں نے دو بتیاں روشن کر رکھی تھیں۔ مگر اُس بدذات نے بجھا دیں"

اس کے جواب میں مرد نے ایسی دھمکیاں دیں جس کے خوف سے میرین سرد پڑ گئی۔ اُس نے اُس کو بستر سے اٹھتے ہوئے اور کمرہ میں ادھر ادھر ٹٹولتے ہوئے سنا وہ اُس کے ایسے قریب سے گذرا کہ قریباً چھو لیا تھا

مرد" وہ کہاں ہے۔ کیا وہ باہر چلی گئی۔ اگر وہ مجھ کو گرفتار کرینگے تو پھر میں بتلاؤں گا"

عورت" نہیں وہ کمرہ میں کسی جگہ ہے۔ دروازہ میں قفل لگا ہے۔ جو کسی وقت نہیں کھلا میرے پاس کنجی ہے"

مرد۔ نوجوان شیطانہ نکل آ۔ ورنہ جب میں تجھ کو پکڑونگا وہی تیری خرابی کا وقت ہوگا۔ یہ سب کچھ تیرا ہی کام ہے۔ اور میں تجھ سے اس کا عوض لوں گا۔ اگر میرا ہاتھ تیرے گلے پر پڑ گیا۔ تو بس خاتمہ سمجھنا اگر نہ کروں تو مجھ پر لعنت ہے۔ تاکہ تو آئندہ مجھ پر یا کسی اور پر چالاکی نہ کر سکے۔ او بیوقوف عورت تُو نے روشنی کیوں نہیں کی کہ میں اُس کو ڈھونڈ لوں۔

میرین نے دیکھا کہ وہ اندھیرے میں ڈھونڈ رہا ہے تو اور بھی دب دبا کر بیٹھ گئی۔ وہ مغلظات بک رہا تھا۔ اور عورت پر خفا ہوتا جاتا تھا۔

اب لڑائی راستہ میں تیزی سے ہو رہی تھی۔ مکان کے پچھلے دروازہ پر زور سے حملہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ باہر سے کھولنے کے واسطے کہہ رہے تھے۔ میرین نہیں سمجھتی تھی کہ اُن لوگوں نے اس کمرہ میں آنے میں کیوں دیر کی جس میں اُس کی یقینی موت ہے لیکایک ایک چیخ کی آواز آئی۔

"ڈک۔ ڈک۔ مدد کرو۔ یہاں جلد آؤ۔"

یہ لینی گن کی آواز تھی اور ایسا معلوم ہوتا کہ جس نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اُس پر وہ غالب آگیا تھا۔ اُس آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا اور عورت کو حکم دیا کہ وہ ہوشیار رہے۔ پھر باہر چلا گیا۔

جب وہ دوسرے کمرہ میں پہنچ گیا۔ تو میرین نے لینی گن کو یہ کہتے سُنا۔

ڈک طمنچہ لاؤ۔ میں نے ایک دو شیطانوں کو قابو کر لیا ہے۔ اور میں کچھ دیر انکو روک سکتا ہوں۔ جلد تفنگچہ لاؤ۔ ان دو کا کام تو تمام کر دیا جاوے پھر دوسروں سے جو اندر آنے کی کوشش کریں سمجھ لیا جائیگا۔" وہ یہ سن کر بالا خانہ پر گیا۔ اور میرین نے اُس کو اپنے سر پر ادھر اُدھر پھرتے سنا لینی گن نے "ڈک جلدی کرو۔ میں اب زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا۔ اور اگر دروازہ کھل گیا تو پھر بہت لوگ آجائینگے۔ ارے تم وہاں کیا کر رہے ہو؟"

"لزی۔ لزی باہر آؤ اور روشنی لاؤ اور میرا تفنگچہ جلد ڈھونڈو۔"

وہ لڑکی کہاں ہے؟

"۔۔۔ لڑکی۔ اُس کو کمرہ میں مقفل رکھو۔ اس کے بعد ہم اُس سے معاملہ طے کریں گے۔ جلدی کرو۔"

میرین کا دل دھڑک رہا تھا۔ اگر وہ تنہا ہوتی تو کھڑکی کھول کر

لوگوں کو اندر بلا لیتی۔

جب اُس نے عورت کو دروازہ کھولتے۔ سنا تو وہ کچھ اٹھی کہ جیسے ہی یہ کمرہ کے باہر ہو میں اپنا کام کروں۔ اُس نے اُس عورت کے لباس کی سرسراہٹ سنی کہ اب وہ جانے والی ہے۔ اسی وقت اوپر سے آواز آئی کہ تفنگچہ مل گیا۔ اور پھر نہایت تیزی کے ساتھ وہ نیچے کی طرف دوڑا یہ سن کر عورت پھر کمرہ میں واپس آگئی۔ اور میرین پھر رک گئی اور کان لگادیے کہ اب آواز ہوتی ہے۔ اب آواز ہوتی ہے۔ لیکن بجائے تفنگچہ کے آواز ہونے کے دونوں شخصوں کے منہ سے سخت غصہ کی آوازیں نکلیں۔ تفنگچے بھرے نہ تھے۔

اب ایک مرد کی آواز باہر سنائی دی جو حکم دے رہا تھا کہ جسقدر جلد ممکن ہو دروازہ توڑ دیا جاوے ورنہ اندر قتل کی واردات ہو جائے گی سامنے کے دروازہ سے صرف دو پولیس میں داخل ہونے پائے تھے کہ دروازہ فوراً بند کر لیا گیا تھا۔ اور یہی وجہ تاخیر کی تھی۔ کہ وہ دونوں مغلوب کر لئے گئے تھے۔

جب یہ معلوم ہوا کہ تفنگچے خالی ہیں۔ تو پھر لڑائی کی آواز ہونے لگی۔ اور لیبنی گن بولا۔

ڈک ذرا یہ ہاتھ تھامو کہ میں ڈنڈا نکالوں۔ وہ یہاں دیا ہوا ہے۔"

پھر دونوں طرف سے لڑائی ہوئی۔ پھر میرین نے لکڑی کی ضربات اور سسکنے کی آواز سنی۔ اور اب سامنے کے مکان میں بالکل خاموشی تھی۔"

لیبنی گن "یہ ایک سخت بات تھی۔ مگر اب وہ ہم کو تھوڑی دیر پریشان نہ کرین گے۔ جلدی کرو اُن کے کارتوس لاؤ وہ پچھلے کمرہ کی الماری میں ہیں

تاکہ ہم دوسرے مداخلت کرنے والوں کو مزہ چکھالیں۔مگر ذرا کوئی روشنی تو لاؤ۔ (پھر دروازہ پر حملہ کی آواز سنکر) آہ۔ مارے جاؤ جبقدر تم چاہو۔تم جلد اُس دروازہ کو نہیں توڑ سکتے۔ڈک جلدی کارتوس لاؤ۔ پھر تم اور میں بالاخانہ پر چلیں۔"

عورت۔" (خوفزدہ آواز میں) بل وہ آدمی مرے تو نہیں۔"

لیبنی گن۔" نہیں بیوقوف۔میں خیال کرتا ہوں وہ ڈرپوک بلوکزم رو کدی گئی ہے"

عورت۔" خاموش بل۔تم بھول گئی کہ لڑکی یہاں ہے۔"

لینی گن۔ (مغلظ قسم کے ساتھ) "ہاں میں بھول گیا۔مگر وہ کچھ نہ کہنے پائیگی ڈک کارتوس جلد لاؤ۔اور لیزی تم روشنی کرو۔میں حفاظت رکھونگا کہ وہ لڑکی کمرہ سے باہر نہ جانے پاوے۔اُس کو زندہ پکڑو (اب دروازہ پر ضربات کی آوازیں زور سے آنے لگیں) مارے جاؤ شیطانو۔لوہے کی سلاخیں لے آو۔"

جب وہ شخص جس کو ڈہک کہتے تھے دوبارہ کمرہ میں آیا۔اور اُس جگہ جہاں میرین خود کو دوہرا کئے ہوئے پڑی تھی۔تو اُس کو خوف سے قریباً غش آگیا۔اُس نے الماری کو ہلتے ہوئے دیکھا۔جب کہ اُس نے کارتوسوں کے واسطے اُس کو کھولا۔اور اُس میں کی چیزیں نکال کر باہر پھینکیں۔اس میں سے کچھ لڑکی پر بھی گریں۔

"عجیب نامعقول ہے لیزی روشنی لاؤ۔"

لینی گن۔" وقت قیمتی ہے۔کیا وہ یہ خیال ہیں کہ دروازہ دیر تک ان ضربات کو برداشت کرے۔ڈک کارتوس جلدی لاؤ۔"

"ڈک۔ہاں۔ہاں۔یہ لایا۔"

لینی گن۔" اور تفنگچہ بھی دو۔"

ڈک۔" میں نے ابھی تم کو راستہ میں دیا تھا۔اور اپنا بھی وہیں کہیں

چھوڑا ہے۔"

یہ کہکر اُس نے روز سے الماری بند کی اور پھر اپنے ساتھی کے پاس دروازے کے قریب گیا۔

"کتنی دیر سے لیزی روشنی لا رہا ہے۔ یہ عورت کیوں نہیں جاکر روشنی لائی۔"

پھر میرین کو معلوم ہوا کہ وہ دونوں تفنگچے ڈھونڈنے باہر چلے گئے۔

ہاں وہ آرہی ہے لیزی۔ اُسکو زندہ پکڑو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔

کھلے ہوئے دروازہ میں سے میرین نے روشنی کی چمک دیکھی جس کو عورت لا رہی تھی۔ اب اُس نے خیال کیا کہ کچھ دم جاتا ہے کہ وہ اُسکو گولی ماردیں گے۔ یہ اُس کی حد درجہ کی پریشانی کا وقت تھا۔ اب اُس نے اپنے حواسوں سے پورا کام لیا۔ اور بہادرانہ اٹھ کر خوب زور سے چلائی "قتل۔ قتل۔ مدد مدد"

اور اُسی وقت اُس نے پردہ کا کچھ حصہ اپنے ہاتھ اور بازو پر لپیٹ کر خوب زور سے کھڑکی کے کانچ پر مارا۔ اور پھر چلائی میں یہاں ہوں۔ مدد۔ مدد۔"

اب اُس نے پردہ کو خوب زور سے کھینچا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ اور پھر اپنے گوشہ میں چھپ کر بیٹھ گئی اور پردہ اُس کے اوپر تھا۔"

وہ دونوں آدمی دوڑتے ہوئے کمرہ میں واپس آئے۔ اور بدلہ لینے کی قسمیں کھاتے جاتے تھے۔ اسی وقت عورت روشنی لے کر داخل ہوئی۔

لینی گن "۔ (لعنت بھیجتے ہوئے) "گولی اُس کے سر میں مارو"۔
اب وہ میرین کو ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ کہ اسی وقت کھڑکی اندر کی طرف دھکا دیگئی اور پولیس مین کمرہ میں کود آئے۔ اور ان آدمیوں کو پکڑنے دوڑے جس سے میرین کی جان بچ گئی۔
اب میرین کہ جو اب تک نہائیت بہادری اور چالاکی سے اپنی حواس سے پوری طاقت سے رہی تھی۔ خوف زائل ہو رہی تھی۔ اور یہ معلوم کر کے کہ اب وہ سلامت ہے اُسکے ہوش و حواس زیادہ برداشت نہ کر سکے اور وہ بغیر آواز دئے ہوئے بے ہوش ہو گی۔ نہ وہاں سے نکل سکتی۔
اُسی وقت دروازہ توڑ کر اور پولیس بھی گھس آئی۔ اور بالاخانہ پر چڑھ گئی۔ اور چونکہ اب وہ بدمعاش بالاخانہ سے بھی نہیں اتر سکتے تھے لڑنے پر مستعد ہو گئے۔ لڑائی ہوئی دو کانسٹیبل زخمی ہوئے بالآخر دونوں بدمعاشونکو پکڑ کر ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
جب بدمعاش پکڑے گئے۔ ایک دو کانسٹیبلوں نے دوڑ کر سامنے کا دروازہ کھول دیا تاکہ دوسرے ساتھی داخل ہو سکیں جیسے ہی دروازہ کھلا ایک نے پوچھا "کیا مس جینا وے سلامت ہے"۔
اس لڑائی میں وہ اُس کو بھول گئے تھے۔ اور جب یہ سوال کیا گیا تو کئی لوگ اُس کی تلاش کے لئے دوڑ پڑے سامنے کے کمرہ میں دو کانسٹیبل بے ہوش پڑے تھے۔ اُن کو ہسپتال بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔
ایک نے اُن میں سے کہا "وہ پچھلے کمرہ میں تھی۔ کیونکہ وہیں سے مدد کی آواز آئی تھی"۔
انہوں نے اُس کو پکارنا شروع کیا۔ مگر جب جواب نہ ملا تو وہ خوفزدہ ہو گئے۔
آخر روشنی لائی گئی اور کمرہ میں ادھر اُدھر تلاش کرنے پر انہوں

نے اُس کو پردہ میں لپٹا ایک گوشہ میں زرد اور بے حس وحرکت پڑا پایا۔ اور وہ سمجھے کہ مرگئی۔

باب انتیسواں

بچانے کے بعد

زخم خاطر نہیں دکھا سکتے
کچھ ہیں قصّے مگر سنا سکتے

میرین اس واقعہ سے نہایت کمزور ہوگی تھی۔ اور جب مسٹر فالیسٹ کے یہاں پہنچا دیگئی۔ تو کچھ عرصہ تک مفصل کیفیت بیان کرنے کے قابل نہ تھی۔

جب اُس کے حواس پھر بجا ہوئے تو اُس نے مسٹر فالیسٹ کا اس مستعدی اور ہوشیاری پر دلی شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔

میرین۔ وہ جواہرات کی رسید کے لئے اس مکان میں گھسنا چاہتے تھے۔ اور اس واسطے انہوں نے مجھے لکھوایا تھا کہ صبح رسید بھیجی جاویگی۔ اور پھر مجھے کمرہ کا موقعہ وغیرہ دریافت کیا تھا"

فالیسٹ۔ (مسرور ہوکر) "پھر تم نے موقعہ بتلادیا تھا؟"

میرین۔ (ہنسکر) "نہیں۔ میں ایسی بیوقوف نہ تھی مگر میں نے وقت کے لحاظ سے ایک فرضی موقعہ بتلادیا تھا۔ اور جو نقب زنی کرنیوالا تھا۔ وہ ایک نوجوان ہوشیار ہے۔ اگر اُس کو گرفتاری کا حال معلوم نہ ہوا تو وہ ضرور کوشش کرے گا۔ یہ بہتر ہوگا۔ کہ اس کی نگرانی کی جاوے"

فالیسٹ۔ ہاں ایسا ہی ہوگا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ آپ نے بڑی ہوشیاری کی کہ مجھ کو اعداد کے اشارے میں اطلاع دیدی"

میرین۔" مگر مجھ سے بڑھ کر آپنے کہ ایسے غیر معمولی پیغام کو پڑھ لیا (یہ کہکر اُس نے فالسیٹ سے ہاتھ ملایا) وہ بھی ہاتھ ہے جسنے میری جان بچائی"۔
فالسیٹ "خوش قسمتی سے ہیں شام کو بہت کام میں مشغول نہ تھا۔ اور تمہارا پیغام مجھ کو غیر معمولی معلوم ہوا۔ پھر میں نے اعداد دیکھے اور متعجب ہوا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ یہ اور خوش قسمتی کی بات تھی۔ کہ اُس کی کنجی جو تم نے مجھ کو دی تھی میرے پاس تھی اور اُس کے وجہ سے میں اُس کے سمجھنے کے قابل ہُوا۔ باقی کے لئے تم کو مسٹر موسٹن سراغرسان کا مشکور ہونا چاہئے۔ جیسا ہی میں نے پیغام پڑھا میں پولیس اسٹیشن گیا وہ وہاں موجود تھے۔ میں نے اُن سے واقعہ بیان کیا پھر انہوں نے مجھ سے کارروائی کا مشورہ کیا۔ جب آخری مرتبہ بلوکزم ہمارے پاس آئی۔ ہم نے اُس کو روک لیا۔ موسٹن اُس کو جانتے تھے۔ انہوں نے اُس سے سوالات کئے۔ اُس نے پہلے بتانے سے قطعی انکار کیا۔ تب ہم نے اُس کو قید کرنے کی دھمکی دی تب وہ ڈر گئی۔ پھر اُس کے ساتھ میں کنرجی اسٹریٹ آیا اور مکان دیکھا۔ اور رات ہونے کا انتظار کیا۔ چنانچہ وقت مناسب پر ہم آئے اور اُس کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا"۔
میرین۔ مگر ایک بات میرے اب تک سمجھ میں نہیں آئی کہ جیمس لینی گن قید سے بغیر ہمارے اطلاع کے کیسے رہا ہوا۔ اور بلوکزم نے جب کہ وہ اُس کی دوست تھی۔ اُس کے خلاف پولیس میں کیوں بیانات دئے"۔
فالسیٹ۔ میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن اب جا کر نقب زنی کا انتظام کروں شاید اُسکی کوشش کی جا دے"۔
وہ چلا گیا۔ اور پھر واپس آکر اُس نے میرین سے کہا۔ کہ مسٹر موسٹن سراغرسان آپ سے ملنے آئے ہیں۔
میرین۔ اُن کو بھیج دیجئے۔ میں ضرور ملونگی۔ وہ اس راز کے ظاہر ہونے کی

شائق تھی۔

اب مسٹر موسٹن کا میرین کے ساتھ دوسری طرح کا برتاؤ تھا۔ کیونکہ اُس کا شک رفع ہو چکا تھا۔

مسٹر اغرسان۔ "مجھے خیال ہے کہ شائد آپ مجھ سے ان گرفتاریوں کی بابت آج رات ملنا پسند کریں گی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی طبیعت اب ٹھیک ہو گی۔ آپ نے عجیب طریقہ سے رہائی پائی (مسٹر فالسیٹ کی طرف متوجہ ہو کر) ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایک تو بڑا مشہور بدمعاش ہے۔ اس کا نام بل برکیٹ ہے اور ہم اس کی عرصہ سے تاک میں تھے۔"

میرین۔ "(شوق سے) براہ مہربانی یہ بتلائیے کہ جیمس لینی گن۔ کیوں کر رہا ہوا

مسٹر اغرسان۔ "جیمس لینی گن۔ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ لینی گن رہا نہیں ہوا

میرین۔ "آپ سمجھتے نہیں جیمس لینی گن کلرجی اسٹریٹ میں اُن لوگوں میں تھا۔ پھر اگر وہ رہا نہیں ہوا تو وہاں کیسے پہنچا۔"

مسٹر اغرسان نے میرین کی طرف تعجب سے دیکھا۔ اور پھر مسکرا کر جواب دیا "جیمس لینی گن حوالات میں ہے" (پھر اُس کے چہرہ پر تغیر ہوا اور ایک خیال پیدا ہوا) ذرا ٹھہریئے۔ مجھے آپ سے ایک سوال کرنا ہے۔ آپ کہتی ہیں کہ جیمس لینی گن کو اُن لوگوں میں آپ نے دیکھا تھا"

میرین۔ بیشک۔ مجھے کامل یقین ہے۔ وہ شخص جس کو میں نے حوالات کرایا۔ اُس کو آج شام کو دیکھا۔ میں سو آدمیوں میں اُس کو پہچان سکتی ہوں۔ وہی ڈیل ڈول۔ وہی چہرہ مہرہ وہی خط وخال وہی آواز۔ اور یہ وہی شخص ہے جو مورس پلیس میں گھسا تھا۔ اور جب میں کلرجی اسٹریٹ مکان میں چھپی تھی یہ وہاں داخل ہوا تھا۔ وہی شخص جس نے مجھے گاڑی میں لوٹنا چاہا تھا۔ اُسی کو میں نے حوالات کیا۔ اور اُسی نے دو کانسٹیبلوں کو آج رات قریبا مار ڈالا ہوتا۔ اور مجھ کو مارتا تھا۔ وہی ایک شخص ہے۔"

سراغرسان "(خاموشی سے) تاہم مس جینا وے۔ تم غلطی پر ہو۔ بالکل غلطی پر۔ یہ دو شخص بریکٹ اور لینی گن ہر طرح سے قریباً ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ اُس میں تم نے دھوکہ کھایا۔ وہ شخص جسکا تم نے اوپر ذکر کیا وہ ٹام بریکٹ ہے بلوکرم کی اسکے ساتھ سانٹھ گانٹھ تھی۔"

میرین "مگر تم بھولتے ہو کہ اس لینی گن کے پاس وہ چیز برآمد ہوئی جو میرے والد کی تھی۔"

سراغرسان "ہاں برآمد ہوئی ہے۔ مگر اصل شخص بھی بریکٹ ہے۔"

میرین "لیکن جب اُن کے سانٹھ گانٹھ تھی تو بلوکرم نے لینی گن کے خلاف کیوں شہادت دی۔"

فالیسٹ "(جو اب تک دونوں کی گفتگو بہت شوق سے سن رہا تھا۔ ہاں یہ کیا بات ہے۔"

سراغرسان "بیشک۔ خیر یہ بھی رفتہ رفتہ معلوم ہو جائے گا۔ اب ان دو شخصوں کے الزام کی بابت درست کارروائی ہو گی۔ ان دو شخصوں اور بلوکرم پر تمہارے مال چرانے اور پولیس پر حملہ کرنے کا الزام قائم ہو گا۔ نیز بریکٹ اور ڈن پر نقب زنی کے بھی کئی الزام ہیں۔ یقیناً پہلے چھوٹے الزامات پیش ہونگے۔ ہم نے تلاش کا وارنٹ حاصل کر لیا تھا۔ اور پولیس پر حملہ کرنا ہی ان کے حوالات کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا آپ اُن کے خلاف پیش ہونے کے قابل ہیں۔"

میرین "ہاں۔ مگر نہیں۔ مجھے یقین نہیں۔ میں اس تمام واقعہ سے میں شکستہ ہو گئی ہوں۔ اور ابھی کافی طور پر میری طبیعت درست نہیں ہوئی۔ تاہم اگر اشد ضرورت ہوئی تو میں پیش ہونے کی کوشش کروں گی۔"

اسی وقت اُس کو خیال ہوا کہ رالف کی واپسی تک وہ مزید کارروائی نہ کرے گی۔

مسٹر فالیبٹ۔ میرے خیال میں مس جینا وے کل پیش نہیں ہو سکتیں اُن کو اس کے لئے قوت نہیں۔"

سر اغرسان "خیر ہم دیکھینگے۔ گو اُن کا پیش ہونا ضروری نہیں مگر فائدہ مند ضرور ہے" پھر وہ جانے کے لئے اٹھا۔ ابھی وہ گیا تھی کہ ایک تار میرین کے نام رالف کا آیا۔ اُس میں لکھا تھا کہ وہ روانہ ہو گیا اور کل صبح پہنچ جاوے گا۔ اس سے میرین بڑی خوشی ہوئی کہ اب تمام باتوں کا انکشاف ہو جائے گا۔ نیز سراغرسان نے جو ان دو شخصوں کی بابت مشابہت کا بیان کیا تھا۔ اُس کا بھی اظہار ہو جائیگا۔

کچھ دیر تک میرین اور فالیبٹ بیٹھے ہوئے۔ انہیں معاملات پر گفتگو کرتے رہے اور جب وہ سونے کے لئے جانے لگا اُسی وقت زور سے گھنٹی کی آواز ہوئی اور دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ خادم لوگ سونے چلے گئے تھے۔ اور چونکہ میرین نقب زنی کے لئے کہہ چکی تھی۔ اُس کی بیوی نہیں جانتی تھی کہ دروازہ کھولا جاوے۔

فالیبٹ "نقب زن گھنٹی نہیں بجایا کرتے نہ دروازہ کھٹکھٹاتے" اس اپنی بیوی سے مسکرا کر کہا۔"

مسٹر فالیبٹ "آہ رابرٹ تم نہیں جانتے کہ وہ کیا کریں گے مس جینا وے بھی متفق ہونگی کہ دروازہ نہ کھولا جاوے۔"

میرین "مجھے تو کچھ خوف نہیں۔"

اُسی وقت دروازہ پھر کھٹکھٹایا گیا۔ اور باوجود اُس کی بیوی کے روکنے کے وہ دروازہ پر گیا۔ اور پوچھا کون ہے

جواب "مسٹر فالیبٹ میں سرجنٹ موسٹین۔ اور مس جیناوے سے ملنا چاہتا ہوں۔"

فالیبٹ نے آواز پہچان کر اُس کو اندر آنے دیا۔

سراغرسان "ہم کو اُس وقت ضروری خبر مس جیناوے کو پہونچانی

تھی۔ اِس لئے دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ "سمن ہوڈلی کے قتل کا اقبال ہوا ہے"
پھر دونوں اُوپر میرین کے پاس گئے
فالسیٹ "مسٹر موسٹن خاص خبر لیکر آتے ہیں"
سر اغرسان "(معافی مانگنے کے بعد)" مجھے خیال ہوا کہ میں اس خبر کو جلد پہونچاؤں اس لئے میں پھر واپس آیا۔"
میرین۔ وہ کیا بات ہے۔" اُس کو خوف ہوا کہ کہیں رالف کے متعلق کچھ کہنے نہ آئے ہوں۔
سر اغرسان "عورت بلوکزم نے بڑا مفید مطلب بیان دیا ہے۔ تمہارے والد کے قتل کا اقبال"
میرین "(چمک کر)" مسٹر بلوکزم نے۔ اُس نے کیا کہا؟"
سر اغرسان۔ اُس کا بیان اس طرح ہے۔ کہ جیمس لینی گن کو اس سے کچھ تعلق نہیں مگر ڈن اور بریکٹ نے قتل کیا ہے۔ اور اُس وقت وہ موجود تھی۔ اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ اُس کو عرصہ سے معلوم تھا کہ سیمن ہوڈلی کے روپیہ اور بہت قیمتی چیزیں ہیں۔ اور اُس کی غیر موجودگی میں کئی بار اُس نے مکان کی تلاشی لی۔ مگر کچھ نہ پایا۔ پھر اُس نے ڈن۔ اور بریکٹ کو اپنے ساتھ ملا یا۔ انہوں نے سب کہا کہ وہ سب اپنے ساتھ رکھتا ہوگا یا اُس بڑی الماری میں ہونگی جس کی کنجی وہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ نشہ آور چیز دیکر اُس کو چرالیں۔ اس کے لئے وقت مقرر ہوا اور اُس نے وہ نشہ والی چیز بنا کر دی۔ مگر دوسرے لوگ حسب وعدہ نہیں آئے تو وہ اُن تلاش کرنے گئی۔ مگر کچھ دیر بعد جب واپس آئی تو اُس نے دیکھا کہ کوئی شخص مکان نمبر ۵۰ سے نکل رہا ہے اور جب وہ اُس کمرہ میں داخل ہوئی جہاں تمہارے والد تھے تو انہوں نے دیکھا کہ اُس جگہ کچھ مداخلت ہوئی ہے۔ پھر وہ ہوڈلی کی تلاشی لینے گئے۔ چونکہ نشہ آور چیز دئے ہوئے دیر ہوگی تھی اُسکا نشہ

اب کم ہوگیا تھا۔ اور وہ ہوشیار ہو کر جھگڑنے اور چلانے لگا۔ اُس وقت ڈن اور بریکیٹ نے اُس کو مار ڈالا۔ پھر بھی ان کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے ان دونوں کو قتل سے روکا تھا۔ مگر وہ اس پر پلٹ پڑے اور دھمکایا۔"

مسٹر فالسیٹ "یہ عجیب بات ہے۔ مگر میرین خاموش سوچ رہی تھی۔"

سراغرسان "اُن لوگوں کو وہاں قیمتی اشیا ہونیکا اسقدر یقین تھا کہ جب ہم نے اُس مکان کو تمہارے قبضہ میں دے دیا تب بھی وہ اس میں گھسے تھے۔ اور جب سامان وہاں سے اٹھا لیا گیا۔ تو وہ اُس کے پیچھے گئے جیسا کہ تم کو علم ہے۔ ان کو یہ بھی گمان ہے کہ تم کو روپیہ موجود ہونے کا علم تھا۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسز بلوکزم ایک دن تمہارے پاس گئی اور ایک قیمتی پتھر اٹھایا جسکو تم نے گرا دیا تھا۔ اس سے انہوں نے تمہارے چرانے کا ارادہ اور جب اُس میں ناکام ہوئے تو انہوں نے تم کو دھوکہ دیکر یہ چاہا کہ تم کو مجبور کرکے وہ چیزیں لے لیں۔"

فالسیٹ "جو کچھ اُس مکان میں تھا وہ بموجب اُن کی والد کی وصیّت کے ان کا تھا۔ اور وہ وصیت میرے پاس امانت ہے اور جو کچھ وہاں سے نکلا وہ اب بنک کی ضمانت میں ہے۔"

سراغرسان "بالکل ٹھیک ہے۔"

میرین "مگر میں سمجھتی ہوں کہ پولیس کو اعتبار تھا کہ میرے والد قتل سے ایک ہفتہ قبل بلوکزم یہاں نہ تھی۔"

سراغرسان "ہم نے ایسا ہی کہا تھا۔ اور رہنے والی ڈن تھی۔"

فالسیٹ۔ (خشکی سے) جناب مجھے معلوم ہوا کہ یہ پولیس کی تھوڑی ہی غلطی تھی

اس پر موسٹن گنہکار اگر کچھ جواب نہیں دیا۔

میرین "مسز بلوکزم کو کس بات نے ایسا بیان دینے پر آمادہ کیا۔"

سراغرسان۔ جب اُس کو معلوم ہوا کہ دوسرے لوگ بھی گرفتار ہو گئے۔ تو اُس

بڑا اثر ہوا اور غالباً وہ سمجھی ـــ جیسا کہ ایسے لوگ اکثر کیا کرتے ہیں ـــ کہ پھر کوئی نہ کوئی اُن میں سے اپنے بیان صاف طور پر پہلے دینے کو آمادہ ہو جاتا ہے تاکہ وہ شاہی گواہ ہو جاوے۔ اور اُس کو کم سزا ہو۔"

میریبن "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اُس نے سچ کہا ہے؟"

مسٹر موسٹن نے اپنے کاندھے ہلاکر جواب دیا۔ افسوس ہے۔ کہ اُسکی نسبت میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کل جو کچھ کارروائی ہوگی اُس سے اس کا نتیجہ نکلیگا۔ میں آپ سے صبح ملوں گا۔ یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگا۔

میریبن۔ تاہم اس بیان سے لینی گن پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جسکے پاس میرے والد کی مہر نکلی ہے۔"

سراغرسان "بالکل نہیں۔ مگر یہ بات سمجھ میں آتی ہے جیسا کہ بلوکزم نے بیان کیا شاید بھی وہ شخص ہو جو اُس وقت مکان میں گھسا تھا جب تمہارے والد بے ہوش پڑے تھے اور جسکو بلوکزم نے نکلتے دیکھا تھا اس نے۔ یا اور کسی نے جو اُس کے ساتھ کام کرتا ہو اُس پوشیدہ جگہ کا پتہ لگا لیا ہو اور مال چرا لیا ہو۔ اس کو ہم بعد میں دریافت کریں گے اور یہ بھی معلوم کریں گے کہ وہ کس کے ساتھ مل کر کام کرتا تھا۔"

ان الفاظ پر میریبن پھر لکایک اندر چلی گئی اور سراغرسان کو شب بخیر کہا اُس کے جانے کے بعد پھر وہ پچھلے خیالات میں غرق ہوگی کہ قتل کی رات کو رالف کیسا زرد نظر آرہا تھا اور اُس نے سراغرسان سے کہا تھا کہ یہاں ہی یہ اُس کے والد کا کمرہ ہے۔ پھر اُس نے سوچا کہ لینی گن وہی شخص ہوسکتا ہے۔ جس نے اُس کے والد کا مال چرایا ہوا اور رالف سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اور رالف کے قبضہ میں وہ زیور کیونکر پہنچا جو چوری کا ایک حصّہ ہے۔

ان خیالات سے اُس پر ایسا خوف طاری ہوا اور وہ ایسی پریشان

ہوئی کہ تمام رات نہ ہوئی۔ ایک راز ظاہر ہوا تو دوسرا ناقابل توضیح پیدا ہوگیا

باب تیسواں

رالف گیتھنگ کا قصہ

جب سنینگے وہ داستان میری
خود گلے سے مجھے لگا لینگے

صبح کے قریب میرین کی آنکھ لگ گئی۔ اُس کے وہ معمول سے بہت زیادہ دیر میں اٹھی۔ اب اُس کی خواہش تھی۔ کہ رالف سے جلد تر ملے۔ اُس نے جلد جلد کپڑے پہنے اور جاکر کھانے کے کمرہ کا دروازہ کھولا کہ وہ خوشی سے چلا اُٹھے۔ کیونکہ اُس کا عاشق وہاں بیٹھا ہوا آگ پر جھکا ہوا تھا۔"

وہ آواز سن کر کھڑا ہوگیا اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس کی طرف بڑھا

میرین:۔ آہ رالف میں تمہارے واپس آنے کی کس قدر آرزومند تھی۔" اور یہ بنسبت الفاظ کے اُس کے انداز سے دلی خوشی کا اندازہ ہوتا تھا رالف نے اُس کے بوسے لئے اور کھڑکی کے پاس لے جاکر اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا۔

رالف:۔ تم تو بالکل زرد ہو رہی ہو۔ تمہاری اندرونی تکلیف سے میرے دل کو صدمہ پہونچا۔"

میرین:۔ کیا میں ایسی نظر آتی ہوں۔ مجھ کو بڑی بڑی پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ اور جب میں تم سے کل حال سنوں گی اُس وقت میری دلی تکلیف دور ہو جائے گی۔"

رالف:۔ اُس کا منہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اور محبت سے دیکھ

ہوئے) "میرین کیا تم کو مجھ پر اعتماد ہے۔"

میرین "(تھوڑے تامل کے بعد) "ہاں رالف میں تم پر بھروسہ رکھتی ہوں۔ میں نے تمہارے خلاف جو جو باتیں دیکھیں تو میں نے زبردستی دل کو مجبور کیا کہ اُن پر اعتماد نہ کرے۔ مگر پیارے یہ بات مجھ کو بعض وقت کیسی شاق گذرتی تھی اور کیسے شبہات میرے دل میں پیدا ہوتے تھے۔ مگر ہر وقت میں تم سے وفادار رہی۔ اب ان شبہات اور غم کے بادلوں کو ہمارے درمیان سے دور کرو۔"

رالف "میں خوش ہوں کہ تم نے مجھ پر بھروسہ رکھا۔ میں تم کو الزام نہیں دیتا یہ میرا ہی قصور ہے۔ بہر حال میں تمہاری محبت کا قائل ہوں۔

اب پھر دونوں عرصہ تک خاموش رہے کہ مسٹر فالیسٹ میرین کی خیریت دریافت کرنے داخل ہوئی حاضری کے بعد فالیسٹ عاشق و معشوق کو تنہا چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر رالف نے اپنا قصہ بیان کیا۔

رالف "میرین میں ضرور قابل الزام ہوں۔ صورت یوں ہوئی کہ اس خواہش میں کہ ایک بات تم سے چھپاؤں کہ دوسری دقت آپڑی یہانتک کہ مجھ کو زیادہ حالات کے واضح ہونے تک انتظار کرنا پڑا کہ شاید اس میں بہتری کی صورت ہو۔ اور اب میں نہیں سمجھا کہ کہاں سے اپنا قصہ شروع کروں"

اُس نے مسکرا کر کہا۔

میرین "صرف ایک بات میں تم سے جاننا چاہتی ہوں۔ کہ تمہارا جنٹیز لینی گن سے کیا تعلق ہے۔ اور کس طرح اور کب تمہاری اُس سے پہلی ملاقات ہوئی اور اُس نے وہ عجیب زیور تم کو کس طرح دیا جو میرے والد کا تھا۔ اُس نے اُس کو کیونکر پایا۔ اور اُس نے تم کو دیا یا نہیں "

رالف (ہنسکر۔ جو میرین کو بے موقع معلوم ہوئی) یہ تو ایک سے زیادہ باتیں ہیں (پھر میرین کے تیور پہچان کر۔ تم یہ خیال کرتی ہو کہ میری ہنسی کا کیا موقعہ ہے۔ غالباً تمہارا خیال صحیح ہے۔ مگر اب ہر ایک بات ظاہر کی جا سکتی

ہے جسمیں لینی گن بھیجب قید سے چھوٹا تو اُسی وقت میرے والد کے مکان پر آیا اور میرے والد نے پہلی مرتبہ اُس کی زندگی کا راز جو بہت غمگین ہے مجھے ظاہر کیا۔ مدت ہوئی کہ سیمن ہوڈلی اور میرے والد کے درمیان روپیہ کا لین دین ہوتا تھا۔ کسی لالچ میں آکر والد نے ایک جعلی چیک بنایا جو تمہارے والد کے قبضہ میں آگیا۔ اُس چیک کو تمہارے والد نے میرے والد سے روپیہ حاصل کرنے کا آلہ بنایا اسی قدر جتنے کا وہ چک تھا یا جسقدر ممکن ہو۔ اُسی وقت لینی گن تمہارے والد کا منشی تھا۔ اور اُس کو تمہارے والد کے لین دین کے متعلق بعض ایسے حالات معلوم تھے کہ اگر وہ میرے والد سے کہدیتا تو وہ جعلی چک سے اثر سے نجات پا جاتے۔ یہ باتیں نہیں جو تم سے چھپا رہا تھا۔ اور تم سمجھیں کیوں؟"

میورن۔ (آہستہ آواز میں اور اپنے والد کے خیال پر افسوس کرتے ہوئے) "ہاں"

رالف "جب میں لینی گن سے ملا تو یہ طے ہوا کہ دونوں چلکر سیمن ہوڈلی سے ملیں۔ اور میں اس پر تیار ہوا ہم دونوں ایکدن اُس گلی میں جا رہے تھے۔ کہ تمہارے والد سے ملاقات ہوئی اور اب پہلی مرتبہ مجھ کو معلوم ہوا کہ سیمن ہوڈلی اور سیمن جینا دے میری میرین کے والد ایک ہی شخص ہے میں کبھی تمہارے والد سے اُس چک کے معاملہ میں نہیں ملا تھا۔ اور ہم اسی رات ان کے پاس جانیوالے تھے جس روز ان قتل ہوا ہے۔ مگر چونکہ اُس روز مجھے دفتر میں دیر ہو گئی تھی۔ اور پھر تم سے ملنا تھا۔ میں نے لینی گن کو آمادہ کیا کہ وہ خود کلرجی اسٹریٹ ہو آئے۔"

میرین "پھر وہ گیا تھا؟"

رالف "ہاں۔ اور اُس کے بعد جو واقعہ ہوا وہ ہماری پریشانیوں کا باعث تھا۔ اُس نے وہاں تمہارے والد کو اپنے خیال کے مطابق سوتا ہوا

پایا۔ اُس وقت اُس نے ارادہ کیا وہ چوری سے لے لے جو تمہارے والد بظاہر اُس کو دینا چاہتے تھے۔ تم جانتی ہو جمیس لینی کون ہے؟"

میرین "نہیں"

رالف "آہ۔ میں تم سے کہتا ہوں۔ شاید تم نے سنا ہو گا کہ تمہارے والد کے ایک لڑکی اور تھی جسکی شادی کر دی گئی۔ مر گئی۔ دفن ہو گئی قبل اس کے کہ تم پیدا ہوئیں۔ جمیس لینی گن اُس لڑکی کا شوہر ہے"

میرین "(نہایت تعجب سے) کیا؟"

رالف "یہ بالکل سچ ہے لینی گن اپنی زوجہ کو لیکر بھاگ آیا تھا۔ تمہارے والد نے اُس کا یہ قصور کبھی معاف نہ کیا انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ اُس کو تباہ کر دینگے۔ اور اُس انہوں نے نبھایا۔ ایک سال شادی کو ہوا تھا۔ کہ اُس کی زوجہ یعنے تمہاری بہن نے انتقال کیا اور تمہارے والد نے اُس موت کا الزام لینی گن پر لگایا۔ اور اگرچہ انہوں نے تمہارے والدہ سے شادی کرلی۔ مگر تب بھی ان کا غصہ فرو نہ ہوا۔ لینی گن امریکہ چلا گیا اور بہت کام لے لئے۔ پھر کئی سال بعد واپس آیا۔ اور تمہارے والد سے اُس روپیہ لینے کی کوشش کی جو اُس کا تھا مگر ناکام رہا۔ یہ طے ہوا کہ لینی گن بطور محرر تمہارے والد کے پاس کام کرے۔ اُس کا بیان ہے کہ اسی تجویز سے اُسکی تباہی مکمل ہوئی"

میرین "رالف وہ بڑا سخت آدمی معلوم ہوتا ہے"

رالف "اُس کی زندگی بھی سخت گذری۔ کچھ عرصہ تک وہ تمہارے والد کے ساتھ اس طرح رہا۔ پھر تمہارے والد اور بلوکزم نے سازش کرکے اُس پر قتل کا الزام لگایا"

میرین۔ "تو کیا وہ الزام صحیح نہ تھا"

رالف "نہیں پیاری ہرگز نہیں۔ وہ گولیاں جو کہی جاتی ہیں کہ لینی گن

سے تمہارے والد پر چلائیں وہ دیوار پر خود تمہارے والد نے چلائیں۔ اور انہوں نے خود اپنے جسم پر ہلکا زخم بنایا کہ یہ واقعہ صحیح سمجھا جاوے۔ اور اس نتیجے کی تم خبر ہے وہ بیس برس کے لئے قید میں بھیجا گیا مگر پانچ برس کے بعد معاف کر دیا گیا۔

میبرین۔ "مگر میرے والد اُس کو ہمارا سخت دشمن بناتے تھے اور اُس سے بہت خوف زدہ تھے؟"

رالف۔ "وہ اس لئے خوف زدہ ہے کہ انہوں نے اُس کے ساتھ اسقدر بدسلوکی کی تھی اور نیز اس لئے کہ سزا ہوتے وقت لینی گن غصہ سے مغلوب ہو گیا اور اُس نے قسم کھائی کہ وہ تمہارے والد کو مار ڈالے گا۔ مگر وہ بہت رحم دل اور شریف انسان۔ اُس نے دلی صدمہ کی وجہ سے ایسا کہہ دیا تھا

میبرین۔ "(ٹھنڈی سانس لے کر) کیسا خوفناک اور غمگین قصہ ہے۔"

رالف۔ "مجھے افسوس ہے کہ مجبوراً تم سے کہنا پڑا۔ اب روپیہ کی بابت سنو۔ تمہارے والد نے اُس کو کبھی نہ دیا۔ اور جب لینی گن نے اُس شب اُنہیں سوتا پایا تو جہاں اُسے کا خیال تھا کہ روپیہ ہوگا اُس نے تلاش کیا اور جو کچھ اُس کو ملا لے گیا۔ اور تمہارے والد سو ہی رہے تھے۔ کہ وہ مکان سے نکل گیا۔ سوتے کیا تھے اب معلوم ہو کہ وہ بلوکرم کے نشہ آور نیند سے بے ہوش تھے۔ میں اس حال سے واقف تھا اور بعد میں مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ وہاں کیا نکال لایا۔ لیکن قتل کا الزام ہمارے سر پر آنیکو تھا۔ اس سے ہم بہت ہوئے کیونکہ۔ اس واقعہ کے بعد اُن کا قتل ہوا۔"

میبرین۔ (ملامت کے طور پر) "مگر تم نے اُس وقت یہ قصہ مجھے کیوں نہ بیان کیا"

رالف۔ "بیشک میں اس بات پر اب متاسف ہوں۔ مگر اُس وقت میں شرمندہ تھا۔ میں تم سے اُس بات کو چھپانا چاہتا تھا جو میرے والد نے کیا تھا یا جو تمہارے والد نے حصہ لیا تھا۔ میں یہ ضرور جانتا تھا کہ میرا طریقہ تم کو عجیب

ضرور معلوم ہوگا۔ لیکن میں نے اُس کو پوشیدہ رکھا۔ اور میں اُس کاغذ کی تلاش میں جسکا لینی گن نے کہا تھا۔ کہ وہیں ہے۔ میں کلرجی اسیریٹ والے مکان میں گھسا جبکہ تم باہر گئی ہوئی تھیں۔ مگر مجھے کچھ نہ ملا۔ اور اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں قریباً گرفتار ہو گیا ہوتا۔ میں کس طرح بچا مجھے خبر نہیں۔ مگر میں وہاں سے نکل آیا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ کچھ دن کے واسطے لندن چھوڑ دوں۔ باقی حال تم کو معلوم ہے؟"

میرین "میں اس سے زیادہ جانتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کس طرح بچکر نکلے"

تب اُس نے اپنے چھپنے کا اور رالف کو وہاں دیکھنے کا۔ اور جو دوسرا شخص آیا تھا اُس کو لینی گن سمجھنے کا اور رالف کا اُس کو سراغرسان سمجھنے کا سب حال بیان کیا۔

رالف "مگر میں اب سمجھا کہ وہ شخص بریکٹ تھا۔ تم نے مجھ کو اُس مکان میں دیکھکر کیا خیال کیا ہوگا۔ آہ اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تم وہاں ہو تو اُسی وقت سب کچھ کہدیتا۔"

میرین "مگر رالف تم نے وہ مچھلی والا زیور کیسے پایا؟"

رالف۔ "لینی گن نے مجھ کو دیا۔ اصل میں وہ میرے والد کا تھا۔ مگر اور معاملات کی طرح وہ بھی سیمن ہوڈلی کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔ لینی گن اُس کو اُس روپیہ کے ساتھ نکال لایا۔ اور پھر اُس نے مجھ کو دیدیا۔"

میرین "لینی گن کیوں کلرجی اسریٹ والے مکان کو کرایہ پر لینا چاہتا تھا۔"

رالف "اس لئے کہ وہ مثل دوسرے اشخاص کے یہ سمجھتا تھا کہ وہاں بہت سے روپیہ پوشیدہ ہے۔ اور بہ نسبت دوسروں کے اُس کا حق زیادہ ہے۔ اُس کو تمہارے اور میرے تعلق کا کچھ علم نہ تھا۔ اور میں نے اُس کو یہ بھی نہیں بتلایا کہ تم کون ہو وہ تم کو صرف مس جینا وے کے نام سے جانتا تھا۔ اگر میں صرف ——"

قبل اس کے یہ جملہ ختم ہو۔ مسٹر براؤس وکیل کے آنے کی اطلاع ہوئی اور داخل ہوکر میرین کو اُس طرح خ ... پر سیار کبادی۔

مسٹر براؤس "میں نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے۔ اور میں تمہارے بال

بال بچنے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں (رالف کی طرف متوجہ ہوکر) تم کو خیر ہے مسٹر گیتھنگ مس جینا وے بہادروں میں کی ایک بہادر اور ہمت والی لڑکی ہیں۔ اور کوئی شخص ان کی ہمت واستقلال وجرأت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اچھا اب میں اپنے معاملات بھی آج ہی آپ سے طے کرنا چاہتا ہوں۔"

پھر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ رالف کا قصہ بھی دوہرایا گیا۔ بہت سے سوال وجواب ہوئے۔ آخر مشورہ کے بعد یہ طے ہوا کہ جمیس لینی گن کی رہائی کے واسطے آج ہی درخواست دیدی جاوے۔ اس کے بعد رالف گیتھنگ اور مسٹر پرائس رخصت ہوئے کہ آج جو کام کرنے کے ہیں۔ ان کی تکمیل کی جاوے۔

باب اکتیسواں

خاتمہ

حسب خواہش ہوا ہے کام اپنا
خوب قصہ ہوا تمام اپنا

مسز بلوکرزم شاہی گواہ بنائی گئی کہ بجز اُس کے بیان کے ان دو شخصوں بریکٹ اور ڈن کا ثبوت جرم غیر ممکن تھا۔ علاوہ ازیں لینی گن کی شہادت سے بھی اُس کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ گو وہ چوروں کی جماعت سے ایک تھی۔ مگر اُس نے سمن ہوڈلی کے قتل سے منع کیا تھا۔ اُن دونوں کو موت کی سزا ہوئی اور عورت یعنے ڈن کی بیوی کو مددگار کی حیثیت سے ایک لمبی میعاد کی قید ہوئی۔

مسز بلوکرزم کو میریتن نے کچھ رقم دی کہ وہ لندن سے باہر چلی جاوے اور یہاں نہ رہے چنانچہ اُس نے اس کو غنیمت سمجھا اور چلی گئی۔

دونوں مکاں مورس پلیس اور کارجی اسٹریٹ والا فروخت کر دئے گئے

اور چونکہ ہوڈلی کے بجل کے قصے مشہور ہو رہے تھے لوگوں کو خیال تھا کہ کچھ اور جواہرات بھی پوشیدہ ہونگے الہذا ان مکانون کی خوب قیمت لگاکر خرید کیئے۔ رالف بھی میرین کی قسمت کا حال سن کر تعجب میں ہوگیا اور پھر از راجین کی مدد سے جس نے بڑی کوشش اور محنت سے جواہرات کی قیمت۔ ۳۰۰۰۰ ہزار سے ۴۰۰۰۰ پاونڈ تک حاصل کی اور اس کی عوض میں کیشن تک لینے سے انکار کیا اثر میرین کے دل پر بہت ہوا۔

لینی گن نے بھی کوشش کی کہ جو شہادت اُس کی طرف سے میرین کے دل میں ہیں وہ دور ہو جاوین اور میرین نے بھی جو اُس کے والد کے ہاتھوں سے اُس کو نقصان پہونچا تھا۔ اُس کا معاوضہ کرنا چاہا مگر اُس نے بجز اپنے واجبی روپیہ کے اور کچھ لینے سے انکار کیا۔ اور چونکہ اُس نے یہاں بہت کچھ صدمات برداشت کیئے تھے اور بدنامیاں اُٹھائی تھیں اُس کا دل اُچاٹ تھا۔ اور اُس نے پھر امریکہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا جہاں اُس کے خلاف کوئی بات نہ تھی۔ اگرچہ میرین اور رالف نے اُسکو سمجھایا مگر وہ بالکل دل برداشتہ نظر آیا۔ اس لئے مسٹر پرائس وکیل کے ذریعہ وہاں اُس کاروبار کا انتظام کیا گیا اور جب وہ لندن چھوڑ کر جہاز پر روانہ ہوا تو رالف اور میرین کنارے پر کھڑے ہوکر نہایت افسردہ ہوئے کہ دنیا میں بھی میرین کا ایک رشتہ دار تھا اور یہی اُس وقت اُس نے رالف سے کہا جسکو سن کر اُس نے عاشقانہ محبتانہ الفاظ میں اُسکو تسکین دی اس کے بعد کبھی کبھی وہ گذشتہ واقعات کی یاد کے اثر سے مغموم ہو جایا کرتی تھی لیکن رالف اُس کی تسکین خاطر کے لئے اب ہر وقت موجود تھا اور آئندہ زندگی کے متعلق عمدہ عمدہ خیالات سے اُس کا دل خوش کیا کرتا تھا۔ اب صرف ایک بات باقی تھی کہ میرین اپنے روپیہ کے متعلق سوچا کرتی تھی کہ کیا کرے۔ اس کے متعلق خیالی پلاؤ پکانے میں اُس کو مسرت ہوتی تھی۔ ایک روز جب عاشق و معشوق بیٹھے ہوئے تھے تو میرین نے کہا

میرین۔ کوئی نہیں جانتا کہ میرے والد نے کس طرح اس روپیہ کو جمع کیا۔ لیکن اب کم از کم اُسکو واجبی طریقہ پر صرف کرنا چاہیئے۔ رالف روپیہ کی بڑی ذمہ داری ہے
رالف " بیشک پیاری۔ لیکن وہ ناقابل برداشت نہیں۔ یہ ایک بھاری بوجھ ہے لیکن تمام بوجھوں سے جن کو میں جانتا ہوں۔ اس میں ایک عجیب شعبدہ ہے کہ ہر شخص اس کو اپنی قوت سے زیادہ برداشت کرنے کیلئے تیار ہوجاتا ہے "
میرین " (ہنسکر) تب فلاغون صاحب ہم بھی اس کو برداشت کرینگے مگر کسطرح "
رالف " میرا خیال ہے کہ ہمارے درمیان سے میں عملی دنیوی طریقہ پر یہ طاقت رکھتا ہوں کہ تمہاری پُرجوش تحریکات کو روکوں اور تم میں یہ جوش ہے کہ میری سست طبیعت کو اُبھارو۔ لہذا ہم دونوں میں اس انتظام اچھی طرح ہوجائیگا "
یہ کہہ کر رالف اُس کی طرف دیکھ ہنسا۔
میرین " رالف۔ اس کو اپنے فائدہ کے علاوہ ہمیں دوسرے دن کے فائدہ کے لئے صرف کرنا چاہیئے ورنہ میں کبھی خوش نہ ہونگی۔
رالف " یقیناً میرین ایسا ہی ہوگا۔ خدا مجھ کو معاف کرے۔ اگر میں اسکے خلاف خواہش رکھتا ہوں۔ یہ خزانہ تمہارا بخت ہے اور میرا بخت تم ہو۔ "
میرین۔ (ہنستے ہوئے جس سے اُس چہرہ چمک اٹھا) اور صاحب امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے بخت کی بھی حفاظت کریں گے۔
رالف " خدا کی مدد سے میری پیاری ہمیشہ۔
یہ کہہ کر اُس نے بغلگیر کرکے بوسے لئے اور یہ ان کی شادی کے دن کی شام تھی +

تمت



اگر



آپ تمام دنیا دو سے قدم آگے رہنا چاہیں تو

انتخاب لاجواب لاہور

کا مطالعہ کریں اس کے مستقل خریداروں کو چھ سو صفحوں کی انعامی کتابیں مفت دی جاتی ہیں انعامی کتابوں کی فہرست اور نمونہ کا رسالہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

مینجر انتخاب لاجواب لاہور

nly Title Printed at The Tara Printing Works Ganpat Road, Lahore.